ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ
الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ ہدایت دہ راہ طریقت و محتوی بر عقیدہ و سنت کتاب المسمی بہ
۱۲۹۶ھ
بتصحیح محمد عبد الصمد صاحب و بحسن اہتمام کارپردازان مطبع
در مطبع بستان محبوبی واقع حیدرآباد دکن طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اور شکر کرتے ہین ہم واسطے اللہ کے جو حمد لایق ہی واسطے اوس کے
موافق شمار تمام معلومات اور مخلوقات اوسکے جو پیدا کیا دو جہان کے تمام
مخلوقات کو بغیر مادہ کے اور بغیر مدد غیر کے جبکہ نہ تھا کسی چیز کو وجود کہ
جانین خلق اسکو خالق دو جہان کا اور نہ شریک بناوین سبا تھہ اسکے کسی کو اور
بنایا ہمکو ایک قطرہ سے پانی کے اور بخشا ہمکو حیات اور علم اور عقل اور قدرت
اور سماعت اور بصارت وغیرہ تمام نعمتان ظاہر اور باطن کی کہ پہچانین ہم صفات
کمال کو اسکے اور بنایا زمین اور آسمان اور آفتاب اور ماہتاب اور ستارے اور بھیجتا ہی
ابر بھرا ہوا پانی سے اور ٹھہراتا ہی اوسکو معلق درمیان زمین اور آسمان کے کہ
دیکھین خلایق قدرت اسکی اور زندہ کرتا ہی اس پانی سے زمین خشک کہ پہچان کر

اور نکالتا ہی اس سے رزق تمام خلایق کا اور میوے لذیذ اور پھول رنگین و خوشبو
اور تمام نعمتان اور زمین تاکہ پہچانین ہم اسکو زندہ کرنے والا اور روزی دینے والا
تمام خلایق کا اور بخشنے والا نعمتون کا اور قدرت والا سب کامون کا اور دکھلایا ہمکو
راہ راست کہ بچین ہم عذاب دائمی سے آتش دوزخ کی اور پاوین ہم مدام راحت
بہشت مین کہ پہچانین ہم احسان کرنا اوسکا سو ایمان لائے ہم ساتھ اسکے
اور مدد اور مغفرت چاہتے ہین ہم اس سے اور گواہی دیتے ہین ہم کہ نہین
کوئی معبود برحق مگر اللہ جو ایک ہی اور کوئی اسکا شریک نہین ہی اور گواہی دیتے
ہین ہم کہ تحقیق محمد بندے اسکے اور بھیجے ہوے اسکے ہین ایسی گواہی جو
نجات کی وسیلہ ہی اور مرتبون کی بلندی کا بیان کون کرسکی اور افضل ترین
صلوات اور سلام اللہ کے ہو وین اوپر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم
جو محبوب اللہ کے اور افضل تمام مخلوقات کے ہین موافق شمار معلومات حق تعالی کے
ہمیشہ تک موافق ہمیشگی قدرت اللہ تعالی کے جنکے نور مبارک کو حق تعالی نے
سب سے اول پیدا کرکے ہزارون سال اپنی رحمت کی نظر مین رکھا بعد آپ کے
نور سے تمام انبیا اور اولیا اور ملائک و عرش اور جنت اور لوح اور قلم اور عقل
وغیرہ تمام دو جہان کی مخلوقات کو پیدا کیا اور فرمایا کہ اگر پیدا نکرتا مین تم کو تو
پیدا نکرتا مین زمین اور آسمان کو اور فرمایا کہ بھیجا ہون مین تمکو رحمت واسطے
دو جہان کے اور فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین اللہ کے نور سے

ہون اور تمام چیزین میرے نور سے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
بدن ایسا نور تھا کہ اوسکو سایہ نہین تھا اور جیسا کہ چشم مبارک سے دیکھتے تھے
ویسا ہی تمام بدن مبارک مین نور بینائی کا تھا کہ پس پشت کا حال آپ کو نظر آتا تھا
اور بدن مبارک مکھی نہین بیٹھتی تھی اور پسینا آپکا ایسا تھا کہ ایک دولہن کو
لگائے تو اوسمین اور اوسکی اولاد مین ایسی خوشبو پیدا ہوتی رہی کہ وہ کوچے کا
تمام محلہ عطار مشہور ہوا جنکے ایک اشارہ سے آسمان پر چاند دو ٹکڑے ہوا کہ
ٹکڑون سے نظر آیا جنکی دعا سے آفتاب مغرب سے پلٹ کر آسمان پر آیا جنکی دعا سے
ملایک آسمان سے اُتر کے منکرون کو قتل اور قید کیے اور جھاڑ اور جانور اور
اطفال بے زبان منکر [illegible] آپکی پیغمبری پر گواہی دیے اور ابر دایم
آپ پر [illegible] کرتے ہین ہم وا [illegible] حکم سے آپ کے اشارے پر پانی برساتا رہتا
جنکے لیے اللہ تعالی جبرئیل اور براق کو بھیجکر معراج عطا فرمایا جنکے آنے کے
آگے اگلے پیغمبرون نے آنے کی خبر دی ہی اور اپنی اپنی امتون کو آپ پر
ایمان لانے کی تاکید کی ہی جنکو حق تعالی نے ایسی کتاب عطا فرمایا ہی کہ اوسکے
معجزے ابتک جاری ہین اور قیامت تک جاری رہینگے ازانجملہ ایک معجزہ
یہ ہی کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ اگر تمکو شک ہی اس کتاب مین تو تم ایک سورہ
مانند اوسکے بناؤ اور اپنے مددگارون کو واسطے مدد کے بلاؤ مگر تم نہین بناسکو گے
پھر جبکہ تم نہین بناسکو گے تو تب ایمان لاکے اپنے کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ

اور فرمایا کہ اگر آدمی اور جنات جمع ہو وین کہ مانند اس قرآن کے بناوین تو نہیں بنا سکیں گے اگرچہ ایک دوسرے کی مدد کرین فقط غرض معجزات قران شریف کے اور فضایل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیشمار ہین اور کرامات بھی آپ کی آل کے اور اولیائی امت کے بیحساب ہین جنکی شا میں حق تعالے نے فرمایا ہے کہ تحقیق اللہ اور ملایک اسکی صلوات بھیجتے ہین اوپر نبی کے ای ایمان دارو صلوات بھیجو اوپر آپکے اور سلام فقط سو جبکہ حق تعالی اور تمام ملایک آسکے آپ پر صلوات بھیجتے ہین اور حق تعالے تمام مومنون پر صلوات اور سلام بھیجنا آپ پر فرمایا ہے تو آپکے تمام فضایل اور مراتب کا بیان کون کر سکے بیت پتھر کرین سلام جنین اور شجر کرین ہد معلوم انکا مرتبہ کیا ہم بشر کرین ۔ اور فضایل اور کرامات آپکی اہل بیت طاہرین اور خلفائی راشدین کی اور ائمہ دین کی اور اولیاے کاملین کے بھی بیشمار ہین جیسا کہ حق تعالے آپکو تمام رسولون ختم رسالت کی بزرگی عطا فرمایا ہے آپکی اہل بیت طاہرین اور خلفائی راشدین اور ائمہ دین اور مومنین بھی اگلی امتون سے افضل ہین افضل ترین وصلوات اور سلام ریزی ہوسے بارگاہ رب العالمین سے اوپر آنحضرت رحمت للعالمین کی اور اہل آپکی اور خلفای راشدین اور اہل بیت طاہرین کے اور تابعین اور تبع تابعین اور علمای دین اور تمام مومنین اور مومنات اور مسلمین اور مسلمات کے ہمیشہ تک بیت عالمی

الٰہی بحق محمد رسول ✤ دعا مجھ گنہ گار کی کر قبول ✤ ہمیشہ دل ہمارا بدی کا مے
✤ بخشش یا الٰہی نبی نام سے ✤ اما بعد فرمایا ہی حق تعالیٰ نے یَا اَیُّھَا النَّاسُ
اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ یعنی ای لوگو تحقیق جانو کہ وعدہ اللہ کا سچا ہی فقط یعنے
وہ وعدہ ہرگز خلاف نہو گا اور نہ ٹلیگا کہ ایکدن تم مقرر دنیا سے آخرت کو جاؤگے
اور نیک اعمالون کے بدلے مین بہشت کی لذتان اور بلند مرتبی کاڈگی اور بد
اعمالون کے شامت سے دوزخ کے عذابان اوٹھاؤگے جیسا کہ ایمان دار
نیک کردا ئیگے واسطے وقت موت کی ایمان کی سلامتی اور جان کندن کے
آسانی اور فرشتون کی بشارت اور اللہ کی رحمت اور قبر مین وسعت اور روشنی
اور خوش بوئی اور زینت اور منکر و نکیر کے جواب دینی کی ہدایت اور سیر جنت
اور خوبون کی مصاحبت اور سب طرح کی راحت نصیب ہوتی ہی اور حشر مین
بڑا مرتبہ اور بہت جمال اور نور اور عرش کا سایہ اور آب کوثر اور پیغمبر صلعم کی
شفاعت اور جلد حساب اعمال سے فراغت اور پل صراط سے جلد گذرنیکی
طاقت اور فرشتون کی تحسین اور حق تعالیٰ کی رحمت نصیب ہوتی ہی اور
بہشت مین بی نہایت میوی اور کھانے اور شرابان اور جواہر کی محل
اور تخت اور زیور اور سواریان اور سیر اور پوشاک اور حوران اور غلمان اور
حور عین اور بی نہایت خوشیان اور دو جہان کی تمام نعمتان موجود اور سوا ے
اُنکی جو چیز کہ دل چاہی سو اس وقت حاضر ہو وی اور دو نعمت کہ کوئی شخص

نہیین دیکھا اور نہین سنا اور کسی دل پر اسکا خطرا نا گذرا سو حق تعالی عطا فرماتا ہے
اور سب سے زیادہ سعادت لذت دیدار جیسا کہ سزاوار ہی نصیب ہوتی ہے
اور ہمیشہ کی زندگی اور ہر ایک ہفتہ مین درجون کی ترقی اور نعمتون کی افزونی
اور بڑی نہایت خوشی ہمیشہ نصیب ہوتی ہی لاکن نفاق اور کفر اور گناہون کے
بدلیمین جان کندن کا سخت عذاب اور فرشتون کا ڈرانا اور قبر کی نہایت
تنگی اور دہشت اور فرشتونکا پوچھنا اور لوہی کے گرزون سے مارنا اور آتش کا
بستر اور سانپون کا کاٹنا اور دوزخ کا دروازا قبر مین کھولا جانا اور حشر کے دن
تمام خلایق مین گناہون کی فضیحت پانا اور نہایت بدشکل اور ذلیل بنے
ہوی محشر مین آنا اور آفتاب کی گرمی سے سر کا مغز پکتا ہوا اور پاؤن جلتے
ہوئی اور حقدارون کے سخت تقاضی اور ملامت اور طول حساب سے سخت
عذاب پانا اور بڑی نہایت پیاس اور بھوک اور کھانے پینی کو دوزخیون کا پیپ
اور لہو اور کانٹی اور گرم پانی جو انتڑیون کو کاٹ کے نکالتا ہی سو پلایا جانا اور
نہایت بیکسی اور شفاعت سے محرومی اور پل صراط کی سختیان اور غم کے
ساتھ دوزخ مین جانا اور دوزخ کی ایسی آنچ کہ بدن کو جلا کر فنا کرتی ہوئی
اور ہر دم بدن کی جلد نئی بنتی ہوئے اور سانپ اور بچھو کا عذاب اور فرشتون
کی مار اور ہر طرح کی بڑی نہایت سخت عذاب جسکا بیان دشوار ہی ہمیشہ اوٹھانا
اور بعضی لوگ بعد ایک مدت کے خلاصی پاتے اور بعضی ہمیشہ وہی عذاب میں

گرفتار رہتی جسکی مدت کو آخر نہین ہی اور غم کو نہایت نہین ہی سو یہہ وعدی اور وعید حق تعالی کے ہین معاذاللہ منہا کہ ہرگز خلاف نہوین گے اور نہ ٹلینگی اسواسطے آخرت کی درستی کرنا بہت ضرور ہی کہ اس سے زیادہ کوئی کام نہین ہے لاکن زندگی کا بھروسا اور دنیا کا شغل آخرت کی کام سی غافل رکھتی ہین یہانتک کہ اچانک موت آجاتی ہی اسوقت سی ہمیشہ عذاب مین گرفتار رہتا ہی اور پشیمانی اور غم ہمیشہ اسکی رفیق رہتی لاکن وہ پشیمانی بیفائدہ وہی اسواسطے حق تعالی فرماتا ہی کہ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ یعنی ہرگز دنیا کی زندگی کے بھروسی کا دغا مت کھاؤ اور وہ فریبی یعنی شیطان جو خدا کے بخشنی کے نام سے تمکو گناہو مین گرفتار کرتا ہی اس سے دغا مت پاؤ فقط جبکہ حق تعالی ایسی نصیحت فرمایا اور یہہ حکم کیا ہی تو عاقلون کو ضرور ہی کہ خدا سی ہدایت آخرت کی طلب کرین اور ایک دن کی زندگی کا بھروسا ہرگز نا کرین اور اپنی رزق کا اور سب کامون کا ضامن خدا کو جانین اور سب کام دنیا کی اسکو سونپین اور اسپر توکل کرین اور فی الحال تقوی اور عبادت مین غرق ہوکر رہین اور ایسی راہ مستقیم درپیش لیوین کہ اسمین گمراہی کا خلل نا رہی کہ آخرت مین محنت برباد اور پشیمانی ہمیشہ کی اور غم نا رہی سو وہ راہ راست پیروی کرنے سے احکامات کتاب خدا کی اور سنت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حاصل ہوتی ہی حق تعالی اس راہ کا

نام دین اسلام مقرر کیا، اور فرمایا وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ
وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ یعنی جو کوئی کہ اختیار کرے بغیر اسلام کے
دین ایک پھر نہین قبول ہوگا اسکا عمل اور وہ آخرت مین نقصان پانی ہو ون سے
ہوگا فقط یہہ راہ بہت مستقیم ہی کہ اسکا ہادی خدا کا کلام ہی جسکی متابعت
کرنے سے خدا کی رضامندی اور دونو جہان کی بلند مرتبی اور تمام نعمتان نصیب
ہوتی ہین اور اسمین ایک دولت عظیم اور نعمت بی بدل ایسی ہی کہ جسکا شکر کسی سے
ادا ہونا محال ہی وہ نعمت یہہ ہی کہ حق تعالی اپنے لطف بی نہایت سے چند
کامون کا حکم فرماکے اسکی بدلیمین جنت فردوس کو اسکی میراث مقرر فرمایا ہی
سواسکے برابر کوئی نعمت نہین ہی اور حق تعالی کے کلام مین اور اقرار مین کسکو
کچھ شک اور شبہہ نہین ہی جو حق تعالے قرآن شریف مین سورہ مومنون کے
پہلے رکوع مین فرمایا ہی کہ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ
فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ
وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّکٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ تا
تا خالدون یعنے تحقیق کہ بلاسی نجات پائی اور مقصد کو پہونچے ایمان والے
جو اپنے نماز مین و نکو درگاہ مین حق تعالے کی حاضر رکھنے والے اور عاجزی
اوزاری کرنیوالے ہین اور وہ لوگ کہ لغو سی یعنے بیفایدہ باتون سے اور
اور کامو نسے کنارہ کرنے والے ہین یعنے جو چیز کہ آخرت مین فایدہ مند ہوسے

اس سے دور رہنے والے ہین اور وہ لوگ کہ زکات ادا کرنے والے ہین اور
وہ لوگ جو اپنی شرمگاہ کو حرام سے بچانے والے ہین مگر اپنی زوجات سے
اور اپنے ہاتون کے ملک سے سو انکو ملامت نہین ہے پھر جو کوئے چاہی
سواے اسکے یعنی سوائے اپنی زوجہ مملوکہ کی دوسری عورت سے
مباشرت کرے سو وہ حد شرع سے بڑہنے والے ہین اور جو اپنی عہد پیمان
اور امانتون پر رعایت کرنے والے ہین اور جو اپنی نماز کو محافظت کرنے والے
ہین یعنے اول وقت پر تمام اداب اچھی طرح سے ادا کرتے ہین سو وہ لوگ
وارث ہین ایسی کہ میراث لیجاوینگے جنت فردوس کو اور وہ اسمین ہمیشہ
رہنے والے ہین فقط تمام ہوا فرمان حق تعالی کا سو جبکہ یہہ چند احکام
بجالانے والون کو حق تعالی جنت فردوس میراث مقرر فرمایا ہی تو اسمین
کچھ شک و شبہہ باقی نرہا کہ صراط مستقیم یہی راہ ہی اسواسطے یہہ بندہ
گنہہ گار مسمی ابو الحسن خان ابن حسین علی خان عفی اللہ عنہما یہہ احکام کی
فضایل کو سات فضایل اور چند احکام کے کہ مانند اسکے ہین واسطے
برادران دینی کے لکھا بیچ سنہ یکہزار دو سو نود اور ایک سال ہجری کے
بیچ ملک حیدراباد فرخندہ بنیاد دکھن کے بیچ وقت سلطنت حضرت ظل
الہی بادشاہ ملکی صفات بلند اقبال جناب میر محبوب علی بادشاہ نظام الملک
آصف جاہ دراز کری حی و قیوم عمر وہ حضرت کے اور ہمیشہ رکھی سلطنت

انکی او ربیچ عہد مبارک مدار المہام سلطنت نواب مختار الملک بہادر کی جو کمال کو پہونچانے والے آئین عدل و احسان اور پرورش اور آسایش خلایق کے اور ترقی بخشنی والے ہنر اور علم اور حکمت اور اخلاق حمیدہ کی اور زینت بخشنے والے ملک کے جنکی ذکر جمیل سے کتابان تاریخ کے بھری رہنگی انشاء اللہ تعالی یہہ کتاب افضال سے حضرت ذو الجلال والاکرام کے اتمام کو پہونچے اور سبب سے اسبات کی کہ عمل کرنیوالا اسکا وارث جنت کا ہوتا ہی نام اس کتاب کا میراث جنت رکھا گیا اور سبب سے اس بات کے کہ احکام مین اسکے کسی فرقہ کو کچہہ تکرار اور شبہہ نہین ہی نام اسکا صراط مستقیم ہوا اور زبان ہندی مین ترجمہ ہی کہ قریب فہم اہل ہند کے ہووے اور مذاہب کی تکرار نہین ہی کہ تمام اہل اسلام خدا اور رسول کے احکام کو رغبت سے اتباع فرماوین حسب حال اسبات کے روایت ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمائی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ شرع کے حکم تین طرح کے ہین ایک حکم کہ ظاہر ہی راہ پر ہونا اسکا پھر پیروی کرو اسکی اور ایک حکم کہ ظاہر ہی گمراہی اسکے پھر بچ تو اس سے اور ایک حکم کہ اختلاف کیا گیا ہی اسمین پھر سونپ تو اوسکو اللہ عزوجل کی طرف فقط اور اس کتاب کی اکثر احادیث تمام اہل اسلام کے معتبر کتابون مو جود ہین اگر اونکی سند چاہین تو کتاب مشکات شریف اور کیمیای سعادت

اور ذخیرۃ الملوک وغیرہ مین بلاحظہ فرماوین اور حضرت امام محمد مرشد غزالی رحمۃ
اللہ علیہ نے کتاب منہاج العابدین الی الجنت مین سلوک راہ دین مین عقبات کا
بیان بہت خوبی سے فرماتے ہین سو یہہ عاصی نے اوسکا خلاصہ یہہ چند ابیات
نظم کرکے گذارش مین لایا ہی قصیدہ حمد خدا کر دایما صلوات پہ خیر الوراى +
حق کی رضا مین ہو فنا اید وست تا پاوی بقا + گر دولت قرب خدا ہو اہل
دنیا پر عیان + غم سے وہ دوبے کی کرین اپنے کو ایک پل مین فنا + ہین سات گھاٹان
راہ مین جب پار ہو گا اوسنی تو + حق جنت فردوس کو میراث فرماوی تیرا + صبر
توکل پیش لے غیر خدا کو چھوڑ دے + دنیا سے دل کو پھیر لے دو دن کی
دنیا ہو فنا + ہی گھاٹ اول علم کا علم ضروری سیکھہ لے + روزہ نماز اور
خلق خوش اور علم توحید خدا + ہی گھاٹ توبہ کا دوم توبہ سے دلکو پاک کر +
مظلوم کو راضی تو کر ہو لائق قرب خدا + عقبہ موانع کا سوم مانع ہین اوسمین
چار شئی + دنیا وصحبت خلق کی اور نفس وشیطان پر دغا + زاہد ہو دنیا
ترک کر صحبت سے عزلت کر طلب + گر نفس تقوی سے زبون شیطان کے
اغوا پر بچا + تقوی خدا کا گنج ہی اور دولت پیغمبران + یہہ دولت بی انتہا
خاصون کو کرتے ہین عطا + ہی قلب مومن عرش حق جز عشق حق دلمین
نرکھہ + کر دفع خطرا خیر کا اور ذکر حق مین رہ سدا + چشم وزبان گوش ودہان
فرج شکم اور دست و پا تقوی کے رکھہ فرمان مین پی شرع کا سولنی بچا +

کم خواب کر او کم غذا کم گفت و گو کم اختلاط ــ کم کبر و کینہ کم ہوا اور عشق حق مین رہ سدا

رکھ شہوت و فرج و شکم سد رمق کی قید مین ــ وجہ حرام اور شبہہ اور سیری سے تو اونکو بچا

کانو سی سن حکم خدا اور قول صدق اتقیا ــ غیبت دروغ اور لغو کی سننی سے نقصان اوگا

جز ذکر حق مت بات کر جز صدق کی اور خیر کی ــ غیبت دروغ اور لغو سی پرہیز کر اسی باوفا

خلق جہان کو دیکھکر ذات صفت خالق کی جان ــ آنکھونکو محو دید کر نامحرمون سے بھی بچا

شیطان کی خصلت چاہیں انکی سو اونکو دور رکھ ــ طول عمل عجلت حسد اور کبر مردود خدا

طول عمل کو چھوڑ دے کچھ کام مین آہستگی ــ سب خلق کا ہو خیر خواہ اور رہ تواضع مین سدا

قسمت کی روزی کم نہو لازم نہین ہی جستجو ــ خدا سے ہی اسکا آپ سب ہر حال مین بچاویگا

عقبہ عوارض چار وان مانع ہی اسمین چار ہے ــ حرص و فکر انجام کی سوئی قضا ہی اور بلا

قانع ہوا و تفویض کر صبر و رضا کر اختیار ــ دکھ سکھ نہین قایم رہی جب جب ملا تو سب ملا

عقبہ بواعث پانچوان مانع ہی اوسمین کاہلی ــ خوف و رجا سی قطع کر ہمت کے تین مت ہار جا

عقبہ قوادح ہی چھٹا عجب و ریا در پیش ہون ــ عجب و ریا چھوڑیگا جب ہوگا تو مقبول خدا

عقبہ ہے ہفتم قرب حق ہی فرض حمد و شکر حق ــ ناشکر اگر تو ہوئیگا نعمت پہ آویگی بلا

لائق تو حمد حق رہی قرب تجلیا تمین ــ مسرور رہوی تا ابد ہو بندہ خاص خدا

یہ کتاب مشتمل ہی اوپر بارہ باب کے اور اوپر ایک سٹھ فصل اور ایک خاتمہ کے

باب اول بیان مین فضایل آداب ایمان کی مشتمل اوپر تین فصل کے

فصل پہلی بیان مین فضایل ایمان کے فصل دوسری بیان مین

صفت نماز کے فصل چوتھی بیانمین فضایل اصل ادر حقیقت نماز کی فصل پانچوین بیان مین فضایل جماعت کے نماز کے فصل چھٹی بیانمین فضایل جمعہ کے دن کے اور نماز جمعہ کے فصل ساتوین بیان مین واجب نمازون کے مانند نماز عیدین کے اور نماز چاندگہن وسورج گہن وطلب باران اور دفع بلاؤن کے اور نماز مقابلہ مین دشمن کے فصل آٹھوین بیانمین صفت نماز جنازہ کے فصل نوین بیان مین فضایل نمازان سنت کے انتباہ بیانمین فضائل نماز تہجد کی فصل دسوین بیانمین فضایل نمازان نفل کے باب پانچوان بیانمین فضائل اور آداب تلاوت قران مجید کے ملا ہوا اوپر چار فصل کے فصل پہلی بیان مین فضایل تلاوت قران مجید کے فصل دوسری بیانمین فضایل اور خواص قران مجید کے فصل تیسری بیانمین تاکید واسطے یاد رکھنے قران مجید کے فصل چوتھی بیانمین آداب تلاوت قران مجید کی باب چھٹوان بیانمین فضایل دعا اور ذکر اور رحمت الہی اور تعوذ کرنے وقتون کے ملا ہوا اوپر چھ فصل کے فصل اول بیانمین فضایل اور فوائد دعا کرنے کی فصل دوسری بیان مین فضایل مشہور دعاؤنکی مانند فوائد کلمہ طیبہ اور درود شریف اور تسبیحات اربعہ اور استغفار اور پناہ چاہنا اور متفرق دعاؤنکی فصل تیسری بیانمین سعت رحمت الہی کی فصل چوتھی بیانمین فضایل ذکر الہی کے فصل پانچوین

بیانمین فضایل درجات ذکرالہی کے اور فائدہ بیانمین اداب ذکرالہی کے اور حاصل کرنے نعمت حضوری کے فصل چھٹی بیانمین مقرر کرنے وقتان واسطے عبادتون کے باب ساتوان بیانمین فضایل اوراداب روزہ کے ملا ہوااوپر پانچ فصلونکی فصل پہلی بیانمین فضایل اوراداب روزہ کے فصل دوسری بیانمین فرض اعمال روزہ کے فصل تیسری بیانمین سنت اعمال روزہ کے فصل چوتھی بیانمین اصل اور حقیقت روزہ فصل پانچوین بیانمین ثواب روزہ نفل کے باب آٹھوان بیانمین فضایل زکات اورخیرات کے ملا ہوا اوپر تین فصل کے فصل پہلی بیانمین فضایل زکوۃ اورخیرات کے فصل دوسری بیانمین فرض ہونے زکوۃ اورتاکید واسطے دینی زکوۃ اورخیرات کے فصل تیسری بیانمین شرطان واسطے واجب ہونے زکوۃ کے اور مقدار ہریک مال کے جسپر واجب زکوۃ ہوتی ہی باب نوان بیانمین فضایل اور فرض ہونے حج بیت اللہ کے باب دسوان بیانمین آداب اوراخلاق کے ملا ہوا اوپردو فصل کے فصل پہلی بیانمین فضایل آداب اہل اسلام کے فصل دوسری بیانمین اوصاف اوراخلاق بزرگان دین کے باب گیارہوان بیانمین علامات آخری زمانی کی اورقیامت وغیرہ کے ملا ہوا اوپر چھہ فصل کے فصل اول بیانمین علامات اخری زمانہ کے

فصل دوسری بیانمین احوال قیامت کے فصل تیسری
بیان مین حوض کوثر کے فصل چوتھی بیان مین خوبیان جنت کے
فصل پانچوین بیان مین دیدار الٰہی کے فصل چھٹی بیان مین عذاب
دوزخ کے باب بارھوان بیان مین فضائل حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملا ہوا اوپر سات فصل کے فصل پہلی
بیان مین فضائل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فصل دوسری
بیان مین اخبار نبوت آپ کے فصل تیسری بیان مین بعض علامات
نبوت آپ کے فصل چوتھی بیان مین بعضے احوال معراج آپ کے
فصل پانچوین بیان مین معجزات شریف آپ کے فصل چھٹی بیان مین
اخلاق کریم آپ کے فصل ساتوین بیان مین شمائل مبارک آپ کے
خاتمہ بیان مین ثواب امت مرحومہ آپ کے اور بیان مین ثواب
مسلمانون کے اور فضائل انکے باب اول بیان مین فضایل
ایمان کے ملا ہوا اوپر تین فصلون کے فصل اول بیان مین احکام
اور فضایل ایمان کے فرمایا حق تعالیٰ نے اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ
بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ہ
وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ
ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ہ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

یعنی وہ لوگ جو ایمان لاتے ہین بن دیکھے پر یعنے اللہ پر اور اچھی طرح سے نماز ادا کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے رزق سے حقدارین اور محتاجون کو دیتے ہین اور قرآن شریف پر اور خدا کی اگلی تمام کتابون پر ایمان لاتے اور قیامت پر یقین رکھتے ہین سو وہ لوگ سیدھی راہ پر اپنے رب کے ہین اور وہ لوگ نجات پانے والے اور مقصد کو پہنچنے والے ہین اور فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ یعنے جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے سو وہ جنت والے ہین وہ اسمین ہمیشہ رہنے والے ہین فقط جاننا چاہیئے کہ ایمان تصدیق کرنا دل کا ہی اوپر فرمان حق تعالی کے اور فرمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیکن اسکی چار شرطین ہین اول یہہ کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے پر ایسا تصدیق کرے کہ یقین ہووے اور ہرگز شک کو دخل نہ رہے نعوذ باللہ منہا دوم زبان سے بھی تصدیق کا اقرار کرے سوم بموجب حکم کے عمل کرے چہارم سنت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پر لازم کرے اور تمام بدعتون سے بچے اور بدعت کو اپنے حق مین زہر قاتل جانے اور روایات

ہین معتبر کتابون مین کہ آیا ایک گنوار خدمت مین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عرض کیا کہ بتلاؤ مجھے ایک کام کہ جب کرلون اوسے داخل ہو جاؤن بہشت مین فقط فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بندگی کر اللہ کی اور ساجھی یعنے شریک نہ بنا اس کا کسی چیز کو اور پڑھ نماز اور دے زکات فرض اور رکھ روزے رمضان کے فقط کہا اسنے قسم ہی مجکو کہ نہ زیادہ کرون گا مین اسپر کچھ اور نہ کم کرون گا اس سے کچھ پھر جب پیٹھ پھیرا اس نے فرمائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسکو خوش آوے بہشت والے کو دیکھنا سو چاہیئے کہ دیکھے اوسکو اور روایت ہی کہ فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس نے پڑھا ہماری نماز اور مونہہ کیا ہمارے قبلے کی طرف اور کھایا ہمارے ذبح کیئے جانور کو سو وہ مسلمان ہی اسکے لیئے ہی عہد اللہ کا اور اسکے رسول کا سو عہد شکنی نکرو اللہ کی اسکے ذمے مین ہوکر اور فرمائے کہ قسم ہی اس کی کہ محمد کی جان جسکی ہاتھ مین ہی کہ نہ سنا میری خبر کو کوئی اس امت مین سے یہودی ہو یا نصرانی ہو پھر مرگیا اور ایمان نہ لایا اس پر جسکے ساتھ بھیجا گیا مین مگر ہوا وہ دوزخ والون سے

اور روایت ہی ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمائے
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ نہین کوئی بندہ جسنے
کہا کہ نہین کوئی معبود سواے اللہ کے پھر مر گیا اس کلام پر مگر
داخل ہوگا وہ جنت مین فقط تب پوچھا مین نے اگر زنا کیا اسنے
اور چوری کیا فرمائے اگرچہ زنا کیا اسنے اور چوری کیا پھر پوچھا
مین نے اور اگر زنا کیا اسنے اور چوری کیا فرمائے اگرچہ زنا کیا
اسنے اور چوری کیا پھر پوچھا مین نے اور اگر زنا کیا اسنے اور
چوری کیا فرمائے اگرچہ زنا کیا اسنے اور چوری کیا خاک آلودہ
ہوے ناک ابو ذر کے یعنے اگر تیرا جی چاہے یا نہ چاہے
یہہ حکم ماننا لگے گا ۔ اور روایت ہی کہ فرمائے آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے کہ کنجیان بہشت کی ہین یون کہنا کہ نہین
کوئی معبود مگر اللہ اور فرمائے جب نیک کرے کوئی تم مین کا
اپنے اسلام کو پھر جو نیکی کرتا ہی وہ لکھی جاتی ہین اسکے دس برابر
سات سو تک بلکہ زیادہ نیکیان اور جو برائی کرتا ہی لکھی جاتی ہی
مانند اسکے یعنے ایک ہی بدی لکھی جاتی ہی زیادہ نہین لکھی جاتی ہی
یہان تک کہ ملاقات کرے اللہ سے ۔ اور روایت ہی کہ فرمائے
آنحضرت صلعم خطبون مین کہ جسکو امانت داری نہین ہی اسکو ایمان نہین ہی

اور جسکا عہد و پیمان پکا نہین ہے اسکو دین نہین ہے اور روایت ہے عبادہ بن
صامت رض سے کہ فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
بیعت کرو مجھسی اس بات پر کہ نہ شریک کرو اللہ کے ساتھہ کسی کو اور نہ چوری
کرو اور نہ زنا کرو اور نہ قتل کرو اپنے اولادکو اور نہ تہمت لگاؤ اور نا فرمانی
نکرو شرع کے کام مین سو جو کوئی وفا کرے سو جزا اسکے اللہ پر ہے
اور جس نے کرلیا کوئی چیز اسمین سے اور عذاب کیا گیا بسبب اسکی دنیامین
سو اتارا اسکا ہے اور جسے چھپا دیا اللہ نے سو اگر چاہی معاف کرے اور
اگر چاہی سزا دیوے سو بیعت کی ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
سے اس شرط پر اور روایت کیا ہی عمرو بن عبسہ کہا کہ عرض کیا مین کہ یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کون ہی ساتھہ تمہارے سو اتفقت کہنیوالے
دین اسلام کی کوشش مین فرمائے آزاد اور غلام یعنے ابو بکر صدیق اور
بلال رضی اللہ عنہما پھر پوچھا مین نے کیا ہی اسلام فرمائے کہ نرمی سے
بات کرنا اور لوگونکو کھانا کھلانا کہا مین نے کیا ہے ایمان فرمائے صبر کرنا
اور جوان مردی کرنا پوچھا مین نے کونسا اسلام افضل ہی فرمائے
وہ شخص کہ بچے رہین مسلمان اسکی زبان سے اور اس کے ہاتھہ سے کہا پوچھا
مین نے کون سا ایمان بہتر ہے فرمائے اچھے خصلت پوچھا مین نے
کون سی نماز بہت اچھی ہی فرمائے دیر تک کھڑے رہنا پوچھا مین نے کونسی

ہجرت افضل ہے فرمائی چھوڑ دے تو اس چیز کو جسے برا جانتا تیرے
رب نے کہا پوچھا مین نے کون سا جہاد بہتر ہے فرمائے وہ
شخص کہ کو نچے کاٹا گیا جسکا گھوڑا اور بہایا گیا لہو اوسکا پوچھا مین نے
کون سی گھڑی بہت اچھی ہے فرمائے پچھلی رات کے اور روایت
ہے معاذ رضہ سے کہا پوچھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ
بہت اچھا ایماندار کون ہے فرمائے کہ جو دوستے رکھے اللہ کے
واسطے اور دشمنی رکھے اللہ کے واسطے اور جاری رکھے زبان کو اپنے
اللہ کے ذکر مین کہا مین نے اور کیا ہی یا رسول اللہ فرمائے دیکھے
تو لوگونکی واسطے جو دوست رکھتا ہے تو اپنے ذات کے واسطے
اور بد جانے انکی واسطے جو بد جانتا ہی اپنے ذات کے واسطے
اور روایت ہی سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے کہ پوچھا مین نے
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ یا رسول اللہ بتلا و
مجھے اسلام کے مقدمے مین ایک بات کہ نہ پوچھون مین اسکو
کسی کو تمھارے بعد فرمائے کہہ کہ ایمان لایا مین اللہ پر پھر اوسپر
پر قایم رہ اور روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا حق تعالے نے کہ جھٹلایا مجکو آدم کے
بیٹے نے اور مناسب نتھا اسکو یہہ اور برا کہا مجکو اور لایق نہ تھا

اسکو یہہ سو جھٹلانا اسکا مجکو یہہ کلام اسکا کہ ہرگز نہ پھیر لا دیگا وہ مجکو
جیسا کہ پہلے پیدا کیا مجکو حالانکہ پہلے پیدا کرنا آسان نہین ہے
اسکو پھر پیدا کرنے سے اور برا کہنا اسکا مجکو سو کلام اسکا کہ اختیار کیا
اللہ نے بیٹا اور مین اکیلا ہون بی لاگ ایسا کہ نہ مین نے جنا اور نہ
جنا گیا اور نہین میرے جوڑ کا کوئی اور روایت ہے کہ پوچھا ایک شخص
نے کہ یا رسول اللہ صلعم ایمان کیا ہے فرمائے جب کہ خوش کرے تجکو
تیرے نیکی اور ناخوش کرے تجکو تیری بدی تب تو مومن ہے پھر پوچھا
کہ کون سی چیز گناہ ہے فرمائی جب خدشے ڈالے دلین تیرے کوئی
چیز تب چھوڑ دے اسکو فقط موجود ہین یہہ احادیث کتابین مشکات
شریف کے **فصل دوم** بیان ہین ایمان لانے اوپر تقدیر کے جس سے
ایمان کامل اور صبر و توکل اور علم وغیرہ اکثر اخلاق حمیدہ جو موجب
رضامندی خالق کے اور موجب تحسین خلایق کے ہین حاصل
ہوتے ہین اور غم اور فکر اور غصہ اور پریشانی خاطر اور اکثر بد اخلاق
دور ہوتے ہین فرمایا حق تعالے نے مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ
فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا الی آخر
یعنے کوئی مصیبت نہین پڑی ملک مین اور نہ تم لوگو مین جو نہین لکھی گئے
ایک کتاب مین پہلے اس سے کہ پیدا کرین ہم اسکو دنیا مین بیشک یہہ

بات اللہ پر آسان ہی تاکہ تم غم نہ کھایا کرو اس چیز پر جو ہاتھ مین نہ آئے اور
خوش نہ ہو اس چیز پر جو تم کو اوسنی عطا فرمائی اور تحقیق اللہ دوست نہین
رکھتا ہی کسی اترانے والے کو بڑائی کرنے والے کو فقط اور روایات ہین
مشکاۃ اور معتبر کتابون سے کہ فرمائے حضرت رسول اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ لکھا اللہ تعالے نے تقدیر خلایق کے پہلے پیدا کرنے آسمانون کے
اور زمین سے پچاس ہزار برس اور تھا عرش اسکا پانی پہ اور فرمائے
کہ سب چیزیات تقدیر سے ہی یہانتک کہ دانا ہی اور دانائی اور فرمائے
کہ بیشک پیدائش ایک تمہارے کی جمع کرتے جاتے ہی اس کے
مانکے پیٹ مین چالیس دن بوند منی کا پھر ہوتا ہے خون جما ہوا
چالیس دن تک پھر ہوتا ہی گوشت کا ٹکڑا چالیس دن تک پھر بھیجتا
ہی اللہ تعالے اس کے پاس ایک فرشتہ کو ساتھ چار باتون کے
سو لکھتا ہی وہ فرشتہ عمل اسکا اور موت اس کی اور روزی اسکی
اور نیک بخت ہونا یا بد بخت ہونا اس کا پھر پھونکتا ہی روح اوسمین
پھر قسم ہی اسکی کہ نہین معبود سوا اسکے ایک تم مین کا بیشک کرتا
ہی کام بہشتیون کے سے یہانتک کہ نہین ہوتا ہی درمیان اس کے اور
درمیان بہشت کے مگر یک ہاتھ پھر پھر غلبہ کرتی ہی اسپر سرنوشت
اسکی پھر کرتا ہی کام دوزخیون کے سے اور داخل ہوتا ہے دوزخ مین

و بتحقیق کہ ایک تم مین کا بیشک کرتا ہی کام دوزخیون کے سے یہان تک
کہ نہین ہوتا درمیان اسکے اور درمیان دوزخ کے مگر ایک بات پہر پہر غلبہ
کرتی ہی اسپہ سرنوشت اسکی پہر کرتا ہی کام بہشتیون کے سے اور داخل
ہوتا ہی بہشت مین اور فرمائی کہ تحقیق دلان بنی ادم کے درمیان دو انگلیونکی
ہین رحمان کے مانند ایک دل کی پہیرتا ہی اسکو جسطرح چاہتا ہی پہر
فرمائی یاالہی پہیرنے والے دلونکی پہیر ہمارے دلونکو اپنی بندگی پر اور
فرمائی حق تعالی سوتا نہین اور نہین لایق ہی اسکو کہ سوی پست کرتا ہے
ترازو کو اور بلند کرتا ہی اسکو یعنے ہر وقت بندون کے اعمال کو اور روزیکو
تولا کرتا ہی اور خلق سے غافل ایک لحظہ نہین ہوتا ہی اٹھائی جاتے ہین اسکے
طرف اعمال رات کے پہلے دن کی عمل کی اور عمل دنکی پہلی رات کی عمل کے پردہ اسکا نور کا ہی
اگر کہول دے اسکو بیشک جلادین نور اسکی ذات کے جہانتک کہ پہونچے
اسکے طرف نگاہ اللہ کی اسکی مخلوقات مین سے یعنی تمام مخلوقات
جل جاوینگے کیونکہ اللہ کے نگاہ سب جای پہونچتی ہی اور فرمائی ہاتہہ
اللہ کا بہرا ہوا ہی نہین کم کرتا اسکو خرچ کرنا بہت دینے والا رات مین
اور دن مین خبر دو مجہکو کس قدر خرچ کیا جب سے پیدا کیا آسمان اور زمین
پہر بیشک نہین کم ہوئی وہ چیز کہ اسکے ہاتہ مین ہی اور تہا عرش اسکا
پانی پر اور روایت ہی کہ گہر سے نکلے آنحضرت صلعم نے اور انکی ہاتہ مین

دو کتابین تھین سو فرمائی کیا جانتے ہو تم کیا ہین یہہ دونو کتابین عرض کی
صحابہ نے نہین یا رسول اللہ مگر جو آپ خبر دین ہمکو تب فرمائی اسکو جو سیدھے
ہاتھہ مین تھی انکی یہہ کتاب ہی پروردگار عالم کے پاس سے اسمین ہین
نام بہشتیون کے اور نام انکی باپ کے اور انکی قوم کے پھر ٹھیک دیا گیا ہی
انکی آخر پر پھر نہ زیادہ کیا جاتا ہی اسپر اور نہ کم کیا جاتا ہی انمین سے ہمیشہ کو
پھر فرمائی اس کتاب کے واسطے جو انکی بائین ہاتہہ مین تھی یہہ کتاب ہی
پاس سے پروردگار عالم کے اسمین ہین نام دوزخیون کے اور نام ان کے
باپون کے اور انکی قوم کے پھر ٹھیک دیا گیا ہی انکی آخر پر پھر نہ زیادہ کیا
جاتا ہی انمین اور نہ کم کیا جاتا ہی انمین سے کبھی تب عرض کیا انکی اصحاب نے
پھر کسواسطے ہی عمل کرنا یا رسول اللہ اگر یہی بات کہ فراغت ہو گئی
اس سے تب فرمائی حضرت صلعم نے کہ مضبوط کرو اپنے عمل کو اور نزدیکی
ڈھونڈو پھر بیشک بہشتی ختم کیا جاتا ہی اسکے واسطے کام بہشتیون کا
اگرچہ کام کرے وہ کسی طرح کی اور بیشک دوزخی ختم کیا جاتا ہی اسکے واسطے
کام دوزخیون کا اگرچہ کام کرے کسی طرح سے پھر اشارہ کئے آنحضرت
صلعم نے اور پیچھے ڈال دئی ان دونو کتابون کو پھر فرمائی فارغ ہوا پروردگار
تمہارا بندون کے کام سے ایک جماعت بہشت مین اور ایک جماعت
دوزخ مین اور روایت ہی ایک اصحاب سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ

خبر دو مجکو منترون کی کہ پڑھوتے ہین ہم اسکو اور دوا کی کہ کرواتی ہین ہم
اس کو اور بچاؤ کے جیسی ڈھال او زرہ وغیرہ کی کہ بچتے ہین ہم اس سے
کیا پھیر دیتی ہین یہہ چیزان اللہ کی تقدیر سے کچہہ یا نہین فرمائی کہ یہہ
چیزین بھی اللہ کی تقدیر سے ہین اور روایت ہی ابوہریرہ رض سے کہ
تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس اور ہم
بحث کر رہی تھے تقدیر مین سو غصہ ہوے حضرت یہانتک کہ سرخ
ہوگیا چہرہ مبارک آپکا یہان تک کہ گویا نچوڑے گئے ہین آپکی رخسارو نمین
دانی انار کے اور فرمائی کیا اس چیز کے لئے حکم کئی گئے ہو تم یا اسکے لئی
بھیجا گیا ہون مین تمہاریطرف بیشک ہلاک ہوئی جو پہلے تم سے تھے
جب بحث کرنے لگی اس امر مین ف یعنے قضا و قدر کے معاملہ مین
فقط قسم دیتا ہون مین تمکو قسم دیتا ہو نمین تمکو کہ نہ بحث کیا کرو فقط
اور روایت ہی ابن دیلمی سے کہا کہ آیا مین ابی بن کعب کے پاس اور کہا
مین نے اس سے تحقیق گذرا ہی میرے دلمین کچہ شبہہ تقدیر مین
سو حدیث بیان کر مجہ سے شاید کہ اللہ دور کرے اس شبہہ کو تب کہا
انہونی کہ اگر تحقیق اللہ تعالے عذاب کرے آسمان والون کو اور زمین
والون کو تو عذاب کرے اور وہ نہین ظلم کرنے والا اور اگر رحمت کرے
انکو ہوگی رحمت اس کی بہتر واسطے انکی عملون سے اور اگر خرچ کرے تو

مانند کوہ احد کے اللہ کی راہ مین نہ قبول کریگا اللہ تجسی جب تک کہ ایمان
نہ لاوی تو سات قدر کے اور جب تک کہ نجانے تو یہہ کہ جو چیز کہ پہونچے
تجکو نہ تھی کہ خطا کرتے تجہ سے اور تحقیق جس چیز نے کہ خطا کرے تجہ سے
نہ تھی کہ پہونچتی تجکو اور اگر مرے تو سوا اسکے دوسرے اعتقاد پر
البتہ داخل ہوگا تو آگ مین فقط کہا ابن دیلمی نے پھر آیا مین عبد اللہ
ابن مسعود کی پاس اور کہا مانند اسکے سو کہا عبد اللہ ابن مسعود نے
ویسا ہی اور کہا ابن دیلمی نے پھر آیا مین حذیفہ ابن یمان کے پاس
سو کہا انہون نے ویسا ہی پھر آیا مین زید ابن ثابت کے پاس تب
انہون نے حدیث بیان کی میرے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی ویسی ہی اور روایت ہی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے
کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھہ شخص ہین کہ لعنت کرتا ہون مین
انکو لعنت کرے ان پر اللہ اور جو نبی مستجاب الدعوات ہی پہلا وہ شخص
جو زیادہ کرے اللہ کی کتاب مین دوسرا وہ فرقہ کہ جھٹلاوے اللہ کی
تقدیر کو تیسرا وہ شخص کہ غالب آجاوی بسبب زبردستی کے تاکہ عزت
دیوی جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرے جسکو عزت دیا اللہ نے
چوتھا وہ کہ حلال کرے اللہ کے حرام کو پانچوان وہ کہ حلال جانے
میری اولاد مین سے ف یعنے جس بات کا کرنا میری اولاد کے ساتھ

اللہ نے حرام فرمایا ہی سو وہ کام انکے سات کرے ف یعنے انکو ایذا
دیوے اور انکی تعظیم ترک کرے اور انکے حق کی رعایت نکرے اور چھٹا
وہ کہ چھوڑ دے میرے سنت کو فقط یہ سب احادیث بمع اسناد کتاب
مشکات مین مذکور ہین **فصل** سوم بیان مین ارکان ایمان کے
اور معرفت ضروری حق تعالے کے جو سبب نجات کا ہی عذاب دایمی سے
اور وسیلہ حاصل کرنے بہشت اور قرب منزلت درگاہ الہی کا ہے
فرمایا حق سبحانہ تعالے نے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ
رَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ
الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۔ اِلے اٰخرہٖ بَعِیْدًا ٥
یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو ناقص بطور تقلید کے سو ایمان لاؤ
کامل بطور تحقیق اور یقین کے دل سے اور زبان سے ساتھہ
اللہ کے اور رسول اسکے جو محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ساتھہ
اس کتاب کے جو اوتارا اوپر رسول اپنے کے اور ساتھہ اس
کتاب کے جو اوتارا ہی پہلے قرآن سے یعنے ایمان لاؤ
سات تمام اگلی کتابون کے مانند توریت وانجیل وزبور وغیرہ کے
اور جو کوئی کفر کرے سات اللہ کے اور سات فرشتون اسکے کے
اور کتابون اسکی کے اور پیغمبرون اسکی کے اور سات دن قیامت کے

پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی نہایت دور مقصود سے فقط اور حضرت خواجہ خواجگان جناب خواجہ بہاء الدین اولیا ی نقشبند قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہین کہ لفظ آمنوا آمنوا ہی سو اشارہ ہی کہ ہر دل مین نفی اپنے وجود کی اور اثبات واجب الوجود کی کیا چاہیئے نظم

آپکو نیست کر اسے کر ہست + نفی و اثبات ہی یہی اے مست
ہو کے بیخود براہ حق کر سیر + کہ خودی سے ہی اور خدا سے بیر

اور حضرت جنید قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمائی ہین نظم

ہونا مشغول آپ مین ہی کفر راہ	اکیدم ہیچ گذرنا ہے گناہ
اپنی ہستی کفر اسی مافت سمجہ +	خود پرستی کفر ای واقف سمجہ
خود نہ رہ تو حق کا ہی عرفان یہی	چھوڑ ہستی کو کہ ہی ایمان یہی

اور روایت ہی حضرت عمر رض سے کہ جاتے تھے ہم ایک دن خدمت مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے کہ ظاہر ہوا ایک شخص جسکی نہایت سفید کپڑے اور سیاہ بال تھے نہین معلوم ہوتا تھا کہ وہ مسافر ہی اور نہ کوئی اسے پہچانتا تھا اور بیٹھا نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر لگا دیا اپنے زانو آنحضرت کے زانو سے اور رکھا اپنے ہات زانو پر اور کہا یا محمد بتلاؤ مجھے اسلام کی حقیقت فرمائی آنحضرت صلعم نے اسلام یہہ ہی کہ گواہی دے تو اس بات پر کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تعالے اور محمد بھیجے ہوے اللہ کے ہین

اور دوستی سے پڑہی تو نماز اور دے تو زکات اور روزے رکھی تو رمضان
کے اور حج کرے اللہ کے گھر کا اگر مقدور ہو تو تجکو راہ کی ف یعنے
کہانے پینے کا اسباب اور خاطر جمعی راہ کی اگر میسر ہو کہا سچ فرمائی
آپ نے ف پہر تعجب کئی ہمنے کہ پوچہتا ہی حضرت کو اور تصدیق بہی آپہی
کرتا ہی پہر کہا اسنے تبلاؤ مجہی ایمان کی حقیقت فقط فرمائی حضرت نے
ایمان یہہ ہی کہ یقین کرے تو اللہ پر اور اسکے فرشتون پر اور اسکے
کتابون پر اور پچہلی دن پر اور یقین کرے تقدیر پر اسکے بہلائی اور
برائی کے سات ف یعنے حق تعالے نے ہر چیز کو نیک ہو یا بد ہو
روز ازل مین جانا اور تقدیر کیا جو کچہ کہ عالم مین ہوتا ہی اوسیکے قضا اور
ارادے سے ہوتا ہی باوجود اسکے بندون کو امر اور نہی فرمایا اور
انکو فعل اور کسب مین دخل دیا ہی اور ثواب اور عقاب کو اسپر مرتب
فرمایا ہی اور حقیقت مین ثواب اسکے فضل سے ہی اور عقاب اسی کے
عدل سی ہی اور درست ہونا اسباب کا اسیکی تقدیر سے ہی فقط کہا
سچ فرمائی آپ نے پوچہا تبلاؤ مجہی احسان کی حقیقت فرمائی حضرت نے
احسان یہہ ہی کہ بندگی کرے تو اللہ کی اسطرح کہ دیکھتا ہی تو اوسکو
سو اگر ایسا نہین ہو سکتا ہی تو تو یون جان کہ دیکھتا ہی وہ تجھے فقط ف
یعنے احسان کہتے ہین نیکی کرنیکو اور اپنے عمل کو نیک کرنا تو نیکی ہوئی

اپنے نفس پر جیسا کہ عبادت مین دل لگانا ہی فقط پوچھا کہ خبر دو مجھے قیامت کی
فرمائی حضرت نے جس سے پوچھتے ہین سو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہین
جانتا ہی فقط پوچھا بتلاؤ مجھے قیامت کی نشانیان فقط فرمائی حضرت نے
یہہ کہ جنیگی لونڈی اپنے مالک کو ف یعنے لوگ لونڈیون سے صحبت کرینگے
اور ان سے اولاد ہوگی تو وہ باپ کے نسبت سے اپنی مان پر مالک کا حکم رکھیگا
فقط اور دیکھیگا تو ننگی پاؤن والونکو مفلسونکو بکریان چرانے والونکو بڑائی
کرتے آپس مین عمارات کے بنانے مین فقط کہی راوی نے پھر چلا گیا وہ
اور بیٹھا رہا مین نے پھر فرمائی مجھے حضرت صلعم نے ای عمر کیا جانتا ہی تو کون
تھا یہہ سایل کہا مین نے اللہ اور رسول اسکا خوب جانتا ہی فرمائی حضرت نے
کہ وہ جبرئیل تھا آیا تمہارے پاس کہ سکھا دے تمکو تمہارا دین فقط اب جاننا چاہئے کہ تمام
اس حدیث کا حدیث جامعہ ہی بموجب اس حدیث کے ایمان کی چھہ اصل ہین اصل
اول ایمان لانا حق تعالے پر اور پہچاننا اسکا ہی اصل دویم ایمان لانا ہی فرشتونپر
کہ حق تعالی نے فرشتونکو پیدا کیا ہی سو فرشتے بندے حقتعالے کے ہین اور گناہ سے بچے ہوئے
ہین اور پاک ہین اور آزاد ہین مرد ہونے سے اور عورت ہونے سے اور بے غرض ہین کھانے
پینے سے اور بعضے انکے اوٹھانے والے عرش کے اور بعضے لانے والے وحی کے اور ہر ایک
کام پر مقرر ہین سو ہمین خطا نہین کرتے اور اپنی خدمت مین ہمیشہ سرگرم رہتے ہین
اور فرشتے اور انبیا اشرف مخلوقات کے اور مقرب درگاہ الہی کے ہین اور

حق تعالی کے ذات اور صفات پر ایمان رکھتے ہین لاکن کنہہ ذات مین حق تعالے
کی ادراک سے عاجز ہین مانند مسلمانون کے اور ہمیشہ حق تعالی کی عبادت
مین اور تسبیح مین اور ذکر مین غرق رہتے ہین اور بعضے لوگ جو انکو پوجا کرتے
ہین اور خدا کے سات نسبت دیتی ہین سو وہ لوگ کافر ہین ایسا اعتقاد نچاہیے
اصل سوم ایمان لانا اللہ کی کتابون پر کہ جتنی کتابان حق تعالی نے بھیجی ہین
سو سب حق ہین جیسا کہ توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان شریف اور صحیفے
جو حق تعالی نے ہر ایک زمانی مین ہر ایک پیغمبر پر نازل کئی ہین سب کے سب
سچ ہین لاکن انکی گنتی تعداد مقرر نکیا چاہیئے کہ وہ بات منع ہی **اصل چہارم**
ایمان لانا خدا کے انبیاؤن پر اور رسولون پر کہ جتنی نبی اور رسول حق تعالی نے
بھیجی ہین سو سب برحق ہین اور سچی ہین اور سب چھوٹے بڑے گناہون سے
پاک ہین اور جو کچھ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہین وہ سب باتون پر
ایمان لانا چاہیئے **اصل پنجم** ایمان لانا ان باتون پر کہ قران شریف سی اور حدیث شریف سے
ثابت ہوئی ہین جیسا کہ مرنا اور قبر مین جانا اور قبر مین دو فرشتی جنکا نام منکر
ونکیر ہی آتے ہین اور میت کو اٹھاتے ہین اور میت مین جان آتی ہی اور پوچھتے
ہین کہ تیرا رب کون ہی اور تیرا دین کیا ہی اور وہ شخص کون تھا جو تم مین آیا تھا
غرض ایسی باتان پوچھتے ہین جو مسلمان مومن بچا نیک عمل والا ہی وہ خدا کی
مدد سی جواب اچھا دیتا ہی اور کہتا ہی کہ رب میرا خدا ہی اور دین میرا اسلام ہی اور

وہ شخص آیا تھا سو خدا کا بندہ اور بھیجا ہوا اسکا تھا اور کہتا ہی اَشْهَدُ اَنْ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
تب پوچھتے ہین کہ یہہ بات کہانسی معلوم کیا وہ کہتا ہی کہ مین نے قرآن پڑھا اور قرآن سے معلوم کیا پھر
بموجب حکم خداوند تعالی کے قبر مین اسکی وسعت اور نعمتان جنت کی قیامت تک موجود رہتی ہین اور
اور کافر فرشتون سے گھبرا کر کہتا ہی کہ مین نہین جانتا ہون پھر خداوند تعالے کے حکم سی قبر مین اسکے
عذاب دوزخ کی قیامت تک موجود رہتے ہین اور دن قیامت کا حق ہی اور صور پھونکنا اور اسطے مارنے خلائق
اور واسطے جلانے انکی حق ہی اور پھٹنا آسمانونکا اور گرنا ستارونکا اور اوڑنا پہاڑونکا اور اٹرنا زمین کا پھونکنے سے پہلے
صور کے حق ہی اور نکلنا مردونکا قبرونسے اور پھر پیدا ہونا تمام عالم کا بعد فنا ہو جانے کے دوسری بار صور پھونکنے
سی اور حساب اعمالونکا روز قیامت مین اور گواہی دینا اعضا بدنکا اور تولے جانا اعمالونکا بیچ ترازو کے حق ہی اور گذرنا
پل صراط سی جو دوزخ کی اوپر ہوگی کہ بال باریک اور تلوار سی تیز تر ہی حق ہی اور بعضے جلد گذرینگے اور بعضی کٹ کر
دوزخ مین گرینگے اور خدا کے حکم سی شفاعت کرنا انبیا کا اور اولیا کا اور مومنین کا حق ہی اور حوض کوثر حق ہی جسکا پانی
دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سی زیادہ شیرین ہی اور اگر خدا چاہی تو گناہ کبیرہ کو بغیر
توبہ کے بخشدے اور گناہ صغیرہ پر عذاب کرے لاکن جو کوئی اخلاص دل کے سات
توبہ کرے تو موافق وعدہ الٰہی کے گناہ اسکے بخشی جاتی ہین اور کفار مشرکین
ہمیشہ دوزخ مین رہنے والے ہین اور مسلمانان گنہ گار اگرچہ دوزخ مین جاوینگے پھر
خدا تعالے انکو بہشت مین لیجاویگا اور سب مسلمانان ہمیشہ بہشت مین رہینگی اور
مسلمان گناہ کبیرہ سے کافر نہین ہوتا اور اسکا ایمان نہین جاتا ہی اور دوزخ کے

عذاب اور بہشت کی طرح طرح کی نعمتان جو قرآن و حدیث سے ثابت ہین سو حق ہین اور دیدار حقتعالے جیسا کہ سزاوار ہی بی کیفت و بی جہت و بی مثال حق ہی اور باقی جو کچھ قرآن و حدیث مین ہی سو سب حق ہی ان پر یقین لاویگا تو مومن ہوگا اور اسکے موافق عمل کریگا تو مسلمان متقی ہوگا جسکے میراث خدا نے جنت فردوس ہی **اصل**

ششم ایمان لانا ہی اللہ کی تقدیر پر اسکے بھلائے اور برائی کے ساتھ یعنی حق تعالے نے ہر چیز کو نیک ہو یا بد ہو روز ازل مین جانا اور مقرر فرمایا جو عالم مین ہوتا ہے اسکی قضا و قدر سے اور ارادے سے ہوتا ہی باوجود اسکے بندوں کو فعل اور کسب مین دخل دیا ہی اور ایمان اور اعمال صالح پر حکم فرمایا ہی اور کفر اور معصیت سے منع فرمایا ہے اور ثواب اور عقاب کو نیکی اور بدی پر مترتب فرمایا ہی اگرچہ ثواب اسکی فضل سے ہی اور عقاب اسکی عدل سے ہی اور درست ہونا اسباب کا اسکی تقدیر سے ہی باکی حکم سے حق تعالی کی نیکی مین کوشش کرنا اور بدی سے بچنا فرض ہی اور ایمان کو اور عبادت کو تقدیر پر موقوف رکھکر ترک کردینا گمراہی کا سبب ہی اور تقدیر سے منکر ہوکر بندے کو اپنے کام کا خالق جان کر اپنے عمل کا بھروسا کرنا گمراہی ہی یہہ دونون فرقونکو جبریہ اور قدریہ کہتے ہین یہہ دونون مذہب سے کنارہ ہوکر تقدیر پر اعتقاد رکھنا لاکن نیک عمل مین کوشش کرنا یہہ طریقہ اسلام کا ہی فقط اور بموجب حدیث کی اسلام کے پانچ رکن ہین اول رکن اسلام کا کلمہ اور صفت ایمان کی کلمات پڑھنا ہی اور انکے معنون پر دل سی ایسا یقین لانا کہ کچھ شک اور شبہہ نرہے

اور کلمے پانچ ہین اول کلمہ کو کلمہ طیبہ بولتے ہین وہ یہہ ہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور معنی اسکے یہہ ہین کہ نہین کوئی لایق بندگی کرنے
کے سوای اللہ کے اور محمد بھیجے ہوے اللہ کے ہین فقط دوسرا کلمہ شہادت
ہی کہ بولے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ
لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
یعنے گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی لایق بندگی کرنے کے سوا
اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندی اسکی اور بھیجی ہوا اسکی ہین فقط تیسرا کلمہ تمجید ہے
کہ کہی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ
اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یعنے کہ پاک ہی
اللہ تعالے تمام عیبون سے اور نقصانون سے اور تمام سرائی کے باتان واسطے
اللہ کے ہی سزاوار ہین اور نہین کوئی لایق بندگی کے سوا اللہ کے ہی اور اللہ
بہت بڑا ہی اسکا کمال تمام خلایق کے پہچانت مین آنے سے اور نہین مجکو طاقت
کسی دشمن پر غالب آنے کی اور نہین مجکو قوت کسی دشمن سے کنارہ ہونے
کے سوای مدد اللہ کے کہ وہ بہت بزرگی اور بلندی والا ہی فقط چوتھا کلمہ
توحید ہی ایسا کہ بولے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ
وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
یعنے کہ نہین کوئی لایق بندگی کرنے کے سوای اللہ کے کہ وہ ایک ہی کوئی

اسکا شریک نہین ہی اسی کا ملک ہی اور اسیکو تعریف سزوار ہی زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ایسا زندہ ہی
کہ نہین مرتا ہی اسکی ہاتھہ مین نعمتان ہین اور وہ تمام چیزون پر قدرت رکھتا ہی فقط پانچوان
کلمہ رد کفر ہی کہ بولی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا
اَعْلَمُ بِہٖ وَمَا لَا اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَرَجَعْتُ وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنے کہ اے اللہ مین تجھسے پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ شریک کرون
مین ساتھہ تیرے کسیی چیز کو جانکر اور ناجان کر توبہ کرتا ہون مین اس کام سے اور پھر گیا مین اسکام سے
اور مسلمان ہوا مین اور بولتا ہون مین کہ نہین کوئی لایق بندگی کرنیکے سوے اللہ کے اور محمد بھیجی ہوے
اللہ کے ہین فقط لاکن صفت ایمان کے دو کلمی ہین ایک مجمل دوسرا مفصل مجمل یہہ ہی کہ بولی اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ
کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ یعنی ایمان لایا مین ساتھہ اللہ کے
جیسا کہ اللہ ساتھہ اپنی نامون کے اور ساتھہ اپنی صفاتون کے ہی اور قبول کیا مین تمام حکم اسکی دوسرا صفت
ایمان مفصل ہی کہ بولی اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ یعنی ایمان لایا مین
ساتھہ اللہ کے اور ساتھہ کتابان اسکی اور ساتھہ رسولان اسکی اور ساتھہ دن قیامت کے اور تحقیق کہ تقدیر
نیکی کے اور بدی کے اللہ کے جانب سے ہی اور اٹھنا بعد مرنے کے برحق ہی فقط دوسرا رکن اسلام کا ادا کرنے
نماز کا ہی اسکی وقتونکے حفاظت کے ساتھہ اول وقتمین ساتھہ کمال طہارت کے اور ساتھہ کمال وضو کے
اور ساتھہ جماعت کے اور ساتھہ تعدیل ارکان کے یعنی رکوع اور سجدہ مین توقف کرنا اور تمام آداب نماز کے
بجالانا اور ساتھہ کمال حضوری دل کے اور ساتھہ نہایت عاجزی کے ادا کرنا اور دل کو

لفظونکے معنون مین اور اللہ کی یاد مین مشغول رکھنا اور سوائے اللہ کے باقی سب چیزونکو بھول جانا سبب قبول ہونے نماز کا ہی اور سبب بخشے جاتے گناہونکا اور بلند مرتبے ملنے کا ہی اگر یہہ آداب ادا نہون تو خوف ہی کہ نماز قبول نہو اور قیامت مین فضیحت ہو فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پانچ نمازین ہین کہ حقتعالی نے اپنے بندون پر فرض کیا ہی جو کوئی طہارت مین احتیاط کرے اور نمازون کو اول وقت مین ادا کرے اور رکوع اور سجود تمام کرے اور بیچارگی اور شکستگی اپنی حضرت باریتعالی مین ظاہر کرے تو حق تعالی اسکی بندگی کو سبب مغفرت کا کرتا ہی اور جو کوئی رعایت ان باتون کی نکرے تو اسکے واسطے کوئی وسیلہ مغفرت کا نہین ہی حق تعالی اگر اپنے فضل سے بخشے تو بخشا یا اپنے عدل سے عذاب کیا تو کیا تیسرا رکن دین کا روزہ رکھنا ہی ماہ رمضان کے تمام مہینے کا حق تعالی فرمایا ہی کہ ہر ایک عبادت اور نیک کام کے واسطے ایک اجر مقرر فرمایا ہون اور روزہ رکھنے کی اجر مین خود آپ ہون اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے کہ روزہ ڈھال ہی بچانے کو آگ سے فقط اور روزہ کے فضائل بے حساب ہین کچھ تھوڑے فضایل اوسکے مقام پر ذکر ہونگے چوتھا رکن دین کا زکوٰۃ دینا ہے مال کی زکوٰۃ کے فضایل قرآن شریف مین اور حدیث شریف مین بیحد ہین از انجملہ حق تعالی نے جنت فردوس کو مومن نمازی متقی زکوٰۃ دینے والے کو میراث مقرر فرمایا ہی پانچوان رکن دین کا حج کرنا ہی اللہ کے گھر کا

جو فضایل حج کے آیات اور احادیث مین ہین سو ظاہر ہین از ان جملہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایٔے کہ حج کرنے والے کے تمام
گناہ معاف ہوتے ہین اور جو شخص کہ باوجود قدرت رکھنے کے حج نہ کیا
اور مر گیا تو وہ یہودی کے یا نصاری کے ملت مین اوٹھے گا یعنے کافر ہو کے
اوٹھیگا فقط لاکن جبکہ خرچ جانے آنے کا اور سواری کا اور راہ کی امن کا اور
تندرستی میسر ہو تب حج فرض ہوتا ہی اور موافق حدیث سابقہ یعنے حدیث جبرئیل
کے احسان اسکو کہتے ہین کہ مسلمان بیچ عبادت کے ایسا یقین کرے
گویا کہ حق تعالی کو دیکھتا ہی اگر ایسا یقین نہو سکے تو ایسا یقین لاوے کہ حق تعالی
اسکے ظاہر و باطن کو دیکھہ رہا ہی اور نہایت خوف اور عاجزی سے دلکو حاضر
رکھہ کر نماز کے تمام ارکان اور آداب کو پورا ادا کرے اور معنے ہر ایک
الفاظ قرأت الحمد اور سورے کے اور معنے ذکر رکوع اور سجود اور تشہد
کے معلوم کر کے دل مین لایا کرے اور دل مین سوائے اِن باتون کے
دوسری بات کا خیال آنے نہ دیوے اور جو سعادتمند کہ احسان کی صفت
مین کمال رکھتے ہین سو وہ جانتے ہین کہ حق تعالی فرمایا ہی کہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا
كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ یعنے کہ مین تمھارے ساتھہ ہون سب
حال مین اور جو کچھہ کرتے ہو دیکھتا ہون فقط اِس آیت پر یقین لاکر حق تعالی
کو ہر وقت حاضر اور ظاہر اور باطن کو دیکھنے والا جان کر تمام بیہودہ باتون

باتون سے اپنی زبان کو اور برے کامون سے ہاتھہ پاؤن کو اور برے خیالون
دلکو بچاتے ہین اور حق تعالے جو فرمایا ہے کہ تم مجھے یاد کرو کہ مین تمکو یاد کرونگا
فقط اس پر یقین لاکر رات دن حق تعالے کا ذکر زبان سے اور دل سے جاری
رکھتے ہین اور تمام مخلوقات کو دیکھکر خالق کی قدرت پر یقین لاتے ہین اور
تمام چیزونکو فانی اور حق تعالے کو باقی جانکر سواے اللہ کی محبت کے اور اسکی
یاد کے کسی چیز کی محبت اور کسی بات کا خطرہ دلمین آنے نہین دیتے ہین
اور بزرگون نے فرمائی ہین کہ احسان کی صفت والے تین کام پر عمل رکھتے ہین اول
خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے پر اور قیامت کے آنے پر
ایسا یقین رکھتے کہ جسمین شک وشبہہ کو مجال نرہے دویم شریعت اور عبادت
پر ایسی مستقیم رہتی کہ باوجود کم طاقت کی کوئی سنت کو ہرگز ترک نہین کرتے اور
کوئی بدعت کی نزدیک نہین جاتے سویم حقتعالے کو حاضر وناظر جانکر ساتھہ نہایت
خوف اور عاجزی کے اور ساتھہ کمال عشق ومحبت کے شب وروز یاد الٰہی مین
دلکو ایسا حاضر رکھتے کہ کبھی ایک لمحہ غافل نہین رہتے اور اپنی جان اور
مالکو خدا کی راہ مین فدا کرکے حقتعالے کی رضا اور معرفت اور محبت حاصل کرتے
پہر تین سابق یہہ صفت ہین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل و
اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین کمالات رکھتے تھے اس زمانے مین خاصان خدا
اور اکثر بزرگان کامل طریقت کے خصوصا بزرگان خاندان عالیہ نقشبندیہ کے

حضرت پیر مرشد ہادی شریعت و طریقت و حقیقت جناب مسکین شاہ صاحب ادام
اللہ ظلہ و فداہ قلبی و روحی یہی طریقہ رکھتے ہین اور طالبان حق کو اس طریقہ کی تعلیم
و تکمیل فرماتے ہین حق تعالی تمام مسلمانونکو اسکی توفیق عطا فرماوے آمین یارب
العالمین اور جاننا چاہئے کہ بموجب حدیث سابق کے ایمان کے چھہ اصل ہین ان سب
اصلونمین عمدہ زیادہ معرفت خالق کی ہی کہ برابر اسکے کوئی نعمت نہین ہی اور
بغیر اسکے نجات محال ہی اور حق تعالی نے بہی معرفت ظاہر ہونے کے لیے دو جہانکو
پیدا کیا ہی جو شخص یہہ معرفت حاصل کرتا ہی اسکو دو نو جہان کی تمام نعمتان اور بلند
مرتبے حاصل ہوتے ہین اور سوای اسکے حق تعالے اپنے نزدیک سی ایسی بڑے
نعمتان عطا فرماتا ہی کہ سوا خاصان خدا کے دوسرونکو معلوم نہین ہین اور یہہ معرفت
مانند ایک دریا کے ہی کہ جسکا کنارہ کسیکو معلوم نہووے جیسا کہ حقتعالی قران مجید
مین فرمایا ہی کہ نہین پہچانے حق تعالے کی مرتبی کو اسکے حق سے اور فرمایا ہی کہ اگر
سات دریا سیاہی ہووے اور تمام درخت قلم ہووین تو بہی حق تعالے کی معرفت
کے کلمات تمام نہین ہووینگے فقط اور تمام ملایک اور انبیا اولیا اور علما جنات
اور انسان کی معرفتان حق تعالے کے حاصل کیئے ہین سو یہہ تمام معرفتان برابر
ایک قطرہ کے نہین ہین نسبت مین دریا کے لاکن اس دریا سے ہر ایک اکابر انبیا
اور اولیا کے واسطے پیالی خاص ہین موافق مرتبے انکے اور موافق پاک ہونے نفس کے
اور صاف ہونے دل کے اور روشن ہونے روح کے اور ہر ایک خزانے کے خزانونسے

اسرار الٰہی کی اطلاع دیتی ہین لاکن متاع اس خزانکا اوپر غافلون کے ظاہر کرنا
نہین ہوتا اور جو بوجہا کہ آسمان اور زمین نہین اٹھا سکے سو طالبان دنیا کی مردار
کی نہین اٹھا سکتی لاکن واسطے صحیح کرنے ایمان کے جو معرفت بہت ضرور ہی سو یہ
ہی کہ جاننا چاہئے کہ پروردگار عالم کا ایک ہی اسکو شریک نہین ہی اور عزد ہی اسکو
مثل نہین اور صمد ہی اسکو ضد نہین اور قدیم ہی اسکو اول نہین اور قیوم ہی اسکو
آخر نہین ہی اور ازلی ہی کہ اسکے اولیت کو ابتدا نہین ہی اور ابدی ہی کہ اسکو آخر نہین
ہی اور ظاہر ہی کہ اسکے ظہور کے پائے کو کوئی چیز مانع نہین ہی اور ایسا باطن ہی کہ اسکے
اسرار باطن پر کسی مخلوق کو اطلاع نہین ہی اور حیات والا ہی کہ حیات دونو جہانکی
اسکی رحمت کے دریا کا ایک قطرہ ہی اور ایسا جاننے والا ہی کہ علم دونو جہان کے
مخلوقاتکا اسکے علم کے دایری کا ایک نقطہ ہی اور ایسا ارادی والا ہی کہ مراد ان
دونو جہان کے خلایق کے اسکی ارادی سے بر اوین اور ایسا قدرت والا ہی کہ تمام
چیزان اسکی قدرت کے ہاتھ ہین ہین اور ایسا سننے والا ہی کہ دو جہان کے مخلوقات
کے باتان اور دلون کی خطری سن لیتا ہی اور ایسا دیکھنے والا ہی کہ حرکت چیونٹی کی
بیچ رات کے تحت سرا ہین دیکھتا ہی اور ایسا بات کرنیوالا ہی کہ دو نو جہان کی خلایق
او سکا حکم بجالانا فرض ہی اور ایسا لطیف ہی کہ مبرا ہی ذات پاک اسکے جسم و
جوہر و عرض و صورت سے اور کیفیت اور کمیت اور چون و چگون سے اور مثل

و مانند سے اور زمان و مکان و استقرار و حلول سے اور قرب و بعد و تغیر و حدثان و
عوارض و زوال و تحویل و انتقال سے اور عیب و علت سے غرض تمام نقص کے صفتون سے
پاک اور جدا ہی اور اسکی قدرت نے عرش اعظم کو اور تمام آسمانون کو اور زمینون کو اٹھایا
اور سنبھالی ہی اور اسکی بلندی کے سامنے عرش اعظم کی بلندی اور تحت الثری کی پستی
دونو برابر ہین اور عرش سے تحت الثری تک کوئی چیز اسکی علم سے باہر نہین ہی بلکہ ذرے
ہوا کے اور قطرے دریا کے اور پتے جھاڑون کے اور ریتی جنگل کے اور بال جانورون کے
اور سوا اسکے تمام چیزان اسکو علم مین ظاہر ہین اور ذات پاک اسکی ساتھ اپنے
جمال اور جلال کی اور بزرگی اور بلندی کے ساتھ بندے کے بہت نزدیک ہی
اور ایسا نزدیک ہی کہ بندی کے بدن کو جان سے زیادہ نزدیک ہی اور دل کو خیالون
سے زیادہ نزدیک ہی اور اسکی آنکھونکو بینائی سے زیادہ نزدیک ہی اور اسکے کانون
شنوائی سے اور زبان کو گویائی سے زیادہ نزدیک ہی وہ نزدیکی ایسی ہی جو سزاوار
ہے اسکے صفات پاک کی واسطے وہ نزدیکی اہل دنیا کی فہم مین نہین آتی ہی اور
ذات پاک اسکے ساتھ بلندی اور جمال کی اور بزرگی اور کمال کی ہمیشہ سی ہی اور
ہمیشہ رہیگی اور بزرگی اور جمال اسکے ذات پاک کا ظاہر نہین ہوتا مگر بیچ نور اسکی
صفات کے اور حاصل کرنا اسکے نزدیکی اور معرفت کو اور مشاہدہ کرنا اسکے تجلی کو
محال ہی سوای اسکی رحمت اور ہدایت کی اگر چاہی تو ایک حقیر بندی کو معرفت سے
سرفراز کرے اور اگر نہین تو آسمان اور زمین اٹھانے سے بار معرفت اسکی عاجز ہین

اور تمام عالم مین جو کچھ طرح طرح کی بلائین اور عذاب جاری ہین سو تمام اسکی
عدل کے سبب سی ہین اور جو کچھ طرح طرح کی راحتان اور عیش او رنیک بختیان اور
اور عزتان اور دولتان جاری ہین سو تمام اسکی عنایت سے ہین اور جو کچھ کہ سابق
مین تھا اور اس حال مین ہی اور آگی ہوگا سو سب اسکی حکم سے ہی کفر اور ایمان اور نفع
اور نقصان اور راحت اور مشقت اور طاعت اور معصیت اور دولت اور فلاکت اسکے
حکم اور ارادی سے ہین غرض کوئی چیز اسکے حکم سے باہر نہین ہی اور اسکے خواہش
کسی سے رد نہین ہوتی اور اسکا حکم کسے سے نہین ٹلتا ہی تمام چیز دیکھو جانتا ہی اپنے
علم کی صفت ستی اور سنتا ہی اپنی سماعت کی صفت سے بغیر کانون کے اور دیکھتا ہی
اپنی بصارت کی صفت سے بغیر آنکھونکی اور بولتا ہی اپنی کلام کی صفت سے بغیر
زبان کے اور دوری اور نزدیکی اور تاریکی اور روشنائی اسکے نزدیک برابر ہی
اور جو کچھ کہ بندون پر اعلام فرمایا ہی اپنے کتابون مین اخبار غیب کی اور وعدی
اور وعید اور حق اور باطل اور حرام اور حلال اور امر اور نہی سے سو سب برحق ہین
اور تمام کتابان کہ انبیاؤن کے ساتھ بھیجا ہی سو سب برحق ہین سب کلام اسکا ہی
اور کلام اسکا صفت اسکی ہی اور صفات اسکی تمام قدیم ہین اور کلام کو اسکے
اواز اور حرف نہین ہی لاکن جو کچھ کہ مصحفون پر لکھا گیا ہی اور زبانون پر جاری
کیا گیا ہی اور دلونمین حفظ کیا گیا ہی اور قراوت اور کتابت اور حفظ ہی سو وہ مخلوق
ہی اور مکتوب اور مقروء اور محفوظ اسکا غیر مخلوق ہی اور اس دنیا کو جاسے

اترنے کے واسطے مسافران عالم آخرت کے اور طالبان سعادت کے بنائی ہین اور
ہر کسی کو اس منزل بیچ ایک مدت حیات کے مقرر فرمائی ہین واسطے اس بات کی
کہ یہہ دنیا کھیتی آخرت کی ہو ایام حیات کو غنیمت جان کر تخم ایمان اور اعمال نیک بو کر
توشہ راہ آخرت کا حاصل کرین اور بغیر توشہ اور سواری اور ہمراہیون کے
قصد صحرای قیامت کا نکرین اور یقین جانین کہ جو کچہ حقتعالے زبان پیغمبرونکے
خلق بیچ بھیجا ہی بندون کے حیات کی مدت اور وقت اجل کا اور روزی قسمت
کی اور عذاب قبر کا اور رویت حقتعالی کی بیچ بہشت کے اور درجات بہشت اور درکات
دوزخکی شفاعت کرنا پیغمبرونکا اور اولیاؤن کا اور مومنونکا پروانگی سے حقتعالے
کی سب حق ہی اور ایمان لانا سب باتون پر واجب ہی اور بہتر سب خلق سے
پیغمبران ہین اور افضل نبیون سی رسولان ہین اور افضل رسولون سے
اولوالعزم ہین اور وہ پانچ ہین نوح نبی اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسی
کلیم اللہ اور عیسی روح اللہ اور محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہم اجمعین اور
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید اور سردار سب انبیا اور رسولون کی ہین کہ
درجہ نبوت کا ساتھہ وجود مبارک آپکی کمال کو پہونچا اور کوئی درجہ باقی نرہا
اسواسطے ختم نبوتکا آپ پر ہوا اور بزرگی کا ختم آپ کی آل اور اصحاب اور تابعین
پر ہوا صلوات اور سلام حقتعالے کا اوپر آپ کے اور آل اور خلفای راشدین
اور اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین آپ کے ہمیشہ تک رہی طالب حق کو

لازم ہی کہ حقتعالے کی قدرت کاملہ مین شب و روز نظر اور اندیشہ کرتا ہی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات مین شب و روز نظر کرتا رہی

تاکہ ایمان کامل ہووے

باب دوم

بیان مین علامات نفاق کی اور بڑے گناہون کی اور وسوسون کی اور عذاب قبر کے واسطے پرہیز کرنے کے ان سی اور فضیلت مین عمل کرنے کی اوپر کتاب اللہ کی اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور حاصل کرنے علم کی ملا ہوا ہی اوپر چھہ فصلون کے **فصل اول** بیان مین علامات نفاق کے

انتباہ جاننا چاہئے کہ نفاق وہ صفت ہی کہ آدمی ظاہر مین اپنے کو مسلمان بنا کر دکھاوے یعنی مسلمانون کے ویسا رویہ رکھے اور دلمین ایمان نرکھے یعنے خدا اور رسول صلعم کے فرمانے پر یقین نرکھے اس شخص کو منافق بولتے ہین اسکا مرتبہ کافرون سے بدتر ہی اسکو آخرت مین بڑا عذاب ہی حقتعالے اس صفت سی اپنی پناہ مین رکھے مسلمانونکو لازم ہی کہ خدا اور رسول صلعم کے فرمانے اور روز قیامت پر یقین کامل رکھین اور دل مین شک ہرگز نرکھین اور اپنی کو عذاب دایمی سے دوزخ کی بچاوین کہ فرمایا حقتعالے نے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ الی اٰخرہ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ یعنے بعضی آدمیون مین

وہ ہین جو بولتے ہین کہ ایمان لائی ساتھ اللہ کے اور سات دن قیامت کے اور وہ ایمان
لائی ہین اپنے گمان مین فریب دیتے ہین اللہ کو اور مومنونکو اور فریب نہین دیتے ہین
مگر اپنے ہی نفس کو اور نہین جانتے ہین فقط یعنے نہین جانتے کہ اس کام مین اپنا ہی
نقصان ہو آپ ہی دوزخ مین جلینگے خدا کو اور مومنونکو انکی کافر ہونے سے کچہ نقصان
نہین پہونچتا ہی اور فرمایا حق تعالے نے اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ
مِنَ النَّارِ یعنے منافق سب سے نیچے کے درجے مین ہین اگ کے اور ہرگز نپاوے گا تو ایکے
واسطے کوئی مددگار فقط یعنے منافقون کو سب سے زیادہ عذاب ہوگا اور کوئی
انکی شفاعت نکریگا فقط اور روایت ہی مشکات شریف مین کہ فرمائی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار چیز جسمین ہین وہ پورا منافق ہو اور وہ شخص کہ ہووے
اسمین ایک خصلت نفاق سے سو وہ بی منافق ہی جب تک کہ چھوڑ دی اسے
جب کہ امانت رکھی تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ کہی اور جب قول
قرار کرے تو توڑ والے اور جب جھگڑا کرے تو گالیان دیوے فقط حقتعالے تمام
مسلمانونکو نفاق سے اور کفر اور گناہ سے اور عذاب آخرت سے اپنی حفظ و امان مین
رکھے آمین یا رب العالمین **فصل دوئم** بیا نمین گناہ کبیرہ کے اور خوف الٰہی
کی اور نصیحت واسطے طاعت اور توبہ کرنے کے فرمایا حقتعالے نے وَمَنْ يَّظْلِمْ
مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا یعنے جو کوئی گناہ کرے تم مین سے چکھاوینگے ہم
اسکو عذاب بڑا فقط اور فرمایا وَ اَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ ... تا تُكَذِّبُوْنَ

یعنے جو لوگ نا فرمانی کی سو انکا گھر آگ ہی جب چاہین کہ نکل پڑین اسمین سے پھیر
الٹے جاوینگے اوسمین اور کہین گے انکو چکھو آگ کا عذاب جسکو تم جھوٹا جانتے تھے اور فرمایا
اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ
وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا یعنے اگر تم بچوگے بڑی گناہون سے جو تمکو منع کئی ہین
تو ہم معاف کرینگے تم سے تقصیرین تمہارے اور داخل کرینگے تمکو عزت کے مقام مین
یعنے بہشت مین اور فرمایا یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ
تَوْبَةً نَّصُوْحًا الی اخرہ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
یعنے اے ایمان والو توبہ کرو اللہ کی طرف صاف دل سے شاید کہ
تمہارا رب معاف کرے تمہاری برائیان اور داخل کرے تمکو باغون مین جنکے نیچے نہرات
بہتی ہین اس دن جو آزردہ نہین کریگا اللہ رسول کو اور ایمان دارون کو دوڑیگا
نور انکا آگی انکے اور سیدہی جانب انکی کہین گے ای رب ہمارے پورا کرو واسطے ہمارے
نور کو ہمارے اور معاف کر ہمکو بیشک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی اور روایات ہین
مشکات شریف مین کہ فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حق تعالے
ظالم کو فرصت دیتا ہی یہان تک کہ جب پکڑتا ہی اسکو تو پھر نہین چھوڑتا ہی اور
فرمائی کہ نو دپر نو سانپ کاٹنے کے قبر مین اور گنہگار مسلمان کی قبر مین ہوتے ہین
اور انکو کاٹتے ہین اور اپنا زہر انمین پھونکتے ہین سو قیامت تک کہ اگر ایک سانپ
انمین سے اپنا زہر زمین مین ڈالے تو زمین پر ہرگز سبزہ نہ اوگی اور فرماتے کہ دنیا بت

حق تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو فرماویگا کہ اپنی اولاد مین سے حصہ دوزخ کا نکالو
تب وہ عرض کرینگے کہ یا آلہی کتنے نکالون تب حق تعالیٰ فرماویگا کہ ہر ایک ہزار شخص سے
نوسو اور نوے اور نو شخص کو حصہ دوزخ کا نکالو فقط یعنے ہر ایک ہزار شخص مین
سے ایک شخص حصہ بہشت کا ہی اور باقی تمام نوسو اور نوے اور نو شخص حصہ
دوزخ کا ہی اور فرماے کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہی اصحاب نے عرض
کی کہ مفلس ہم مین وہ ہی کہ جسکے پاس نہ درہم ہو اور نہ اسباب تب فرماے
مفلس میری اُمت مین وہ ہی جو آوے قیامت کے دن نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر
حالانکہ اسنے کسی کو گالی دیا ہی اور کسی کو عیب لگایا اور کسی کا مال کھایا ہی اور کسی کا
خون کیا ہی اور کسی کو مارا ہی سو دلایا جاویگا مظلوم کو اسکی نیکیون سے اور دوسر یکو
اسکی نیکیون سے پھر اگر تمام ہون اسکی نیکیان پہلے فیصلہ کرنے کے تو لیئے جاوینگے
گناہ ان مظلومون کے پھر ڈالے جاوینگے اس ظالم پر پھر ڈالا جاویگا آگ مین فقط
اور فرمائے جو چلا ظالم کے ساتھ کہ مدد کرے اوسکی حالانکہ جانتا ہی کہ وہ ظالم ہی
سو تحقیق نکل آیا اسلام سے فقط اور روایت ہی معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وصیت
فرمائے مجکو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس باتون کی فرمائے
کہ نہ شریک کر تو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اگرچہ مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو
اور نا فرمانی مت کر اپنے مان باپکی اگرچہ حکم کرین تجکو کہ الگ ہوا اپنے گھر والون سے
اور اپنے مال سے اور نہ چھوڑ تو نماز فرض کو جان بوجھکر پھر تحقیق جس نے چھوڑا نماز فرض کو

جان بوجھکر تو بیشک نکل گیا اس سے ذمّہ اللہ کا اور مت پی تو شراب سو بیشک وہ
سر ہی تمام بے شرمی کے کاموں کا اور بچ تو گناہون سے کیونکہ بیشک گناہ کی سبب اترتا ہی
غضب اللہ کا اور بچ تو بھاگنے سے کافرونکی لڑائی مین سے اگرچہ مرتے ہون لوگ اور
جسوقت کہ آدمیونکو پہونچے موت اور تو ہو درمیان تو ٹھہرا رہ اور خرچ کر اپنے زن
و فرزند پر موافق اپنے مقدور کے اور مت اُٹھا رکھہ ان سے لاٹھی ادب کی اور ڈرا انکو اللہ
کے مقدمے مین اور کتاب مین ذخیرۃ الملوک کے فرماتے ہین کہ جو گناہ پر قرآن شریف مین
منع آئی ہے اور جس کام کی مذمت حق تعالی نے فرمایا ہی سو وہ گناہ کبیرہ ہی اور بعضے
عالمون نے فرمائے ہین کہ جس گناہ کے واسطے شریعت مین حد مارنا مقرر فرماتے ہین
سو وہ گناہ کبیرہ ہی اور ایک بزرگ نے کبیرہ گناہونمین بائیس گناہ تک شمار کیے ہین
جیسا کہ شرک لانا خدا کی ذات مین اور ناامید ہونا خدا کی رحمت سے اور بے خوف ہونا خدا کی
مکر سے اور خدا کے غضب سے اور ستانا مان باپ کو اور قتل کرنا کسی کو ناحق اور کسی کو تہمت
زنا کی لگانا اور مال یتیم کا کھانا اور کافرون کے ساتھہ لڑائی کرکے بھاگنا اور بیاج کھانا
اور جادو کرنا اور زنا کرنا اور جھوٹھہ سوگند کھانا اور کسی کی امانت مین خیانت کرنا اور
دغا بازی کرنا اور مال کی زکوٰۃ نہ دینا اور جھوٹی گواہی دینا اور برحق باتکی گواہی کو
چھپانا اور شراب اور نشہ پینا اور نماز نہ پڑھنا اور عہد او پیمان کرکے توڑ ڈالنا اور قطع
رحم کرنا یعنے ناتے والون سے حق ناتے کا یعنے دوستی اور احسان ادا نکرنا اور بخیلی کرنا
ان کبیرہ گناہون کے سوا اور بھی کبیرہ گناہ ہین لاکن بزرگون نے شمار کرکے

قطع نہین کیئے کہ لوگ خوف سے گناہ کبیرہ کا اور اوسکے عذاب کے گناہ صغیرہ سے بھی
بچین اور فرماتے ہین کہ گناہ صغیرہ جبکہ کوئی شخص جا بکر کرے یا بہت کرے
تو وہ بھی گناہ کبیرہ کا حکم رکھتا ہی اور ہر ایک گناہ صغیرہ اور کبیرہ مین غضب خدا کا
مخفی رہتا ہی دونوں سے پرہیز کرنا لازم ہی فقط اور وہی کتاب مین یہہ روایات ہین
کہ حضرت یحیی پیغمبر علیہ السلام خوف سے خدا کے دوزخ کے عذاب کے سبب سے ایسا
رویا کرتے تھے کہ آنسوون سے رخسار کٹ گئے تھے اور دانت اور استخوان نظر آتے تھے
جب حضرت زکریا پیغمبر سمجھاتے تھے تو کہتے کہ مین دوزخ کے خوف سے روتا ہون
اور دوزخ مین ایک جا سخت عذاب کی ہی اسکا نام غضبان ہی اسمین آتش کے
پہاڑ ہین کہ دور سے آدمیونکو اپنی طرف کھینچتے ہین مگر جو شخص کہ خدا کے خوف سے
رویا کرتا ہی اوسکو خدا بچاتا ہی اور روایت ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت رویا
کرتے تھے سبب سے اِس خوف کے کہ تین بار تمام عمر مین کچھ خطا ہوئی تھی سو حق تعالی نے
اپنی مہربانی سے وحی بھیجا کہ دوست دوست سے ڈرتا نہین ہی تب حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے عرض کیئے کہ الہی جسوقت خطا کو یاد کرتا ہون تو تیری خداوندی کے
خوف سے تیری دوستی کا بھروسا بھول جاتا ہون اور روایت ہی کہ ایک بزرگ نے
خواب مین حضرت ابو بکر کتانی کو روتے ہوے اور ایک قبر پر کھڑے ہوئے دیکھے سبب
اسکا پوچھے تب وہ فرمائے کہ قبرستان مین ہزار جنازون مین سے ایک جنازہ ایمان کے
ساتھ آتا ہی اور باقی سب بے ایمان ہوکر آتے ہین فقط **انتباہ** حق تعالی نے فرمایا ہی

نہین پیدا کیا مین نے جنات اور انسان کو مگر واسطے بندگی کرینگے اور بدلے مین
بندگی کی جنت فردوس کو میراث مقرر فرمایا ہی اور تمام نعمتان اور بلند مرتبے بندگی
کرنے والون کے واسطے مقرر ہین اور گناہ ایسی بُری چیز ہی کہ خدا کی رحمت سے اور جنت
کی نعمتون سے اور بلند مرتبون سے محروم کرتا ہی اور اسکی حسرت کے غم مین رکھتا ہی اور
سوا حسرت کے غضب الٰہی مین اور عذاب قبر اور عذاب حشر اور دوزخ مین گرفتار
کرتا ہی جو عذابون کو انتہا نہین اور اسکی مدت کو آخر نہین ہی اور موت تو بیشک
آویگی اور عمل کا بدلا تو یقین ہی کہ ہوگا اسواسطے ہر ایک آدمی کو لازم ہی کہ غفلت کو
چھوڑے اور خدا کو حاضر اور ناظر جانے اور شرم کرے اور اپنے اعمال کے نامے کی فضیحت سے
اور عذاب سے ڈرے اور سب گناہون سے جلدی توبہ کرے اگر کوئی بزرگ دین کے
ہاتھ پر توبہ نصیب ہو تو بہتر ہی نہین تو بھی دیر نکرکے جلدی توبہ کرے اور حقدارون کا
حق ادا کرے بقدر مقدور اور جس جس پر کہ کچھ ظلم کیا ہووے اسکو بقدر مقدور
راضی کرے اور بخشاوے اور حق تعالیٰ کریم ہی گناہ بندے کو جلد بخشتا ہی
جبکہ بندہ عاجزی کرے اور بخشش چاہے لاکن مخلوق سے گناہ بخشوانا چاہیے کہ انکے
گناہ انکے بخشنے سے بخشے جاتے ہین اگرچہ حق تعالیٰ قادر ہی کہ چاہے تو مخلوق سے
بھی بخشوا تا ہی لاکن آپ بخشوانا بہتر ہی اگر کسی سے بہت بڑے گناہ ہوے ہون
تو بھی لازم ہی کہ خدا کی رحمت سے ناامید نہوے کہ ناامیدی بہت بڑا گناہ ہی اور

کفر ہو حق تعالیٰ نے فرمایا ہی قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔ یعنے کہہ یا رسول اللہ تم کھو میرے بندونکو جو بڑی
گناہ کئی ہین ناامید مت ہو اللہ کے رحمت سی تحقیق حق تعالے بخشیگا تمام گناہونکو
تحقیق کہ وہ بخشنی والا اور رحم کرنے والا ہی فقط اگرچہ کہ حقتعالے یہہ ایت اپنی رحمت
سی فرمایا ہی کہ کوئی ناامید نہو لاکن اسی مقام پر یہہ بہی فرمایا ہی وَاَنِيْبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ
وَاَسْلِمُوْا لَهٗ الی آخرہ یعنی کہ پشیمان ہو گناہون سی اور پہرو اپنے رب کے
طرف اور فرمان برداری کرو اسکے پیشتر اس سے کہ آوی تم پر عذاب پہر مدد نا ملیگی
فقط یعنے موت آنی کے پہلے غفلت چہوڑ کر توبہ کرکے تقوی اختیار کرو فقط اور
تقوی کی کیفیت اور ذکر خدا کی بزرگی ابتدا مین کتاب کے بیچ قصیدہ کی مفصل
مذکور ہو چکا ہی اسکے مطابق عمل کرنے سے دوجہان کے بلند مرتبے حاصل ہوتے ہین
یا الٰہی تمام مسلمانونکو اور اس حقیر کو یہہ نعمت عظمی نصیب کر بطفیل رحمت
للعالمین کے آمین یارب العالمین فصل تیسری بیان مین وسوسونکے
اور علاج انکی فرمایا حق تعالی نے قرآن مجید مین سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
النَّاسِ الی اخرہ یعنے تم کہو یا رسول اللہ کہ مین پناہ مین آیا لوگون کی
رب کی لوگون کی بادشاہ کے لوگون کی پوجی ہوئی کی بدی سے اسکی جو
جہنکاری اور چہپ جاوی اور جو خیال ڈالتا ہی لوگون کے سینی مین جنات
مین سی اور آدمیون مین سی اور فرمائی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم نے کہ شیطان محتاجی سے ڈراتا ہی اور حق بات کو جھٹلاتا ہی اور بُری کام سکھلاتا ہے، اور فرشتہ خوش خبری دیتا ہی ساتھ نیک کاموں کی اور تصدیق کرواتا ہی حق باتوں کی اور نیک کاموں کے پھر جسنے اپنی دلمین فرشتے کا اثر پایا تو حمد کرے اللہ کی اور جسنے اپنے دلمین شیطان کا اثر پایا تو چاہئے کہ پناہ مانگی اللہ سے اور امام غزالی رح فرماتی کہ آدمی کے دلمین جتنی خطرات آتی ہین سو تمام خدا ہی تعالے کے ہی طرف سی ہین لاکن، سمین چار قسم ہین اول وہ خطرا ہی جو خدا کیطرف سی دلمین پیدا ہوتا ہی اسکو خاطر غیبی کہتے ہین دوسرا وہ خطرا کہ فرشتی کی نصیحت کرنے سی دلمین پیدا ہوتا ہی اس فرشتی کو ملہم اور اس خطری کو الہام کہتے ہین یہہ دونو طرح کے خطری اکثر نیک کام کے رغبت دلاتی ہین اور تیسرا خطرا وہ ہی کہ موافق رغبت نفس کے ہوا و ہوس کی خواہش دلمین پیدا کرے اس خطرے کو ہوای نفسی کہتی ہین اور چوتھا خطرا وہ ہی کہ شیطان کے اغوا سی دلمین پیدا ہوتا ہی اسکو وسوسہ کہتے ہین اور یہہ دو طرح کی اخیر کی جو نفسانی اور شیطانی خطری ہین سو اکثر برے کام کے رغبت دلاتے ہین اگر کوئی چاہی کہ نیک خطری اور بد خطرے کو پہچانے تو چاہی کہ تین طرح سے دیکھی اول یہہ کہ اگر وہ خطرا شریعت مین اچھا کام ہی تو اسپر عمل کرے اگر برا کام ہی تو اسے دلسی دور کرے دوسرا یہہ کہ اگر صالحین اس خطری کی موافق عمل کئی ہین تو اسپر عمل کری اگر اس سے پرہیز کری ہین تو پرہیز کرے تیسرا یہہ کہ اگر اس خطرے کی موافق عمل کرنے مین نفس کو لذت ہی

تو اسپر عمل کرے اور اگر نفس کو رغبت ہی تو اسپر عمل نہ کرے کہ وہ خطرہ نفسانی یا
یا شیطانی ہو گا اور جاننا چاہئے کہ شیطان آدمی کی عداوت کے لئے پیدا ہوا ہی
آدمی کو سوا ہی کفر مین اور گناہ مین گرفتار کرنیکے اور دوزخی بنانے کی خاموش
تعمین رہتا ہی اسکو دفع کرنا بہت ضرور ہی اور وہ چند کاموں سو مقدور ہوتا ہی اول
یہہ کہ ہر وقت اسکی ہاتھہ سی خدا کی پناہ مانگتا ہی حقتعالے تجکو اسپر غالب کردیگا
دوسرا یہہ کہ اسکے کہی کے برخلاف رات دن عمل کرتا رہی اور محنت اور ریاضت
اس کام مین بہت کرے کہ حقتعالی کے پاس بڑا اجر ہی جنت اور دیدار خدا کی مقابلے مین دو دن
محنت کیا چیز ہی تیسرا یہہ کہ تو ہمیشہ خدا کے ذکر مین دلکو مشغول رکھہ تو شیطان
ضرور دل سے بھاگتا ہی چوتھا یہہ کہ تو ہرگز اسکے وسوسونکے طرف متوجہ نہو
کہ شیطان مانند بھونکنی کتے کے ہی کہ جب تک اسکے بھونکنے پر متوجہ ہی وہ بھونکتا ہی
جب تو خاموش ہووے وہ خاموش ہوتا ہی اور جبتک تو شیطان کے وسوسو
پر متوجہ ہوا کریگا تب تک وسوسے زیادہ کرتا رہیگا اور جب تو اسکے وسوسون پر
متوجہ نہوگا تو وہ خود بخود خاموش ہو جاویگا پانچوان یہہ کہ جب تو اسکی مکر
اور وسوسونکو پہچانیگا تب تجہہ پر جرأت نکر سکیگا چاہئے کہ تو اسکے مکر پہچانے
اور اس سے بچے اور ادہر متوجہ نہووے اور اسکے مکر اور وسوسے بہت ہین کہ
روز مانند تیر وسکے دل پر پہینکتا ہی ازانجملہ اول یہہ ہی کہ مطلقا عبادت سے
باز رکھتا ہی اور غافل رکھتا ہی اگر کوئی کہی کہ مجکو توشہ آخرت کا ضرور ہی چاہئے سبب

دوسرا حیلہ ایسا کرتا ہی کہ کہتا ہی کہ کبھی جلدی کی حاجت نہین ہی ابہی تیری
عمر بہت باقی ہی فقط جب کوئی کہے کہ حیات کا کب اعتبار ہی اور پہر دنکا عمل جدا ہے
اگر آج کا عمل کل کرون تو کل کا عمل کب کرون تو تب تیسری حجت نکالتا ہی اور
کہتا ہی کہ عباد تکو جلد ہیسے کیا کر فقط اس بات سی غرض اسکی یہہ ہی کہ ارکان
برابر ادا نہوں اور عبادت ناقص ہو فقط اگر کوئی کہے کہ مین آہستگی سے کرونگا کہ میرا
عمل اگرچہ تھوڑا ہووے ارکان برابر ادا ہونا بہتر ہی بہت عمل سے فقط تب چوتھے
طور سے مکر کرتا ہی اور کہتا ہی کہ خلایق کو تبالی کو خوب آہستگی سے اور تعدیل سے عبادت
کر فقط غرض یہہ کہ ریا کی بلا مین گرفتار کرے اگر کوئی عاقل کہی کہ خلق کا دیکھنا
کیا کام آویگا کچہ ضرور نہین ہی فقط تو تب تکبر کی راہ سی آتا ہی اور کہتا ہی کہ تجہ سا
بندہ مخلص خاص خدا کا کوئی نہین ہی ایسا عالم ایسا ہوشیار کہان ہی اور جب
اسکو رد کرے تو پہر مکر کی راہ سی کہتا ہی کہ عباد تکو خلوت مین بخوبی ادا کیا کر
البتہ حقتعالے تیرا حال خلایق پر بخوبی آشکارا کریگا فقط اس سے یہہ غرض رکہتا ہی
کہ عمل مین ریای خفی پیدا ہو فقط اگر کوئی کہی کہ مجھی عبادت ظاہر ہونے سی کیا کام ہی
مین بندہ ہون طاعت میرا کام ہی خدا تعالی مالک ہی چاہے مخفی کرے چاہی ظاہر
کرے اور خلق کو کیا قدرت ہی جو انکو عبادت ظاہر ہونے سے کچہ حاصل ہو فقط
تب ساتوین طور سی مکر کرتا ہی اور کہتا ہی کہ اے انسان عمل کی تجکو کچہ حاجت نہین
ہی اگر تو نیک بخت ہی تو ترک کرنا عمل کا تجہی نقصان نکریگا اگر بدبخت ہی تو عمل فایدہ

نکریگا فقط اگر یون جواب دیجئی کہ مین بندہ ہون کام میرا فرمان برداری ہی اور
سعادت اور شقاوت سی غرض نہین ہی اگر بدبخت ہون توبھی عبادتکا محتاج ہون
کیونکہ مین اپنی کو ملامت نکرونگا کہ یہہ بدبختی میرے سبب سی ہوئے اور دوزخ مین
جانا فرمان برداری سے بہتر ہی آگ مین جالنے نافرمانی سی اور خوب جانتا ہون کہ
خدای تعالے طاعت کے سبب سی کسیکو عذاب نکریگا بلکہ ثواب کا وعدہ کیا ہی
وہ کریم ہی وعدہ خلاف نکریگا فقط توجیب اور دوسرے مکرون سی درپیش آتا ہی
اور ہر ایک عبادت اور نیکی کے کام مین مانند نماز اور روزہ اور زکات اور حج اور
خیرات و صلہ رحم و حسنات مین اسی طرح کے مکر ونسی درپیش آتا ہی اور انواع کے
غضبی اور خلل ولین ڈالتا اور ایمان سی پہرانے کے لئے اور مشرک بنانے کے لئے
بہت مکر اور کوشش بہت کرتا ہی اور نفس اماردکو بہی اپنا شریک کرکے کبھی لذتونکی
رغبت دلاتا ہی اور کبھی تکبر مین اور عداوتونمین ڈالتا ہی اور کبھی مفلسی سے
ڈرا کر طلب دنیا مین اور مال حرام مین گرفتار کرتا ہی مطلب اسکا یہی ہی کہ تمام
عبادتون سی اور نیکیون سے دور رکھی اور کفر اور گناہونمین گرفتار کرکے دوزخی
بناوے نیک بندونکو لازم ہی کہ اول اسکی مکر جو لکھی گئے ہین سو خوب پہچانے
اور اسکی برخلاف عمل کرے دویم متابعت شریعت کی اختیار کرے جو امر ہے
سو کرے اور جو منع ہی سو نکری اسمین کوئی شبہہ کو دخل نا دیوے سویم جو
جو کام واسطے دفع کرنے شیطان کے مذکور ہو چکے مانند متوجہ ہونے طرف

وسوسے اسکے اور کام کرنا برخلاف خواہش نفس امارہ کے اور برخلاف خواہش اسکی اور پناہ مانگتی رہنا خدا تعالے سے بدی سے اسکی اور اختیار کرنا دلمین خدا کے ذکر کو اور سونپنا اور توکل کرنا سب کام اوپر خدا کے اور ترک کرنا ہوا او غضب اور تکبر وغیرہ تمام بد صفتونکا سوافق مقدور کے اختیار کرے چوتھا احسان کی صفت اختیار کرے یعنی ایسا یقین رکھے کہ خدا حاضر ہی اور اپنی کو ہمیشہ دیکھتا رہتا ہی اور کوشش کرکے یہہ اعتقاد درست پر یقین رکھے اور شبہہ کو دخل ندیوی اور شریعت اور سنت نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم پر مستقیم رہی اور ذکر سے حق تعالی کے کبھی غافل نرہی اگر فضل و عنایت سے حق تعالی کی پیر کامل سے بیعت نصیب ہو تو دولت بیقیاس اور نور علی نور ہی نہین تو ایسی کامون پر مستقیم رہی اسمین امید ہی کہ حقتعالی شیطان اور نفس امارہ کے شر سے بچا دیسے اور دلکو ایسی روشنائی اور بینائی عنایت فرمادی کہ معرفت الہی کے دل پر تجلی کرے تب عظمت اور قدرت اور جلال اور جمال اور وسعت رحمت حقتعالی کی دل پر ظاہر ہوونیگی اور عجائب وجہان کے اور اسرار اور ملبہ درجے قرب کے اور بینہایت نعمتان حقتعالے کی کشف ہوونیگی اور وعدہ روز ازل کا دلکو ظاہر ہو کے دل عشق مین غرق اور بیخود رہیگا اور تن دنیا مین اور دل خدا کے قرب مین رہیگا اسوقت دلکو خدا کی معرفت کے نور سے ایسی بینائی اور قوت حاصل ہوگی کہ شیطانکے مکر اور نفس امارہ کے فریب بخوبی معاینہ کریگا اور قوت سے

ایمان کی منع کریگا اور نفس اور شیطان پر غالب رہیگا اور خدا کی عنایت سی بیفکر اور خوش رہیگا
اور جبکہ سالک کو لذت اور اُنس مشاہدات جمال حضرت اَلمیت کے حاصل ہوگی تو ہمیشہ اسی
لذت مین غرق رہیگا تمام نعمتان دونو جہان کی اس کے مقابلی مین مختصر دیکھیگا یہہ
نعمت بیقیاس فضل الہی پر موقوف ہی لاکن آدمی کو لازم ہی کہ بقدر مقدور محنت مین
قصور نکرے تاکہ ہمیشہ لشیمان اور غمگین نرہی حقتعالے اپنی پناہ مین رکھے اور یہہ
نعمت عظما ہمکو اور تمام مسلمانونکو نصیب فرماوے آمین **فصل چوتھی**
بیانمین احوال قبر کی فرمایا حقتعالے نی یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ وَیُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ
وَیَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ یعنے ثابت رکھتا ہی اللہ ایمان دارونکو سچے بات پر کہ وہ
بات کلمۂ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہی زندگانی مین دنیا کی
ف یعنی تمام عمر کسی بلا مین ایمان نہین چھوڑتے اور موت کے وقت ہی کلمہ کی
اعتقاد کی سات مرتے ہین فقط اور چھوڑ دیتا ہی اللہ ظالمون کو کہ انکو راستا کلمہ
کا کسی جای نہین ملتا ہی اور جو چاہتا ہی اللہ سو ہو کرتا ہی فقط اور روایت ہی
مشکات شریف مین براء ابن عازب رض سے کہ فرمائی حضرت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آتے ہین میت کے پاس قبر مین دو فرشتی پھر بٹھاتے ہین اسکو
اور کہتے ہین اسکو کون ہی رب تیرا تب وہ کہتا ہی کہ رب میرا اللہ ہی پھر کہتے ہین اسکو
کیا ہی دین تیرا وہ کہتا ہی دین میرا اسلام ہی پھر کہتے ہین اسکو کون ہی یہہ شخص

کہ بھیجا گیا تم مین تب وہ کہتا ہی کہ رسول ہین اللہ کے پھر کہتے ہین اسکو کسن چیز نے
معلوم کروایا تجکو تب وہ کہتا ہی کہ پڑھا مین نے کتاب اللہ کی پھر ایمان لایا مین نے
اسپر اور سچ جانا مین نے اسکو سو یہہ قول ہی اللہ کا ثابت رکھیگا اللہ ان لوگونکو کہ ایمان
لائے قول ثابت پر آخر آیت تک فرمائی پھر پکارتا ہی پکارنے والا آسمان سے کہ سچ کہا میرے
بندے نے سو بچھاؤ واسطے اسکے بچھونا بہشت کا اور پوشاک پہناؤ اسکو بہشت کا اور
کھول دو اسکے واسطے دروازہ بہشت کی طرف سے پھر کھولا جاتا ہی دروازہ پھر آتی
ہی اسکو ہوا اور خوشبو اسکی اور کشادہ کی جاتی ہی اسکی واسطے قبر مین اسکے
نگاہ کی درازی تک یعنے جہانتک اسکی نگاہ جاتی ہے وہانتک قبر کشادہ ہوتی
ہی پھر ذکر فرمائی حضرت صلعم نے کافر کی موت کا اور فرمائی پھر ڈالے جاتے ہی روح
کافر کی اسکے بدن مین اور آتی ہین اسکی پاس دو فرشتے پھر بٹھاتے ہین اسکو
پھر کہتے ہین کون ہی رب تیرا تب وہ کہتا ہی کہ ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پھر کہتی ہین اسکو کیا ہی
دین تیرا تب کہتا ہی ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پھر کہتی ہین کون ہی یہہ شخص جو بھیجا گیا تھا تم پاس تب
کہتا ہی ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پھر پکارتا ہی پکارنے والا آسمان سے کہ جھوٹ کہا سو بچھاؤ اسکی واسطے
بچھونا آگ سے اور پہناؤ اسکو پوشاک آگ سے اور کھول دو اسکے واسطے دروازہ
دوزخ کیطرف سے پھر آتی ہی اسکو گرمی اور لوہ اسکی اور تنگ کیجاتی ہی اسپر قبر اسکے
یہانتک کہ ادہر کی اودہر ہو جاتی ہین قبر مین پسلیان اسکی پھر مقرر کیا جاتا
ہے اسکی لیے فرشتہ اندھا اور بہرا اور ہوتا ہی اسکی پاس گرز لوہے کا اگر

مارے اس سے پہاڑ کو بیشک ہوجاوے خاک پھر مارتا ہے اسکو اس سے سخت مار کہ
چلاتا ہے بڑے زور سے سنتا ہے اسکو جو بیچ مین ہے مشرق اور مغرب کے سوائے
آدمی اور جن کے **ف** یعنی آدمی اور جن کو اسواسطے نہین سناتے ہین کہ جسمین
کارخانہ دنیا کے گذران کا موقوف نہوجاوے اور قبر کے عذاب کو نہ دیکھے تک ایمان لانا چاہئے
سو یہہ بات بھی باقی نہین رہی کہ فقط پھر ہوجاتا ہے اسکا بدن خاک پھر ڈالتے ہین اسمین
روح کو **ف** یعنی اسیطرح بار بار مارتے اور جلاتے عذاب دیتے رہتے ہین اور روایت ہے ابن عمر
سے کہا کہ جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فارغ ہوتے دفن سے میت کے
تو کھڑے ہوتے اسکی قبر کے پاس اور فرماتے گناہ بخشواو اپنے بھائی کا پھر مانگو اسکے لیے
ثابت رہنا کیونکہ وہ بیشک اسوقت پوچھا جاتا ہے اور فرمائے کہ بیشک ننانوے کئے جاتے
ہین کافر کی قبر مین ننانوے اژدہے کاٹتے ہین اور ڈستے ہین اسکو جب تک کہ ہو
قیامت اگر کوئی اژدہا اسمین سے پھونکاری مارے زمین مین تو نہ اگاوے زمین سبزہ
روایت ہین یہہ احادیث مشکات شریف مین **فصل پانچوین** بیان مین
بچنے کی گمراہی سے بدعتون کے اور مضبوط پکڑنے احکام کتاب اللہ کے اور سنت
حضرت رسول اللہ کی فرمایا حق تعالی نے مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا
نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ یعنی جو حکم فرمایا تمکو رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم سو اسپر عمل کرو اور جس کام سے منع فرمایا تمکو سو پرہیز کرو اس سے اور ڈرو
اللہ سے **ف** یعنی نافرمانی رسول صلعم کی ہرگز مت کرو اور فرمایا وَهٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا

فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

یعنے جو قرآن شریف مین مذکور ہی سو وہ میرا رستا ہی سیدھا **ف** یعنی بیشک یہ راہ
بہشت کو اور رحمت بی نہایت کو پہونچاتی ہی فقط پھر تم پیروی اسکی کرو اور مت کرو
پیروی دوسرے راستون کی پھر وہ راستے مختلف جدا کر دینگے تمکو حق کی راہ سی یہہ
کتاب اللہ کی پیروی کرنیکے وصیت فرمایا ہی تمکو حق تعالے شاید کہ تم بچو گمراہی سی فقط
اور روایت ہی کتاب مشکات شریف مین کہ فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے بعد حمد اور صلوات کی تحقیق بہترین باتون کی کتاب اللہ کی ہی اور بہترین
راہون مین راہ محمد کی ہی اور بدترین کامون کا وہ کام ہی کہ نئی سر نکالا گیا ہو دین مین
اور جو بدعت ہی گمراہی ہی اور روایت ہی کہ آے تین شخص ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس پوچھتے ہوے حال عبادت نبی صلعم کا پھر جبکہ سنی تو گویا کہ کم جانا اسکو اور کہی
ہم برابر نہین ہین نبی صلعم کے بخشا خدا نے انکی اگلی اور پچھلی گناہ کو پھر کہا ایک نے میں
نماز کیا کرونگا تمام شب ہمیشہ اور کہا دوسرا کہ مین روزہ رکھا کرونگا ہمیشہ اور کہا تیسرا
کہ مین الگ رہونگا عورتون سے ہمیشہ اور نکاح نکرونگا پھر آئی نبی صلعم انکی پاس اور فرمائے
کہ تمہی نے کہی تھی ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم اللہ کی مین تم سے زیادہ ڈر رکھتا ہون
اللہ کا اور تم سے زیادہ پرہیزگار ہون پر مین روزہ بہی رکھتا ہون اور افطار بہی کرتا ہون اور رونے
بہی رکھتا ہون اور سوتا بہی ہون اور نکاح بہی کرتا ہون عورتون سے سو جسنے منہ موڑا میرے طریقے سے وہ نہین
مجھ سے نہین ہے اور فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہین مومن ہوتا کوئی تم مین یہانتک

کہ خواہش اسکی تابع اس چیز کے ہوکہ لایا ہون مین اسکو **ف** یعنی قرآن اور حدیث شریف
فقط اور فرمائی کہ بیشک اویگا میری امت پر جیسا کہ آیا ہی بنی اسرائیل پر موافق اور ٹھیک
ٹھیک یہانتک کہ تھا بنی اسرائیل مین سے کوئی شخص کہ آیا اپنی ماں پاس کھلا کھلے بیشک
ہوگا میری امت مین وہ شخص کہ کریگا یہ فعل بد اور تحقیق بنی اسرائیل ہوئے
متفرق بہتر مذہب پر اور متفرق ہوگی امت میری تہتر مذہب پر وہ سب دوزخ مین
مگر ایک مذہب والا عرض کی صحابہ نے کون ہی وہ ایک مذہب یارسول اللہ فرمائی وہ
راہ جسپر مین ہون اور میرے اصحاب اور تحقیق نکلینگے میرے امت مین کتنی قوم اثر
کریگا انمین خواہشان نفسانی جیسا کہ اثر کرتا ہی زہر دیوانی کتے کا کتے کے کاٹی ہوئی کو فقط او
فرمائی کہ بیشک اللہ نہین جمع کریگا امت محمد کو گمراہی پر اور ہاتھ اللہ کا جماعت پر ہی اور جو
شخص جدا ہوا جماعت سی جا پڑا آگ مین اور فرمائی جسنی کھایا حلال اور عمل کیا سوافق سنت
کے اور امن مین رہی لوگ اسکی شرارت سی داخل ہوگا بہشت مین اور فرمائی نازل
ہوا قرآن پانچ طرح پر حلال اور حرام اور محکم اور متشابہ اور مثالین پھر حلال کو جانو حلال کو اور حرام جانو حرام
کو اور عمل کرو محکم پر اور ایمان لاؤ متشابہ پر اور عبرت پکڑو ساتھ مثالون کے اور فرمائی تحقیق
شیطان بھیڑیا ہی آدمی کا مانند بھیڑئی بکری کی لیتا ہی منہ سی پھولی ہوئی بکری کو
اور دور ہونی والی کو اور کنارے والی کو سو بچو تم دو پھاڑ کے بیچ کی راہ سے اور لازم پکڑو
جماعت کو جس راہ پر بہت لوگ ہون اور فرمائی چھوڑا ہون مین دو چیزین تم مین
کہ ہرگز گمراہ نہوگے جب تک کہ پکڑے رہوگے ان دونو کو وہ کیا ہی کتاب اللہ کی اور سنت

اسکی رسول کی اور فرمائی جسنی پیروی کیا کتاب اللہ کی نہین گمراہ ہوگا دنیا مین اور نہ بدبخت
ہوگا آخرت مین پھر پڑہی حضرت نے یہہ آیت فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَ
لَا یَشْقٰی یعنے جسنی پیروی کیا میرے ہدایت کی پھر نہ گمراہ ہوگا اور نہ بدبخت ہوگا اور فرمائے
کہ شرع کے حکم تین طرح کے ہین ایک حکم وہ ہی کہ ظاہر ہی راہ پہ ہونا اسکا پھر پیروی کر تو اسکے
اور ایک حکم ظاہر ہی گمراہی اسکی پھر بچ تو اس سی اور ایک حکم ہی کہ اختلاف کیا گیا ہے
اسمین پھر سونپ اسکو اللہ عز و جل کیطرف فقط اور فرمائی جسنی تعظیم کری بدعت والی کی
پھر تحقیق کہ ان سنے مدد کیا گرانے پر اسلام کی فقط اور فرمائی کہ جسنے دلیل پکڑا اپنے
سنت پہ میری امت کی بگڑنے کے وقت مین تو اسکے واسطے ہی ثواب سو شہیدون کا اور فرمائے
انس رضا کو اگر قدرت رکھتا ہی تو کہ صبح کرے اور شام کرے اس حال مین کہ نہین ہی تیرے دلمین
کینہ کسی سے تو کر کہ یہہ ہی سنت میری اور جسنی دوست رکھا سنت میری سو دوست رکھا مجھکو اور جو دوست رکھا
مجھی وہ ہوگا میرے ساتھ بہشت مین اور فرمائی کہ خبردار ہو دیا گیا ہون مین قران اور مانند
اسکا اسکے ساتھ خبردار ہو قریب ہی کہ ایک شخص بیٹھ پھر اپنی چھپر کھٹ پر پڑا ہوا کہیگا
اختیار کرو تم اس قرآن کو اور جو پاؤ قرآن مین حلال سو حلال جانو اسکو اور جو پاؤ قرآن مین
حرام سو حرام جانو اسکو اور بیشک جو چیز کہ حرام کیا محمد رسول اللہ کا مانند اس چیز کے ہی
کہ حرام کیا اللہ نے سن رکھو نہین حلال ہی تمہارے واسطے گدھا بستی اور نہ نیش دندان
والا درندہ جانورون مین سے ف جیسا کہ باگ اور چیتا اور ریچ وغیرہ فقط اور پڑا ہوا
مال ذمی کا مگر یہہ کہ بے پروا ہو وہ اس سے مالک اور جو شخص کہ مہمان ہو کسی قوم کا پھر لازم ہی

پھر لازم ہی کہ معافی کرین انکی پھر اگر معافی نکرین اسکی تو پھر اسکو پہونچتا ہی کرے لئے انسے بقدر معافی اپنی
اور فرمائے جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سے بالشت بھر پھر تحقیق نکالا ان نے
حلقہ اسلام کا اپنی گردن سے اور فرمائے جسنے کہ بلایا سیدھی راہ کیطرف ہوگا
اس کے لئے ثواب مانند ان لوگون کے کہ پیروی کیا اسکے نہین کم کرتا یہہ ثواب بلنا
ان کے ثواب ہین سے کچھ اور جسنے بلایا گمراہی کیطرف ہوگا اسپر گناہ مانند گناہ ان
لوگون کے کہ پیروی کرے اسکی نہین کم کرتا یہہ گنہگار ہونا انکی گناہ مین سے کچھ اور
روایت ہی حضرت عایشہ رضہ سے کہ پڑہی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے یہہ آیت وَهُوَ الَّذِيٓ أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَٰبَ مِنْهُ ءَايَٰتٌ مُّحْكَمَٰتٌ
هُنَّ أُمُّ الْكِتَٰبِ وَأُخَرُ مُتَشَٰبِهَٰتٌ تا آخر آیہ أُولُوا الْأَلْبَٰبِ یعنے وہ اللہ ایسا ہی جو اتارا
تجہ پر قرآن کو اسکی بعضی آیتین محکم ہین ف یعنے ایک ہی معنے رکھتے ہین فقط
سو وہ آیتین اصل قرآن کی ہین اور دوسری آیتین متشابہ ہین ف یعنے
دو تین معنے ہو سکتے ہین فقط سو جنکی دل پھرے ہوئے ہین ف یعنی گمراہ
ہین فقط سو وہ ڈہونڈتے ہین انکی ڈہب والے آیتون سے تماشا گمراہی کا
اور تلاش کرتے ہین انکی کل بٹھانے کو اور انکی کل کوئے نہین جانتا سوائے اللہ کے
اور جو مضبوط ایمان والے ہین سو وہ کہتے ہین اسپر ہم ایمان لائے سب کچھ ہمارے رب
کیطرف سے ہی اور سمجھائی تو وہی سمجھتے ہین جنکو عقل ہی فقط کہی حضرت عایشہ رضہ
نے کہ پھر فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر جسوقت

دیکھی گی تو ان لوگوں کو کہ پیروی کرتے ہین اس چیز کی کہ متشابہ ہی قرآن سے پھر
وہ لوگ وہی ہین کہ نام رکھا انکا اللہ نے پھرے ہوئے دل کی سو بچو تم رہو ان سی فقط
اور فرمائی کہ ہون گے آخری زمانے مین دجالین جھوٹ کہنے والے لاوینگی تمہاری پاس
حدیثین کہ نہین سنا تمنے اور نہ تمہارے باپون نے سو تم بچو ان سی کہ نہ گمراہ کرین
تمکو اور نہ فتنے مین ڈالین تمکو اور روایت ہی کہ یہودی پڑہتی توریت کو عبرانی زبان مین
اور تفسیر کرتے اسکی عربی مین مسلمانون کیواسطے پھر فرمائی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے نہ سچا جانو اہل کتاب کو اور نہ جھٹلاؤ انکو اور کہو ایمان لائی ہم اللہ پر
اور جو چیز کہ اوتاری گئی ہماری طرف فقط اور فرمائی کہ نہین کوئی نبی کہ بھیجا اسکو اللہ نے
اسکی امت مین میرے پہلے مگر کہ تھی اسکی امت مین مددگار کہ لیتے تھے طریقہ
اسکا اور پیروی کرتے تھے اس کے حکم کے بعد اس کے حال یہ ہی کہ پیچھے پیدا ہوتے
ہین نا خلف کہتے ہین وہ چیز جو نہین کرتے اور کرتے ہین وہ چیز جو حکم نہین کیئے گئے
سو جو شخص کہ جہاد کرے انسے ساتھ ہاتھ کے پھر وہ مومن ہی اور جو شخص کہ جہاد کرے انسے ساتھ
زبان کے سو وہ مومن ہی اور جو شخص کہ جہاد کرے انسے ساتھ دل اپنے کے سو وہ مومن ہی اور نہین آگے
اسکے مرتبہ ایمان سے رائی کے دانے برابر اور فرمائے تحقیق دین سمٹ جائیگا حجاز کیطرف جیسا کہ
سمٹ جاتا ہی سانپ اپنی بل کیطرف اور بیشک جگہ پکڑیگا دین حجاز مین جیسا کہ
جگہ پکڑتی ہی بکری پہاڑ کی چوٹی پر تحقیق دین پیدا ہوا تھا غریب اور ہو جاویگا
جیسا کہ ابتدا مین تھا پھر خوش حالی ہو غربا کو اور غربا وہ ہین جو درست کرتی ہین

اس حدیث کو کہ بگاڑا لوگون نے میرے پیچھے میری سنت کو فقط اور فرمائی کہ نہین گمراہ
ہوئی کوئی قوم بعد ہدایت کے کہ تھے اسپر مگر کہ دئی گئے جھگڑا پھر پڑہی حضرت نے
یہہ آیت مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ یعنے نہین بیان کرتے
اسکو تیرے سے واسطے مگر جھگڑنے کے واسطے بلکہ وہ قوم جھگڑالو ہین فقط اور فرمائے
سختی نکرو اپنی جان پر **ف** یعنے شریعت کی عبادتون سے برخلاف سختی نکرو
فقط پھر سختی کریگا اللہ تم پر پھر تحقیق ایک قوم نے سختی کی اپنی جانون پر پھر سختی کیا
اللہ نے ان پر سو باقی رہی ہے وہ ان نصاری سے کہ اور یہود کی عبادت خانون مین
کہ انکی لئے اللہ نے فرمایا ہے وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا آخر آیت تک
یعنے دنیا کا چھوڑنا انہون نے نیا نکالا کہ ہمنے نہین لکھی تھی انپر پھر اسکے رعایت بھی نہ کی
نہین کی **فصل چھٹی** بیان مین علم کے فضایل کے جسکی سبب سے دونو جہان
کے عذابون سے نجات حاصل ہوتی ہے اور دونو جہان کی نعمتین اور بزرگیان
حاصل ہوتی ہین اور علم صفت حقتعالے کی ہے اسکے فضایل بیحساب اور بیقیاس
ہین اور فرمایا حق تعالے نے کہ گواہ ہوا اللہ اور ملائک اور علم والے لوگ اس بات
پر کہ نہین ہے کوئی معبود برحق وہی **ف** یعنے وہی اللہ جو سکت والا اور حکمت
والا ہے فقط اس آیت مین کیا بڑا مرتبہ علم والون کو ہے جو حقتعالے نے اپنی گواہی
اور اپنے فرشتون کی گواہی کے برابر عالمون کی گواہی کو معتبر فرمایا ہے اور اپنی ذات کے
مقدمی مین انکی گواہی معتبر فرمایا ہے اور فرمایا إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

یعنی تحقیق ڈرتے ہین اللہ سے اس کے پہچاننے والے بندونمین سے فقط یعنے
جتنا علم خدا کے پہچاننے کا زیادہ ہوتا ہی اتنا ہی بندیکو خدا کا خوف زیادہ ہوتا ہی فقط
اور کتاب مشکات شریف مین روایات ہین کہ فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے جو شخص کہ چلے ایک راہ مین کہ طلب کرتا ہو اسمین علم کو چلاتا ہی اللہ اسکو
بسبب اس کے ایک راہ بہشت کی راہون مین سے اور تحقیق فرشتے رکھتے ہین اپنے پر
واسطے رضامندی طالب علم کے اور استغفار کرتا ہی واسطے طالب علم کے جو آسمانونمین ہی اور جو کہ زمین مین ہی
اور مچھلیان پانی مین اور تحقیق فضیلت عالم کی عابد پر مانند بزرگی چودھوین رات کے
چاند کی ہی تمام تارون پر اور تحقیق عالم وارث پیغمبرون کے ہین اور تحقیق پیغمبرون
نے وارث نکیا کسیکو دینار کا اور نہ درہم کا اور سوای اسکے نہین ہی کہ ورثہ چھوڑے
ہین علم کا پھر جسنے لیا علم کو حاصل کیا حصہ پورا اور فرمائی کہ بزرگی عالم کی عابد پر
مانند میرے بزرگی کے ہی تمہارے ادنا پر اور فرمائی تحقیق اللہ اور اسکی فرشتے اور
آسمان والی اور زمین والے اور چیونٹیان اپنی بلون مین اور مچھلیان دعای خیر کرتی
ہین لوگون کو نیکی تعلیم کرنے والے پر فرمایا ہی کہ ایک فقیہ یعنے عالم سخت زیادہ ہے
شیطان پر ہزار عابد سے اور فرمائی طلب علم دین کے کرنا فرض ہی ہر مسلمان مرد پر
اور عورت پر اور رکھنے والا علم کا جسکو لیاقت نہین ہی مثل ہار پہنانے والے کی
ہی سور کی تئین موتیون کا اور سونیکا اور جواہر کا اور فرمائی جو شخص کہ نکلی علم کے
طلب مین پھر وہ اللہ کی راہ مین ہی جب تک کہ پھرے اور جو شخص کہ طلب کرے

علم کو ہوتا ہی کفارہ ان گناہون کا جو گذر گئی ہین اور فرمایا ئی کہ ہرگز پیٹ نہین بہرتا
مومن کا نیکی سے **ف** یعنی علم سے کہ سنتا ہی اسکو یہان تک کہ ہووے نہایت
اسکا بہشت اور فرمائی کہ جو شخص کہ پوچھا گیا علم سی کہ جانتا ہی اسکو پہر چھپایا اسکو لگام
دیا جاویگا قیامت کے دن اگ کے لگام سے اور فرمائی جو شخص کہ طلب کرے علم کو
اسواسطے کہ جھگڑا کرے علما سے یا شک مین ڈالے بیوقوفون کو یا پہیرے بسبب اسکے
مونہہ آدمیون کے اپنی طرف داخل کریگا اسکو اللہ آگ مین اور فرمائی جو شخص نے سیکہا علم کو اسطرح کا علم
کہ طلب کیجاتی ہی اس سے خوشی اللہ کے نہین سیکہا اسکو مگر اسواسطے کہ پہونچے بسبب اسکی دنیا کو تو نہ پاویگا
بو بہشت کی قیامت کے دن اور فرمائی کہ پہونچاؤ میری طرف سے اگرچہ ایک آیت ہو اور حدیث کہو
بنی اسرائیل سے اور نہین ہی گناہ اور جو شخص کہ جہوٹ بنادی مجہہ پر جان بوجہہ کر پہر چاہئے
کہ ڈہونڈے ٹہکانا اپنا آگ مین اور فرمائی کہ حسد نہین ہی مگر دو چیز مین ایک وہ شخص
کہ دیا اسکو اللہ مال اور توفیق خرچ کرنے کے حق کی راہ مین دوسرا وہ شخص کہ دیا
اللہ نے اسکو علم پہر وہ حکم کرتا ہی ساتھہ اس کے اور سکہلاتا ہی اوسکو اور فرمائی
کہ جسوقت مرتا ہی آدمی سو قوف ہوجاتا ہی اس سے عمل اسکا مگر تین عمل صدقہ جاریہ
یا علم کہ نفع لیا جاوے اس سی یا اولاد نیک کہ دعا کرین اس کے واسطے اور فرمائی
جو شخص کہ دور کرے مومن سی سختی کو دنیا کے سختیونمین سے دور کریگا اللہ اس سے
سختی کو سختیون مین سی قیامت کے دن کی اور جو شخص آسان کردیا تنگدست پر آسان
کریگا اللہ اسپر دنیا اور آخرت مین اور جسنی پردہ پوشی کی مسلمان کے پردہ پوشی

کریگا اللہ اسکی دنیا اور آخرت مین اور اللہ مدد مین ہی بندے کے جب تک کہ بندہ مدد مین
ہی اپنے بھائی کی اور جو شخص کہ چلے ایک راہ کہ ڈھونڈتا ہی اس سے علم کو آسان کریگا
اللہ اس کے واسطے بسبب اس کی راہ بہشت کی اور نہین جمع ہوتی کوئی قوم کسی
گھر مین اللہ کے گھرون مین سے کہ پڑہین کتاب اللہ کو اور بیان کرین اسکی معنے آپس مین
مگر اترتی ہی ان پر تسکین اور ڈھانکتی ہی انکو رحمت اور گھیرتے ہین انکو فرشتے اور ذکر
کرتا ہی انکا اللہ ان لوگون مین جو نزدیک اسکے ہین اور جو شخص کہ تاخیر کرے اس کے
واسطے اسکی عمل نہ جلدی کریگا اس کے واسطے نسب اسکا اور فرمائی جو شخص
کہ یاد کرے میری امت کے فایدے کیواسطے چالیس حدیث امت کی دین کے کام مین
سے اوٹھاویگا اسکو اللہ فقیہ **ف** یعنے عالم دین کا بناکر فقط اور ہونگا مین اس کے
لئے قیامت کی دن شفاعت کرنے والا اور گواہ اور فرمائی کہ جو شخص کہ کرے اپنے
تمام مقصدون کو ایک ہی مقصد **ف** یعنے مقصد آخرت کا فقط تو کفایت
کرے اسکو اللہ مقصد اسکی دنیا کا اور جو کہ پریشان کرے اسکو مقصدین احوال دنیا
کی نہین پروا رکھتا اللہ کہ کسی جنگل مین دنیا کی ہلاک ہووے وہ شخص اور فرمائی کہ
بدترین لوگون مین اللہ کے نزدیک مرتبے مین قیامت کی دن وہ عالم ہی کہ نفع
لیا اپنے علم سے **ف** یعنی دنیا کا مال پیدا کیا فقط اور فرمائی کہ جو شخص کہ آوے
اسکو موت اور وہ طلب کرتا ہوا علم کو تاکہ زندہ کرے ساتھ اس کے اسلام کو
پھر درمیان اسکے اور درمیان نبیون کے ایک درجے کا فرق ہی بہشت مین اور

فرمائی کہ سیکھو تم علم اور سکھلاؤ لوگون کو اور سیکھو تم فرایض کو اور سکھلاو اسکو
لوگون کو سیکھو تم قرآن کو اور سکھلاؤ اسکو لوگونکو پہر تحقیق مین ایک شخص ہون کہ
وفات دیا جاونگا اور علم قریب ہی کہ لے لیا جاویگا اور ظاہر ہونگی فتنے یہان تک کہ اختلاف
کرینگی دو شخص حکم فرض مین نہ پاوینگی کسیکو کہ فیصلہ کرے دونون کے درمیان اور
فرمائی کہ مثل علم کی کہ نہ نفع لیا جاوے اس سے مانند خزانے کے ہی کہ نہ خرچ کیا جاوے
اسمین سے اللہ کی راہ مین اور فرمائی کہ نہین خون کیا جاتا کوئی شخص ظلم سے مگر کہ ہوتا ہی آدم کے پہلے
بیٹے پر حصہ اسکی خون مین سے اسواسطے کہ اسنے پہلے طریقہ نکالا قتل کرنیکا اور فرمایا کہ جو شخص کہ کہی قرآن
اپنی عقل سے یا بغیر علم کے پہر چاہئی کہ ڈہونڈے ٹھکانا اپنا دوزخ میں اور فرمایا کہ جسنی کہا قرآن مین
اپنی عقل سے پہر اچہا کہا تو بیشک اسنے خطا کیا اور فرمائی کہ جہگڑنا قرآن مین کفر ہی اور فرمائی کہ بیشک
ہلاک ہوئی وہ قوم کہ تہی تمہارے پہلے مگر اسی سبب سے کہ مارتی کتاب اللہ کی ایک آیت کو دوسری آیت پر
یعنی ایک مقام کی آیت پڑہی پہر دوسری مقام کی آیت پڑہی اور کہی کہ اس آیت
سے یہہ آیت خلاف پڑتی ہی فقط اور سوای اسکی نہین ہی کہ نازل ہوئی کتاب اللہ
کی سچای کرتی ہی بعضی اسکی بعضی کو **ف** یعنے ایک آیت دوسری آیت کو
سچا کرتی ہی فقط پہر جہوٹ نکرو بعضی اس کے کو بعضی سے اور جو جانو اسمین
سے لوکہو اور جو نہ جانو سو سونپو اسکو اسکی عالم کیطرف اور فرمائی کہ جو شخص کہ
راہ دکہلاوی نیکی کی پہر اس کے واسطے ہی ثواب اس نیکی کرنے والی کا اور
فرمائی کہ نازل کیا گیا قرآن سات لغت پہر واسطے ہر آیت کے اسمین ظاہر ہے

اور باطن ہی عاور واسطے ہرایک حد ظاہر اور باطن کے مقام بلند ہی اور فرمائی کہ علم
تین ہین ایک آیت محکم یا سنت جسکی سند ثابت ہی یا فرض جو مثل کتاب اور سنت
کے ہی اور جو چیز کہ سوا ہی اس کے ہی بیہودہ بیفایدہ ہی اور فرمائی کہ کتنے لوگ میری
امت مین سے فقیہ ہونگے دین مین پڑہین گے قرآن اور کہین گے کہ جاوین ہم پاس
سردارون کے پہر لین ہم انکی دنیا مین سے اور گوشہ لین ہم ان سی اپنا دین لئے ہوے
اور نہین ہوتا یہہ جیسا کہ نہین چنا جاتا درخت قتادہ سے مگر کانٹا اسی طرح نہین
حاصل ہوتا ہی امیرون کے نزدیکی سے مگر گناہ اور فرمائی کہ قیامت کے دن مین
پہلے لاوینگے ایک شہید کو تب کہیگا اسکو اللہ تعالے کیا عمل کیا تونے میری نعمتون کے
شکر مین تب وہ کہیگا کہ لڑا مین یہان تک کہ شہید ہوگیا مین فرماویگا حق تعالے
جھوٹ بولا تونے لڑائی کیا اسواسطے کہ کہا جاوے کہ شجاع ہی سو تحقیق کہا گیا تو پہر
حکم کیا جاویگا اسکو پہر کھینچا جاویگا اپنی موںہہ کے بل یہان تک کہ ڈالا جاویگا آگ مین
پہر لاوینگے ایک عالم کو پہر فرماویگا اللہ تعالے کیا عمل کیا تونے میری نعمتون کے شکر
مین کہیگا وہ کہ سیکہا مین نے علم کو اور سکہلایا اسکو اور پڑہا مین نے قرآن کو فرماویگا حق تعالے
جھوٹ بولا تونے لاکن سیکہا تونے علم کو تا کہ کہا جاوے کہ تو عالم ہی پہر حکم کیا جاویگا پہر کہینچا جاویگا
موںہہ کے بل یہان تک کہ ڈالا جاویگا آگ مین پہر لاوینگے ایک تونگر کو پہر فرماویگا اسکو اللہ
کیا عمل کیا تونے میری نعمتون کے شکر مین تب کہیگا کہ نہین چھوڑا مین نے کوئی راہ
کہ دوست رکہتا ہی تو کہ خرچ کیا جاوی اسمین مگر کہ خرچ کیا مین نے اسمین تیرے

واسطے فرماویگا اللہ تعالی جھوٹھ بولا تو لیکن خرچ کیا تو نے تاکہ کہا جاوے کہ وہ سخی ہو سو تحقیق کہا گیا تو پھر حکم کیا جاویگا پھر کھینچا جاویگا مونھہ کے بل یہانتک کہ ڈالا جاویگا آگ مین

باب تیسرا

کتاب ہے میراث جنت کے بیان مین فضائل اور صفت طہارت کے ملا ہوا اوپر آٹھہ فصل کے فرمایا حق تعالی نے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ یعنے کہ مین دوست رکھتا ہون توبہ کرنے والون کو اور دوست رکھتا ہون طہارت کرنے والون کو اور فرمائے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دین اسلام کی بنیاد طہارت پر ہی **ف** یعنے سوائے طہارت کے اسلام حاصل نہین ہوتا ہی اور فرمائے کہ طہارت آدھا ایمان ہی اور فرمائے کہ طہارت سے عبادتین مقبول ہوتی ہین اور گناہ صغیرہ معاف ہوتے ہین اور نامۂ اعمال مین نیکیان لکھی جاتی ہین اور مرتبون کے درجے بلند ہوتے ہین اور حق تعالی بہشت عطا فرماتا ہی اور قیامت مین چہرے اور ہاتھہ اور پاؤن ایسے منور ہوتے ہین کہ تمام عالم پہچانتے ہین اور بزرگیان طہارت کی بہت ہین بعضے انمین سے لکھے جاتے ہین۔

فصل اوّل بیان مین درجات طہارت کے اور فضایل اسکے جاننا چاہیے

کہ طہارت کے چار طبقے ہین اول طبقہ پاک کرنا دل کا ہی ماسوائے اللہ سے تاکہ دل کو سوائے اللہ کے دونو جہان کے خواہش مرہے اور سوائے اللہ کے کسی چیز مین مشغول نرہیے اور کوئی نعمت اور کوئی مرتبہ دنیا کا اور آخرت کا ہرگز خواہش نرکھے سوائے

ذات پاک اللہ کے یہہ درجہ ایمان صدیقون کا ہی اور یہہ طہارت آدھا جزو اس ایمان کا ہی
دوم طبقہ پاک کرنا دل کا ہی بدصفاتون سے مانند حب دنیا اور مال و جاہ کے اور خواہشات
نفسانی فرج و شکم وغیرہ کے اور تکبر اور غضب اور حسد اور غفلت وغیرہ کے تا کہ دل کو
حاصل ہو زہد اور تقوی اور توکل اور قناعت اور صبر اور شکر اور خوف اور رجا
اور صدق اور اخلاص اور رضا اور محبت الٰہی کے یہہ درجہ ایمان متقیون کا ہی اور یہہ طہارت
آدھا جزو اسکا ہی طبقہ سوم پاک کرنا تن کا ہی گناہون سے مانند جھوٹ اور غیبت اور
حرام خواری اور خیانت اور بدکاری وغیرہ سے تا کہ آراستہ ہووے دل ساتھ فرمانبرداری
حق تعالیٰ کے یہہ درجہ ایمان پرہیزگارون کا ہی اور یہہ طہارت آدھا جزو اسکا ہی طبقہ
چہارم پاک کرنا ہی تن کو اور جامے کو پلیدیون سے تا کہ آراستہ ہووے بدن واسطے
ارکان نماز کے یہہ درجہ ایمان مسلمانون کا ہی کہ فرق مسلمان اور کافرین بیچ معاملے
کے یہی نماز ہی اور یہہ پاکی بھی آدھا جزو اسکا ہی اور جاننا چاہیئے کہ فضائل طہارت
کے بہت ہین بعضے انھین سے روایات سے مشکوٰۃ شریف کے یہہ ہین کہ فرماے
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ نہین کوئی مسلمان کہ وضو کرے پھر
اچھی طرح کرے وضو پھر کھڑا ہو اور نماز پڑھے دو رکعت متوجہ ہو کر اپنے دل سے
اور مونہہ سے ف یعنی اللہ کی طرف متوجہ رہے فقط مگر کہ واجب ہوتی ہی اسکے واسطے بہشت
اور فرمائے کہ نہین کوئی تم مین سے کہ وضو کرے پھر تمام کرے وضو کو پھر کہا

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ یعنے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود برحق سواے
اللہ کے کہ وہ اکیلا ہی اسکا کوئی شریک نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اسکے بندے
ہین اور اسکے رسول ہین فقط مگر کہ کھولے جاتے ہین اسکے لیئے دروازے آٹھون بہشت
کے کہ داخل ہو جس دروازے سے کہ چاہے اور فرماے کہ کیا نہ بتاؤن تم کو وہ
چیز کہ دور کرے اللہ بسبب اسکے گناہین اور بلند کرے درجے وہ پورا کرنا ہی وضو کا
بیچ وقت تکلیف کے ف یعنے بیچ وقت سخت جاڑے کے اور محنت او ناتوانی
کے فقط اور چلنا مسجدون کی طرف اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کے ف یعنی
ہر ایک وقت کی نماز کے واسطے مسجد مین جانا اور جماعت سے ادا کرنا اور بعد
ایک نماز کے دوسری نماز کے انتظار کرتے ہوے مسجد مین رہنا فقط یہ ہی
سرحد اسلام کا اور فرماے جو شخص کہ وضو کرے پھر اچھی طرح سے کرے وضو نکلتے ہین گناہین
اسکے بدن سے یہان تک کہ نکلتے ہین نیچے سے اسکے ناخنون کے اور فرماے جس وقت
کہ وضو کرتا ہی بندہ مسلمان پھر دھوتا ہی مونہہ اپنا نکلتا ہی اسکے مونہہ سے جو گناہ
کہ دیکھا تھا اسکو اپنی آنکھون سے پانی کے ساتھ اور جب دھوتا ہی دونو ہاتھ
نکلتا ہی اسکے ہاتھون سے جو گناہ کہ پکڑا تھا اسکو اسکے ہاتھون نے پانی کے ساتھ
اور جب دھوتا ہی دونون پاؤن کو نکلتا ہی جو گناہ کہ چلے تھے اسکی طرف پاؤن اسکے
پانی کے ساتھ یہانتک کہ نکل آتا ہی گناہون سے جبتک کہ نہ کیا ہو بڑا گناہ اور ہمیشہ ایسا ہی
ہوتا رہتا ہی اور فرماے جو شخص کہ وضو کرے پھر نکھی جاتی ہین اس کے لیئے

دس نیکیان اور فرمائے کہ پاک رہنا آدھا ایمان ہی اور الحمد للہ کہنا بھر دیتا ہی ترازو کو
اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونو کہنا بھر دیتے ہین اس چیز کو کہ درمیان آسمانون اور
زمینون کے ہین اور نماز نور ہی اور صدقہ دلیل ہی اور صبر کرنا روشنی ہی اور قرآن دلیل
ہی تیرے واسطے یا تیرے اوپر **ف** یعنے اگر تو اسپر عمل کرے تو بہشت مین لیجاویگا
اگر عمل برخلاف کریگا تو تو دوزخی ہوگا فقط اور فرمائے ہر شخص کہ صبح کرتا ہی پھر بیچنے
والا ہی اپنی جان کو پھر آزاد کرنے والا ہی اپنی جان کو یا ہلاک کرنے والا ہی اسکو **ف**
یعنے اگر بندگی بجالایا تو عذاب سے آزاد ہوا نہین تو ہلاک ہوا فقط **انتباہ** طہارت
تین قسم پر ہی اول طہارت حدث اور جنابت سے دوم نجاستون سے سوم افزونی
بدن سے **فصل دوم** بیان مین وضو کے **مسئلہ** وضو کے فرض منہہ
دھونا ماتھے سے ٹھڈی کے نیچے تک اور کان کی لو سے دوسرے کان کی
لو تک اور دونو ہاتھہ دھونا کہنیون تک اور چوتھائی سر کا مسح کرنا اور دونو پیر
ٹخنون تک دھونا اور جبکہ ڈاڑھی گنجان ہو تو ڈاڑھی کی چوتھائی کو بھی مسح کرنا
چاہیے **مسئلہ** وضو کی سنت بارہ ہین اول شروع مین بسم اللہ الرحمن الرحیم
بولنا پھر دونون ہاتھہ دھونا پہونچے تک اور ہر عضو کو تین تین بار دھونا
اور مسواک کرنا اور کلی کرنا اور ناک مین پانی لینا اور ڈاڑھی اور ہاتھہ اور پاؤن کی
انگلیان کا خلال کرنا اور شروع مین نیت وضو کی کرنا اور تمام سر کو ایک مرتبہ
مسح کرنا اور دونو کانون کو سر کے بچے ہوے پانی سے مسح کرنا اور ترتیب وضو کی

یہہ مذہب امام اعظم رح کا ہی اور امام شافعی رح کے مذہب مین تمام سر کا مسح تین بار نئے
پانی سے کرتے ہین اور کانون کا مسح بہی جدا پانی سے کرتے ہین لاکن حنفی
مذہب مین یہہ دونو کام کو مستحب جانتے ہین سنت نہین جانتے مسئلہ وضو کے
مستحب دو ہین اول سیدہی جانب سے دہونا شروع کرنا دوم گردن کا مسح کرنا

بیان ترتیب وضو کا ساتہہ دعاؤن کے جن کا ثواب بہت ہی

فرماے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بزرگی رکہتی ہی وہ نماز جس کے واسطے
مسواک کیجاوے اوس نماز پر کہ نہین مسواک کری جاتی اوسکے واسطے ستر درجہ
اور مسواک کرنے کی فضیلتین اور تاکیدین حدیثون مین بہت ہین سو چاہیے کہ جب وضو
کرے مسواک کرے اور سیدہی جانب سے شروع کرے اور پانی کا برتن بائین
جانب رکھے اور منہہ قبلہ کی طرف کرے اور کہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ اور
سیدہے ہاتہہ مین پانی لیوے اور تین بار ہاتہہ دہووے اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَّلَمْ يَجْعَلْهُ نَجِسًا اور نیت کرے یعنی دلمین کہے کہ وضو
کرتا ہون مین واسطے دور ہونے حدث کے اور واسطے مباح ہونے نماز کے فقط
اور اسی نیت پر ثابت رہے یعنی ارادہ بدن کے خشک کرنیکا اور منہہ کو صاف کرنیکا نکرے
بعد تین مرتبہ منہہ مین پانی لیوے اور حلق تک پہونچاوے اگر روزہ دار ہو تو حلق تک
نہ پہونچاوے اور کہے اَللّٰهُمَّ لَقِّنِيْ حُجَّتِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ وَاَطْلِقْ لِسَانِيْ

بِذِکْرِكَ بعد تین مرتبہ ناک مین پانی لیوے اور کہے اَللّٰھُمَّ لَا تُحَرِّمْ عَلَیَّ رِیْحَ
الْجَنَّةِ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَشَمُّ رِیْحَهَا وَ رَوْحَهَا وَ طِیْبَهَا بعد تین بار منہہ دہووے پیشانی کے
بالونکے نیچے سے ٹھڈی تک سیدہے کان کی لو سے بائین کان کی لو تک
اور ہر ایک بال کی جڑ مین پانی پہونچاوے اور جب کہ داڑہی کے بال بہت ہوویں تو پانی داڑہی
پر ڈالے اور انگلیونسے بالونکی جڑ مین پہونچاوے اور آنکہونسے سرمہ کا اثر اور میل وغیرہ
پاک کرے بعد سیدہا ہاتہہ تین بار دہووے کہنی تک اور کہے اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ
بِیَمِیْنِیْ وَالْخُلْدَ فِی الْجِنَانِ بِیَسَارِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا بعد بایان
ہاتہہ دہووے تین بار اور اگر انگوٹہی ہو تو حرکت دیوے کہ پانی اسکے نیچے پہونچے اور کہے
اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ مُقَطَّعَاتِ النِّیْرَانِ بعد دونو ہاتہہ تر کرے اور پیشانی کے بالونکی جاے سے
سر کے پیچہے گدی تک کہینچے اور پہر وہانسے پلٹا کر دونو ہاتہہ پیشانی تک لاوے کہ
تمام سر کے بالونپر ہاتہہ پہرے اور تری پہونچے ایک مرتبہ بس ہے لاکن امام شافعی کے مذہب
مین تین بار تین پانی سے سر کا مسح کرتے ہین اور کہے کہ اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِكَ
وَبَرَکَاتِكَ وَعَفْوِكَ بعد دونو کانونکا مسح کرے اور کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ
مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اور امام شافعی کے مذہب مین تین بار
کانون کا مسح کرتے ہین بعد گردن کو مسح کرے اور کہے اَللّٰھُمَّ فُكَّ رَقَبَتِیْ
مِنَ النَّارِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ بعد سیدہا پانون تین بار

دہووے ٹخنون تک اور پانون کی اونگلیون کو خلال کرے بائین ہاتھ کی انگلی سے
خلال کرے پاون کے نیچے کی طرف سے اور سیدہے پاونکی چھوٹی اونگلی سے خلال
کرنا شروع کرے اور بائین پاون کی چھوٹی اونگلی پر ختم کرے اور کہے اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ
قَدَمِي عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْأَقْدَامُ وَاجْعَلْ سَعْيِي فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي
اور جب کہ فارغ ہووے تو کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ
وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ وَاجْعَلْنِي مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ
اور چاہیے کہ معنی یہہ دعاؤن کے معلوم کرے اور سیکہے کہ فرماے حضرت نے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی طہارت کرے اور خدا کا ذکر کرے تو تمام اندام اوسکے
پاک ہوتے ہین تمام گناہون سے اور خطاؤن سے جو کیا ہی اور نہین تو سواے اس
جاے کے جو پانی وہان پہونچا یا ہی پاک نہین ہوتا ہی فقط اور چاہیے کہ واسطے
ہر ایک نماز کے طہارت تازہ کیا کرے اگرچہ حدث نہ کیا ہو کہ حدیث ہی جو کوئی
کہ طہارتکو تازہ کرے حق تعالی اوسکے ایمان کو تازہ کرتا ہی فقط اور جب طہارت
تمام کیا تو جانے کہ یہہ خلق کے نظارہ کی جاے ہی جو پاک کیا اور حق تعالی کے
نظارہ کی جاے دل ہی جب اوسکو ساتہہ توبہ کے اخلاق ناپسند سے پاک کیا
تو مثل اوسکی مانند اوسکے ہی جو بادشاہ کو مہمان کیا اور دروازہ مکان کا پاک کیا
اور جاے تخت بادشاہ کی پلید رکہا انتباہ چہہ چیز وضو مین مکروہ ہی بات کرنا

اور ہاتھ جہاڑنا اور ہاتھہ منہہ پر مارنا اور آفتاب سے گرم ہوے پانی سے وضو کرنا اور بہت پانی گرانا اور تین تین بار سے زیادہ دہونا **انتباہ** وضو کی توڑنیوالی یہہ چیزین ہین ناپاک چیز کا نکلنا وضو والے کے بدن سے دو رستون سے ہو یا سواے اسکے جیسے پیشاب اور پانخانہ اور ریاو نکلنا اور لہو اور پیپ ملا ہوا نکلنا اور مذی جو عورت سے ہنستے وقت پانی ذکر سے نکلتا ہی اور ودی جو بعد پیشاب کے سفید پانی نکلتا ہی اور پتھری یا کیڑا مقعد سے یا دنبل سے یا پہنسیون سے یا زخم سے نکلنا اور قی منہہ بہر کر ہونا پیپ ہو یا خون جما ہوا یا کہانا پانی اور سونا ٹیکا لگاے ہوے ایک چیز سے کہ اگر اوس چیز کو دور کرین سونیوالا گر پڑے اور بیہوشی اور دیوانگی اور مستی اور کہلکہلا کر ہنسنا نماز مین اسمین نماز بہی ٹوٹ جاتی ہی اور وضو بہی ٹوٹ جاتا ہی اور مباشرت فاحشہ کرنا یعنی مرد اور عورت کی شرمگاہ ہین ننگے ملجاوین فقط لاکن بلغم کی قی سے وضو نہین ٹوٹتا ہی **فصل سوم** بیان ہین غسل کے جاننا چاہیے کہ جو شروع مین طہارت کے فضایل کا بیان ہوا ہی سو غسل اور وضو اور تیمم اور طہارت بدن اور جامہ کو شامل ہی اور غسل کی فضیلت ظاہر ہی کہ وضو اور طہارت بدن بہی اسمین موجود ہی **مسئلہ** غسل کے فرایض منہہ مین اور ناک مین پانی لینا اور اپنے تمام بدن پر جاری کرنا اور اگر مرد کے سر مین بال ہون تو بال کھولنا اور دھونا اور جڑون مین پانی پہونچانا بہی فرض ہی اگر عورت کے چوٹی ہو تو کہولنا ضرور نہین لیکن بال کو تر کرنا اور جڑ مین پانی پہونچانا فرض ہی بموجب آیتہ کے نگاہ رکہنا اور نگتا تار دہونا

اور نیت غسل کی کرنا فرض ہی یعنے اگر جنابت کا غسل ہی تو نیت کرے کہ مین جنابت کا
غسل کرتا ہون واسطے دور ہونے نجاست کے اور مباح ہونے نماز کے اور اگر حیض کا
یا نفاس وغیرہ کا غسل ہی تو جس چیز کا غسل ہو اسکی نیت کرے **مسئلہ** سنت
غسل کی یہہ ہین کہ اول بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی اور تین بار دونو ہاتھ دہوے
اور جہان کہ بدن مین پلیدی ہو دہوے بعد وضو کرے جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا
ہی لیکن پاؤن دہونے مین صبر کرے تاکہ غسل سی فارغ ہووی اور تین بار پانی
سر پر اور تین بار سیدہی طرف اور تین بار بائین طرف ڈالے اور یہان تک کہ ہاتھ
پہونچے ملے اور دہووے اور جو جائے کہ پانی نہ پہنچ سکے وہان جہد کرکے پانی
پہونچاوے اور ہاتھ شرمگاہ سی بچاوے **مسئلہ** غسل کرنا واجب ہوتا ہی
سبب سے نکلنے کودتی ہوئی منی کے ساتھ لذت کے اپنے ٹھکانے سے گو کہ ذکر سے
باہر آئے وقت لذت اور کودنا موقوف ہوگیا ہو اور اگرچہ جماع واقع نہوا ہو لاکن
اگرچہ شہوت ہوئی ہو اور منی بالکل باہر نہ نکلی ہو تب غسل واجب نہین ہوتا ہی
مسئلہ غسل واجب ہوتا ہی اس شخص پر کہ کسی آدمی یا حیوان کے قبل یا دبر مین
سر ذکر کا غائب کرے اگرچہ منی باہر نکلی یا نہ نکلی **مسئلہ** غسل کرنا واجب ہوتا ہے
اس شخص پر کہ خواب مین عورت سی جماع کرے اور منی باہر نکلی اور بیداری مین
اثر منی کا دیکھے پس اگر منی باہر نہ نکلی ہو تو غسل واجب نہین ہوتا ہی **مسئلہ**
غسل واجب ہوتا ہی اس عورت پر کہ حیض سے پاک ہوا اور مدت حیض کی تمام

اور کمتر مدت تین دن اور زیادہ مدت دس دن رات این **مسئلہ** غسل واجب ہوتا ہے
اس عورت پر کہ زچگی کی لہو اور پانی سے پاک ہوا اور زیادہ مدت چالیس دن اور کم
مدت کا حساب نہین ہی نہایت کمی ایک ساعت بھی ہی اگر کسی عورت کو بالکل
زچگی کا لہو پانی ظاہر ہو تو غسل بھی واجب نہین ہوتا ہی **مسئلہ** غسل کروانا میت کا
واجب ہی **مسئلہ** غسل کرنا واجب ہی اس شخص پر کہ مسلمان ہوا اور کفر کی حالت میں
غسل کرنے کی حاجت رکھتا تھا **مسئلہ** نکلنے سے مذی کی اور ودی کے غسل
واجب نہین ہوتا ہی اور مذی رطوبت ہی کہ بازی کرنے سے ساتھ عورتوں کے مرد کے
ذکر سے نکلتی ہی اور ودی سفید پانی ہی کہ بعد پیشاب کرنے کے ذکر سے باہر نکلتا ہی

فصل چہارم بیان مین تلقین اور غسل اور کفن اور دفن میت کے جب بیمار
قریب موت کے پہونچے تو منہ اسکا قبلہ کی طرف کرین اور سیدھی کروٹ لٹا دین
اور کلمہ شہادت تلقین کرین یعنے ایسا پڑہین کہ وہ سنے اور سورہ یٰسین کا پڑہکے
اسکو سناوین اور حلق اسکا پانی سے یا شربت سے تر رکھین اور اسکے اعضا پہیلا دین
اور سیدھی رکھین اور بری باتین نکرین اور خدا کو یاد کرتی رہین اور میت کے
اور حاضرین کے لئے اچھی دعا کرین کہ اسوقت فرشتے آمین بولتے ہین جب کہ روح
اسکی قبض ہو موہنہ اور آنکھین اسکی بند کرین اور تختہ پر نہلاوین اور ننگا نکرین
اسکا ستر عورت ڈھانکی رکھین اور وضو کرواوین بغیر کلی اور ناک مین پانی ڈالنے کے
لاکن تر کپڑے سے موہنہ اور ناک پاک کرین پھر اگر حیض یا نفاس والی عورت ہو

تو کلی کروا دین اور ناک مین پانی ڈالین اور جو پانی کہ اسمین بیر کی پتی وغیرہ جوش کیا ہو
وہ پانی اوسکی سر پر بہا دین اور سر اور ڈاڑہی گل خیرو کے ساتھہ دہو دین اور بائین
کروٹ پر لٹا دین اور سیدہی طرف تین بار پانی بہا دین پھر سیدہی کروٹ لٹا دین اور
تین بار بائین طرف سے پانی بہا دین پھر بٹھلا دین اور اسکا پیٹ نرم نرم ملین
جو کچہ پنجانے کے رستے سے نکلی پاک کرین نہ دوبارہ غسل دین اور دوسرے کپڑے
سے اس کے بدن کی تری خشک کرین بعد کفنا دین کفن سنت مرد کو ازار ہے
اور لفافہ ہی اور کفنی ہے اور کفن کفایت ازار ہی اور لفافہ ہی اور کفن سنت عورتونکو
کفنی اور ازار اور اوڑہنی اور لفافہ اور سینہ بند ہی اور کفن کفایت عورتونکو
ازار ہی اور لفافہ اور اوڑہنی ہی **انتباہ** ازار چادر ہی سر سے قدمون تک
اور کفنی گردن سے پیرون تک کہ اوسکا گریبان کندہون کیطرف ہو اور لفافہ
لینے ایک چادر ازار سے لنبی کہ اوسکی نیچے گرہ دیسکین اور اوڑہنی عرض اوسکا
بالشت بھر طول اوسکا تین گز شرعی کہ اوسکی سر کے بال اسمین لپیٹ کر سینہ پر
رکھین اور سینہ بند عرض اوسکا میت کی بغل سے زانو تک طول اوسکا تین گز
شرعی ہی بہتر یہہ ہی کہ ازار اور لفافہ کے درمیان اوسکو درج کرین پھر نماز جنازہ
پڑہین پھر قبلہ کے سمت سے قبر کی لحد مین میت کو لا دین اور سیدہی کروٹ سے
پہلو لٹا دین اور موہنہ اوسکا قبلہ کیطرف کرین اور گرہ کفن کی کھول لین اور پھر سینہ
کچی اینٹین اوسپر رکھین اور مٹی ڈالین اور قبر اونٹ کی کوہان کے مانند بنا دین

اور جو گور نکر بن اشتباہ نماز جنازہ فرض ہی وہ نماز اس کتاب کی چوتھی باب مین آٹھوین
فصل مین مذکور ہی **فصل پنجم** بیان مین غسل سنت کے غسل سنت بہت ہین
اور بہت فضایل رکھتی ہین انمین سی جو ثواب بہت رکھتی ہین سو غسل جمعہ کا او عید
رمضان اور عید قربان کا اور احرام کا اور عرفہ کا غسل ہی **فصل ششم** حیض
ونفاس کے بیانمین اور تیمم کے بیان مین جو شخص کہ وضو کے لئے پانی نہپاوی یا پانی
سے زیادہ نہو یا ایک کوس دور ہو یا راہ مین موذی جانور یا دشمن ہو یا پانی سے
بیماری یا زخم زیادہ ہونے کا خوف ہو تو وقت نماز کے خاک پاک طلب کرے یا جو چیز
کہ خاک کی جنس سے ہو کہ نا جلی اور نا گلے اگرچہ غبار نرکھتی ہو تب دونو ہاتھ خاک پر مارتے
انگلیان ملا دے اور نیت مباح ہونی نماز کے کرے اور تمام مونہہ کو دونو ہات سے ملے
اور دوسری مرتبہ دونو ہاتھ خاک پر ماری بعدہ بائین ہاتھ کی انگلیونکو سیدہی ہاتھ
کی انگلیون کی پیٹھ پر رکھے اور شروع سی انگلیون کی کہنی تک کھینچے پھر بائین ہاتھ
کی ہتیلی کو سیدہی ہاتھ کی کہنی کے سونہہ سے انگلیون تک پھیر اوسے بعد سیدہا
ہاتھ اسی طور سے اوپر بائین ہاتھ کے پھیر اوسے پس ہتیلیان دونو ہاتھ کی آپس مین
ملا اور انگلیان درمیانمین ایک دوسرے کے رکھے اور ملے جب اسطور سے کیا تو ایکوقت ہاتھ
خاک پر مارنا بس کرتا ہی اگر ایسا نہو تو روا ہی کہ ایکدو مرتبہ ہاتھ خاک پر مارے کہ غبار تمام ہاتھ کو پہنچے
اس تیمم سے جسقدر چاہے نماز فرض و سنت ادا کرے لیکن امام شافعی کے نزدیک ہر ایک فرض نماز
کے واسطے تیمم جدا کرنا واجب ہی او سنت جسقدر چاہی پڑہے **مسئلہ** توڑنی

تیمم کو جو چیز کہ توڑتی ہی وضو کو اور پانی پانا اور دور ہونا اس عذر کا جو تیمم کو جایز کیا تھا
مسئلہ مسح کرنا موزی پر جایز ہی واسطے مسافر کے تین روز شب اور واسطے مقیم
کے ایک روز شب **مسئلہ** ایام میں حیض اور زچگی کی نماز و روزہ اور طواف کعبہ کا اور تلاوت
قرآن کی اور جماع حرام ہی اور زچگی والے روزہ قضا کرے اور نماز معاف ہی لاکن وہ
خون جسکو استحاضہ کہتی ہین وہ حیض اور زچگی سے جدا ہی وہ حکم زخم کا رکھتا ہی نماز
وغیرہ سے منع نہین کرتا ہی نماز کے وقت وضو کر کے نماز پڑہی گو کہ خون جاری ہی
لاکن وقت کے نکلنی سے وضو ٹوٹ جاتا ہی چاہی کہ ہر ایک وقت کی نماز کیو اسطے
وضو جدا کرے **فصل ششم** بیان مین طہارت کرنے کی نجاستون سے جاننا چاہیے
کہ بدن اور کپڑا پاک ہوتا ہی پانی سے اور جو اسکے مانند ہی جیسے سرکہ اور گلاب اور
ایک درم کی قدر کہ لمبائی اور چوڑائی مین ہاتھہ کی ہتھیلی کے برابر ہو معاف ہی نجاست
غلیظہ جیسے آدمی کا پیشاب اور پخانہ اور لہو اور شراب اور بیٹ مرغون کی اور ان
جانورون کا پیشاب جنکا گوشت کہانا روا نہین ہی اور گوبر اور گھوڑے کی لید اور
اور چوتھائی کپڑی کی کہ بقدر ایک بالشت کی لنبا چوڑا ہو معاف ہی نجاست
خفیفہ جیسی پیشاب ان جانورون کا جنکا گوشت کہایا جاتا ہی اور پیشاب گھوڑے کا
اور ان پرندون کی بیٹ جنکا گوشت نہین کہایا جاتا ہی اور معاف ہی مچھلی کا
لہو اور گدہی اور خچر کی رال اور وہ پیشاب کہ جسکے قطرہ سوئی کے سر کی برابر کپڑے
پہ پڑین اور نجاست گاڑہی پاک ہوتی ہی اسکی دور ہونے سے اور نجاست

پتیلی پاک ہوتی ہی تین بار دھونے سے **مسئلہ** غسل اور وضو جایز ہی مینہ اور شبنم
اور دریا کے پانی سے اگرچہ بدل دیا ہو پاک چیز نے اس کے ایک صفت کو ان صفتوں
سے جو رنگ اور بو اور مزہ ہی اور پانی ناپاک ہوتا ہی ناپاکی پڑنے سے اگر جاری
یا دہ در دہ کہ جاری کے حکم مین ہی نہووے **مسئلہ** کوئی مین اگر نجاست گری
اسکا سارا پانی کہینچنا چاہیئے اگرچہ نجاست تہوڑے ہو یا خفیفہ ہو اور اسی طرح جاندار
کے مرنے سے جیسی آدمی اور بہیڑ اور بکری اور کتا وغیرہ اور اس کے سوجہنے سے
اور پہٹنے سے اگرچہ چہوٹا ہی جانور ہو لاکن اگر سوجا اور پہٹا نہو تو چڑیا کے مانند کی مرنے
سے بیس ڈول اوسط درجے کے کہینچین اور مرغ اور بلی کے مانند سے چالیس ڈول
کہینچین **فصل ششتم** بیان مین طہارت کرنیکے افزونی بدن سے سنت ہی
کہ میل بالون مین اور ڈاڑہی مین اور گوشہ چشم مین اور ناک اور کان مین اور
دانتون مین اور انگلیون کی بند مین اور پاؤن کی پشت مین اور ناخونون مین اور
تمام بدن مین جمع ہونے نہ دیوین اور ہمیشہ پاک رکہین کہ اسمین بہت خوبیان اور بہت
برکتین حاصل ہوتی ہین

باب چہارم

بیان مین فضائل اور صفت نماز کی اسمین دس فصل ہین **فصل اول**
بیان مین فضائل نماز کے جاننا چاہیئے کہ قرآن مجید اور حدیث شریف مین جو
فضائل اور بلند درجے اور بڑی نعمتین واسطے نمازیون کے ہین سو تمام نمازین

لانا دشوار ہی بعد ایمان کے کوئی نعمت اور بلند مرتبہ برابر نماز کے اور زکات کے
نہین ہی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ
هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ الی اخرہ یعنے نجات اور مراد
پائی ایمان والی جو نماز مین خوف کرتے ہین اور نکمی باتون سی بچتے اور زکات دیتے
اور زنا سے بچتے اور اپنی اقرار پر اور امانتون پر محافظت کرتے اور نماز پر محافظت کرتے
ہین سو وہ لوگ وارث ہین کہ جنت فردوس کو میراث لیوینگی اور وہ اسمین ہمیشہ
رہین گے اور حق تعالے ابتدا مین قرآن شریف کے فرمایا ہی کہ اَلَّذِیْنَ
یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ
آخر مفلحون تک یعنے جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہین اور اچھی طرح نماز ادا
کرتے اور ہمارے دئی ہووے رزق مین سے حق دارون اور محتاجون کو بانٹتے
ہین اور قرآن شریف پر اور خدا کی اگلی تمام کتابون پر ایمان لاتے اور قیامت پر
یقین رکھتے ہین سو وہ سیدہی راہ پر ہین اپنی رب کی اور وہ نجات پائی ہوئی اور
مراد کو پہونچی ہوئی ہین اور فرمایا ہی کہ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا الی اخرہ یعنے جو لوگ کہ اوٹھتی ہین
بچھونون سے پکارتے ہین اپنی رب کو ڈرتے ہووے اور امید رکھتے ہوئی نعمت
کے سو انکی عمل کے بدلے مین ہمنی انکی لئے ایسی نعمت چھپا کر رکھی ہین کہ کسی کو
معلوم نہین ہی فقط اور حدیث مین ہی حق تعالے نے فرمایا کہ مین نیک بندون کے

واسطے وہ چیز رکھا ہون کہ کوئی آنکھہ نہین دیکھی اور کوئی کان نہین سنا اور
کسو کے دل پر اوسکا خطرا نہین گذرا ہی اور حدیث مین ہی کہ یہہ نعمت واسطے
تہجد کے نماز والون کی ہی اور بعضے علما کہتے ہین کہ عشا کی نماز پڑھنے والون کے واسطے
ہی اور مشکات شریف مین یہہ احادیث مذکور ہین کہ فرمائی حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ نمازین پانچ وقت کی اور جمعہ دوسرے جمعہ تک
اور رمضان دوسرے رمضان تک مٹانے والے ہین گناہون کو جو گناہ ہین انکے
درمیان مین ہوتے ہین جبکہ پرہیز کیا جاوے گناہان کبیرہ سے اور فرمائی کہ یہہ
پانچ نمازین مانند نہر پانی کے ہی اوپر دروازے کسی کے جاری ہی اور وہ شخص
ہر روز پانچ مرتبہ اپنی کو اس نہر کے پانی سے دہوتا رہی کیا ممکن ہوگا کہ اسپر میل
باقی رہیگا تب عرض کئی صحابہ نے کہ نہین باقی رہیگا میل یارسول اللہ تب فرمائی
کہ پانچ نماز گناہ کو ایسا ہی لیجاتے ہین جیسا کہ پانی میل کو اور روایت ہی کہ آیا ایک
شخص اور کہا کہ یارسول اللہ تحقیق پہونچا مین نے حد کو ف یعنے ایسا گناہ
کیا کہ لایق حد کے ہوا سو قایم کیجیے حد کو مجھہ پر کہا راوی نے نہ پوچھے حضرت نے
اسکو اس فعل سے اور آیا وقت نماز کا تب پڑہا اس نے نماز رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ پھر جب تمام ہوئی نماز پھر کہا یارسول اللہ مین حد کو
پہونچا ہون سو قایم کیجیے مجھہ پر حکم اللہ کا فرمائی حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کیا نہین نماز پڑہا تو نے ہمارے ساتھہ کہا ہان پڑہا فرمائی پھر تحقیق

اللہ نے بخش دیا تجہ سے تیرے گناہ کو یا فرمائی تیری حد کو اور روایت ہی کہ ایا ایک
شخص اور کہا کہ یا رسول اللہ مین نے گلی لگایا ایک عورت کو کناری مین مدینی کے
پھر مین حاضر ہون سو حکم کیجئی میرے حق مین جو چاہیئے پھر جواب ندئی نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اسکو کچہ اور کھڑا ہوا وہ شخص پھر چلا گیا پھر پیچھی پیچھے اسکے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو اور بلائی اسکو اور پڑہی اسپر یہہ آیت
وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ
يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ یعنے اچھی طورسی ادا کر تو نماز کو
دونو کنارئین دن کے اور تھوڑی سی رات مین تحقیق نیکیان لیجاتی ہین برائیونکو
یہہ نصیحت ہی نصیحت ماننی والون کی واسطے فقط تب کہا ایک شخص نے قوم مین
سی ای نبی اللہ کے یہہ اسکی واسطے خاص ہی تب فرمائی کہ بلکہ یہہ سب لوگون کے
واسطے ہی اور روایت کئی ابن مسعود رض نے کہ پوچہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے کون سا کام بہت پسند ہی نزدیک اللہ تعالے کے فرمائی نماز ادا کرنا
اسکی وقت مین کہا مین نے پھر کونسا کام فرمائی نیکی کرنا ماں باپ سی کہا مین نے
پھر کونسا کام فرمائی جہاد کرنا اللہ کی راہ مین اور روایات ہین اصحاب کرام سے
رضوان اللہ تعالے عنہم اجمعین کہ فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ
وسلم نے کہ پانچ نمازین ہین کہ فرض کیا انکو اللہ تعالے نے پھر جسنے اچھا وضو کیا
انکی واسطے اور پڑہا انکو انکی وقت مین اور پورا کیا رکوع انکا اور سجدہ انکا ہوگا اسکے

واسطے اللہ پر وعدہ کہ بخشی اسکو اور جو شخص کہ نکرے پھر نہین اسکے واسطے اللہ پر
وعدہ اگر چاہی بخشی اسکو اور اگر چاہی عذاب کیے اسکو اور فرمائی کہ آڑ درمیان بندی
کے اور درمیان کفر کے چھوڑ دینا نماز کا ہے اور فرمائی کہ پڑھو پانچون نمازین اپنی
اور روزی رکھو اپنی مہینے کی اور ادا کرو زکات اپنی مال کی اور تابعداری کرو اپنے
صاحب کی اور جاؤ بہشت مین اپنی رب کے اور فرمائی تحقیق بندہ مسلمان نماز پڑہتا ہے
چاہتا ہی اس نماز سے ذات اللہ کی پھر گرتے ہین اس سے اسکی گناہ جیسی کہ گرتے ہین درخت
سی پتی بیچ ایام پت جھڑ کے اور فرمائی جو شخص کہ پڑہی دو رکعت نماز نہ غفلت
کرے اسمین بخشی گا اللہ تعالی اسکی لئے جو کچہ کہ پہلے گذری ہین اسکی گناہ اور فرمائی
کہ حکم کرو اپنی اولاد کو نماز کا جبکہ ہون سات برس کے اور مارو انکو نماز کے واسطے
جبکہ ہون دس برس کے اور جدا کرو درمیان لڑکون کے سونے کی جگہہ ف یعنی بہائی
بہن کی جگہہ اور فرمائی کہ قول قرار ہمارے اور منافقون کے درمیان ہی سو نماز ہے
ف یعنی نماز پڑہنے سے قتل سے بچی ہین فقط سو جسنی چھوڑا نماز کو پھر تحقیق
وہ کافر ہوا اور فرمائی جو شخص کہ محافظت کرے نمازون کی ہووین وہ نمازین اسکے
لئے نور حجت اور سبب نجات کا قیامت کے دن اور جو کہ نکرے محافظت نمازون کی
نہوگی اسکے لئے نور اور نہ حجت اور نہ سبب نجات کا اور ہوگا قیامت کیدن
ساتھہ قارون اور فرعون اور ہامان کے اور ابی ابن خلف کے اور روایت ہی ابو درداء
سے کہ وصیت کی مجکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شریک نکر تو اللہ کا

کسی چیز کو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے اور جلایا جاوے تو اور مت چھوڑ تو نماز فرض کو
جان بوجھکر پھر جسنے چھوڑا نماز کو جان بوجھکر بیشک نکل گیا اس سے ذمہ ف
یعنے مسلمان کے عہد سے نکلا فقط اور مت پی شراب پھر تحقیق وہ کنجی ہے سب
برائیون کی فقط اور فرمائی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص کہ پڑہی
دو نمازین ٹھنڈی یعنی صبح اور عشا کی داخل ہوا بہشت مین اور فرمائی کہ آتی ہین
پیچھے تمہارے فرشتے راتکو اور فرشتے دنکو اور اکٹھا ہوتے ہین فجر کے اور عصر کی نماز مین
تب اوپر چڑھتے ہین وہ فرشتے جو رات کو رہتے ہین تم مین پھر پوچھتا ہے ان سے رب انکا
اور وہ خوب جانتا ہے حال انکا کیونکر چھوڑا تمنے میرے بندون کو تب کہتے ہین چھوڑا
ہمنے انکو اور وہ نماز پڑہتے تھے اور آئے ہم انکے پاس اور وہ نماز پڑہتے تھے اور فرمائی جو
شخص کہ پڑھی نماز فجر کی پھر وہ اللہ کے ذمے مین ہے اور فرمائے کہ اگر جانے آدمی اس ثواب کو جو اذان
دینے مین اور پہلے صف مین ہے پھر نہ پاوین مگر یہکہ قرعہ ڈالین اسپر البتہ اور اگر جانین اس ثواب کو
جو پہلے جانے مین ہے ف یعنی ہر ایک نماز کے واسطے طرف مسجد کے تو البتہ دوڑین اسکی طرف اور اگر جانین
اس ثواب کو جو عشا اور صبح مین ہے تو البتہ آوین اسمین اگرچہ چلین گھٹنون پر
اور فرمائی نہین کوئی نماز بھاری منافقون پر فجر اور عشا سے اور اگر جانین اس
ثواب کو جو انمین ہے تو البتہ آوین انمین اگرچہ گھٹنون پر چلین اور فرمائی جو شخص
کہ پڑہی نماز عشا کی جماعت مین پھر گویا کہ نماز پڑہا آدھی رات تک اور جو شخص
کہ نماز پڑہا صبح کے جماعت مین گویا کہ نماز پڑہا تمام رات انتباہ حق تعالے

چار نعمای عظما کو عبادتون مین مخفی رکھا ہی کہ سوای عابدون کے انکو نپاوین
اوّل صلواۃ الوسطے یعنے درمیان کی نماز ہی کہ وہ پانچ نمازون مین رات دن
کی اور جمعہ کی نماز مین مخفی ہی دوم شب لیلۃ القدر جو حق تعالی نے فرمایا ہی کہ وہ
ایک شب کے عبادت ہزار مہینون کی عبادت سی بہتر ہی وہ تمام سال کی عمدہ
راتون مین مخفی ہی سوم اسم اعظم وہ تمام نامون مین حق تعالی کے مخفی ہی چہارم
ساعت اجابت یعنی دعا قبول ہونیکا وقت وہ تمام ساعتون مین رات دن
کی مخفی ہی جو نیک بندہ کہ خدا کا دوست ہی اسکو لازم ہی کہ ہر روز پانچ وقت کی
نماز کو اور جمعہ کے نماز کو اچھی طہارت سی تمام آداب کے رعایت سی دل کے
حضور کے ساتھ اوّل وقت مین ادا کیا کری اسمین صلوات الوسطی کو پاویگا
اور واسطے لیلۃ القدر کے رمضان مبارک کی طاق راتون کو خصوصا انیسوین
رات سے آخر مہینے تک طاق راتون کو عبادت سی گذاری اور رجب کی
پندرہوین اور ستائیسوین رات اور شعبان کی پندرہوین رات اور ذی جحہ
کی اول کی دس راتین عبادت سی گذاری اسمین لیلۃ القدر کو پاویگا اور اسم
اعظم کے لئے تمام نام حق تعالے کے خصوصا جنکی فضائل مشہور ہین ساتھ
اچھی طہارت کے اور ادب کی ورد کیا کرے تا کہ دو نو جہانکی خوبیان اور بلند
مرتبی پاوی لاکن اول و آخر مین درود شریف پڑھنا لازم رکھے تا کہ اسم اعظم
کے فواید ہر ایکسنام الٰہی مین پاوی اور سبب درود شریف کے کوئی آفت

اور رجعت نہین نہ آوے اور مقرب درگاہ الٰہی کا ہووے اور ساعت اجابت کے
واسطے ہر ساعت مین دعا کیا کرے خصوصًا پچھلی رات مین اور جمعہ کی رات اور دن
کی ساعتون مین خصوصًا نماز جمعہ کے وقت اور بعد اس کے مغرب کی قریب تک اسمین
ساعت اجابت پاویگا اور مرادون کو پہونچے گا **فصل دوم** بیان مین اول وقت
کی فضیلت کے روایت ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمائی کہ اى علی تین چیز ہین کہ نہ دیر کر تو انمین نماز جسکہ آوی وقت اسکا
اور جنازا جس وقت کہ تیار ہوا اور عورت بی خاوند کی جب کہ پاوی تو اوسکی واسطے
ہم قوم اور روایت ہی معاذ ابن جبل رض سے کہا کہ باز رکھی گئی ہم سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز صبح کی نماز سے یہان تک کہ نزدیک تھا کہ دیکھین ہم
آفتاب کو پھر نکلی گھر سے جلدی کرتے ہولی پھر اقامت کہی گئی نماز کے واسطے
پھر نماز ادا کیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہلکی کیئے نماز پھر جب سلام پھیرے
پکاری ہمکو اور فرمائی ہم سب کو بیٹھی رہو اپنی صفون پر پھر پھیرے ہماری طرف بعد
اس کے فرمائی خبردار ہو بیشک مین خبر دونگا تمکو اس چیز کی کہ بند کیا تھا مجکو تم سے
آج کی صبح کو تحقیق مین اٹھا راتکو پھر وضو کیا اور نماز پڑہا جس قدر کہ تقدیر کی گئے
تھے میری لیئے پھر اونگا مین نے اپنی نماز مین یہانتک کہ بھاری ہوا مین پھر یکایک مین
کیا دیکھتا ہون کہ اپنی رب تبارک وتعالے کے پاس ہون اچھی صورت مین یعنی
لطف وکرم کی شان مین دیکھا فقط پھر فرمایا اى محمد کہا مین حاضر ہون اى میرے رب

فرمایا کس چیز مین گفتگو کرتے ہین فرشتے نزدیکی کی کہا مین نے نہین جانتا مین فرمایا اسکو
تین بار کہی حضرت نے پھر دیکھا مین نے کہ رکھا اپنا ہاتھ ف یعنے اپنی قدرت کا ہاتھ فقط
میرے مونڈھون کے درمیان یہانتک کہ پایا مین نے سردی اسکی انگلیون کی
اپنی چھاتی کے درمیان پھر ظاہر ہوئی مجکو سب چیز اور پہچانا مین نے سب چیز کو پھر
فرمایا ای محمد کہا مین نے حاضر ہون ای میرے رب فرمایا کس چیز مین گفتگو کرتے ہین
فرشتے نزدیکی کی کہا مین نے کفارات مین ف یعنی ان عملون مین کہ گذری ہووے
گناہ سبب سے انکو معاف ہوتے ہین فقط فرمایا کیا ہین وہ کہا مینے جانا پیادہ جماعتون کیطرف
اور بیٹھنا مسجدون مین بعد نمازون کے اور پورا کرنا وضو کا وقت تکلیف کے ف
یعنی جس وقت کہ پانی ناخوش معلوم ہووے جاڑے کے سبب یا بیماری کے سبب سے
فقط فرمایا پھر کس چیز مین کہا مین نے درجون مین ف یعنے ان عملون مین
جنکے سبب اللہ تعالے کے پاس درجے بلند ہوتے ہین فقط فرمایا اور کیا ہین وہ
کہا مین نے کھانا کھلانا اور نرم بات کرنا اور نماز پڑھنا رات کو اور لوگ سوتے ہون
فقط فرمایا مانگ ف یعنی جو تجکو نیکی مانگنا ہو سو مانگ کہی حضرت صلعم نے
کہا مین نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْسَّیِّئَاتِ وَحُبَّ
الْمَسَاكِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً فِیْ قَوْمٍ
فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُحِبُّكَ
وَحُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّكَ یعنے یا الٰہی تجھسے مین

مانگتا ہون تجسے کرنا نیکیون کا اور چھوڑنا برائیونکا اور دوستی مسکینون کی اور یہہ کہ
بخشے تو مجکو اور رحمت کرے اور جب ارادا کرے تو کوئی فتنہ کا کسی قوم مین پہر تب
وفات دی مجکو بغیر فتنہ دیکہے کے اور مین مانگتا ہون تجسے محبت تیری اور محبت اس
شخص کے کہ دوست رکہے تجہے اور محبت اس عمل کی کہ نزدیک کری مجکو تیری محبت کیطرف
فقط پہر فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق یہہ خواب حق ہی پہر یاد کرلو
یعنی اس کے اور لوگون کو سکہلادو اسکو **فصل سوم** صفت مین نماز کی روایت
ہی ابوہریرہ کا رضہ سے کہ آیا ایک شخص مسجد مین اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بیٹہی تہے کونے مین مسجد کے پہر نماز پڑہا اور آیا پہر سلام کیا حضرت کو تب
فرمائی اسکو حضرت نے وعلیک السلام پہر جا اور نماز پڑہ پہر تحقیق تو نے نماز نہین
پڑہا تب پہر گیا اور نماز پڑہا پہر آیا اور سلام کیا آپکو تب پہر فرمائی وعلیک السلام
پہر جا اور نماز پڑہ پہر تحقیق تو نے نماز نہین پڑہا تب اسنے کہا تیسری مرتبہ
کے بعد سکہلائی مجکو یا رسول اللہ تب فرمائی حضرت نے کہ جب چاہی کہ کہڑا ہے
نماز کے واسطے تب پورا کرو ضو کو پہر موہنہ کر قبلہ کیطرف پہر تکبیر کہہ پہر پڑہ جو کچہ کہ
موجود ہو تیرے پاس قرآن مین سے ف یعنے الحمد کا سورہ اور قل ہو اللہ
یا اور کوئی سورہ یا آیت فقط پہر رکوع کر یہان تک کہ آرام لیوی تو رکوع مین
پہر اوٹہا سر اپنا یہان تک کہ سیدہا کہڑا ہو تو پہر سجدہ کر یہان تک کہ آرام لیوے تو
سجدہ مین پہر اوٹہا سر اپنا یہان تک کہ آرام لیوے تو بیٹہنے مین اور ایک

ہی کہ پھر سر اوٹھا ف یعنے دوسری سجدی سے یہان تک کہ سیدھا کھڑا ہو
پھر کراسی طرح سی اپنی سب نماز ف یعنی ہر ایک رکعت اسی طرح سی کیا کر فقط اور
روایت ہی کہ فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص طہارت اچھی کرے
اور اول وقت مین نماز کری رکوع سجود کو پورا کرے دل کو حاضر رکھی خوف اور تواضع
سی نماز ادا کری تب وہ نماز جاتی ہی عرش تک سفید روشن ہوکر کہتی ہی خدا تجکو محافظت
کرے جیسا تونے مجکو محافظت کیا اور جو شخص کہ اچھی طہارت نکری اور اول وقت پر
ادا نہ کرے اور رکوع و سجود پورا نہ کرے اور دل کو حاضر نہ رکھے خوف
اور تواضع دلمین نرکھے تو وہ نماز جاتی ہی آسمان تک کالی ہوتی ہی اور کہتی ہی کہ خدا
تجکو ضایع کرے جیسا تونے مجکو ضایع کیا ہی اسوقت نماز کو اسکی مانند پورانے کپڑے
کے اسمین لپیٹتی ہین اور اسکی موہنہ پر مارتے ہین ف یعنے قبول نہین کرتے ہین
اور فرمائی چورونمین بدتر وہ ہی جو اپنی نمازمین سے چوری کرے ف رکوع اور سجود
مین کم کرے اور وقفہ درمیا نمین نا کرے انتبا ہیت جب نماز آدمی تو سب چھوڑ
کے رب سی دل جوڑ یہ اول وقت کو مسجد کو جماعت کو نچھوڑ یہ عابد کو لازم ہی کہ
کہ بدن اور جامہ اور نماز کے جائی پاک رکھی اور وضو بہت اچھی طرح کرے اور اذان
اور اقامت کو سنی اور اول وقت مین جماعت کے ساتھ حضور دل سی نماز پڑہی اور
چاہیے کہ سیدھا کھڑا ہو اور قبلہ کی طرف موہنہ کرے اور سب دنیا کے کامونکو
جدا کر کے دل سی دور کرے اور دلکو خدا کی یاد مین اور خوف مین رکھے اور

اور یقین جانے کہ حق تعالے حاضر ہی اور دلکے خطرونکو اور تمام اعضا کو دیکھتا ہی
اگر دل غافل ہوگا تو نماز ناقص ہوگے اور حق تعالے راضی نہوگا پھر چاہئے کہ بیچ
خوف اور ادب سے دلکو حاضر رکھی اسوقت نیت کرے کہ مثلا فلانی وقت کی نماز ادا یا قضا
بجالاتا ہون واسطے اللہ کے پھر نیت مین مبالغہ اور وسواس نکرے اور اسی وقت
اللہ اکبر بولے اور دونو ہاتھہ کانون تک اوٹھاوے پھر ہاتھہ باندھی اور ثنا کہی پھر
بسم اللہ اور الحمد کا سورہ دہیرے پڑھے جیسا کہ کوئی بادشاہ سی عاجزی کرتا ہی اگر
معنی یاد کرے اور دھیان رکھے تو بہت عمدہ کام ہی نہین تو دلکو عاجزی مین حاضر رکھے
پھر اور کوئی سورہ یا آیت دہیرے سے پڑھے اور صبح کی نماز اور مغرب اور عشا کی نماز کے
پہلے دو رکعت مین الحمد اور سورہ کو بلند آواز سے پڑھے باقی تمام رکعتین اور دوسری
نمازین آہستہ پڑھے اور بعد سورہ پڑھنے کی تھوڑا وقت خاموش کھڑا رہی اور جلد
رکوع مین نجاوے بعد اللہ اکبر کہی اور رکوع مین ایسا جھکے کہ پشت اور گردن مانند
ایک تختی کے برابر جھکی رہین اور ہتھیلیان گھٹنون پر اور انگلیان کھلی ہوئی اور بازو
پہلو سے دور رہین مگر عورتون کے بازو پہلو سے ملی رہین بعدہ اگر امام ہو تو تین
بار سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم وَبِحَمدِہٖ کہی اگر منفرد ہو تو پانچ یا سات بار کہنا اور معنی بھی
اسکی دلکو رکھنا بہت بڑا ثواب ہی اور چاہئے کہ دہیرے سے پڑھی جلدی نکرے اور بعد
پڑھنے کے بھی تھوڑی وقت ٹھیری رہی بعد سیدہا کھڑا رہی اور سمع اللہ لمن
حمدہ کاٹ کہی اگر مقتدی ہو تو رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ مِلأَ السَّمٰوَاتِ وَالاَرضِ وَمِلأَ

تماشنت کہی اور جلدی نکرے اور قبل کہنی کے سجدی مین نا جھکے بلکہ کہے
بعد بہی تھوڑا وقت کھڑا رہی بعد اسکی سجدی مین جاوی اول دو نو زانو زمین پر لگاوے
بعد دو نو ہتیلیان بعد پیشانی اور ناک زمین پر لگا دے اور اگر امام ہو تو تین بار کہی
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ اگر منفرد ہو تو پانچ یا سات بار کہی بڑا ثواب ہے
لیکن سیرسے پڑہی جلدی نا پڑہی اور بعد پڑہنے کے بہی تھوڑہی وقت ٹہیرا رہی کیونکہ
کہ اسمین بہت تاکید ہی اگر معنے یاد کرکے اسمین دل لگاوی تو بڑا عمدہ کام ہی تسبیح تو
دلکو خدا کی عاجزی مین حاضر رکھی بعد ٹہیرنے کے اوٹھی اور اپنے بائین پاؤن کے
تلوی پر بیٹھی بعد ٹہیرنے کے یہہ دعا پڑہنا بڑا ثواب ہی رَبِّ اغْفِرْ لِیْ
وَارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاعْفُ عَنِّیْ وَعَافِنِیْ
اور جلدی نہ کرہی اور جلدی سے دوسری سجدہ مین نجاوے کہ اسمین بہت
تاکید ہے بعد پڑہنے کے دوسرا سجدہ کرے مانند پہلے سجدہ کے بعد تھوڑا وقت
بیٹھی بعد اسکی اللہ اکبر کہی اور اوٹھی اور دوسری رکعت مانند پہلی رکعت کے
ادا کرے تب واسطے تشہد پڑہنے کے بائین پاؤن کے تلوی پر بیٹھی اور تشہد
پڑہے جسکے سات اور پہلی مرتبہ کے تشہد مین جبکہ کہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ تب اوٹھہ کر کھڑا ہووے اور ایک رکعت یا دو رکعت باقی کی
ادا کرے جسطور سے کہ پہلے رکعت ادا کیا ہی بعد تمام رکعتون کے دوسرا
تشہد تمام پڑہی بعد دعا مشہور جو پڑہی بعد اسکے کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ

دوسرا کاندھا اور موںھہ سیدہی جانب پھیرے کہ اگر کوئی اسکی پیچھے ہو تو آدہا موںھہ اسکا
دیکھے بعد بائین طرف سلام کہی دوسری بار جیسا کہ اول کہا تھا اور موںھہ بائین طرف
پھیراوی اور اس دونو سلام کہتے وقت نیت نماز سے باہر آنیکی کری اور نیت
سلام کرنیکی اوپر حاضرون کے اور اوپر فرشتون کے کرے جبکہ نماز کو ساتھ حضور دل کے
اور ساتھ ان تمام آدابون کے جو مذکور ہوئے ہین ادا کریگا تب نماز کامل اور مقبول ہوگی
اور گناہین معاف ہونگی اور جنت فردوس کا جو حق تعالی وعدہ فرمایا ہی سو عطا
فرماویگا اور اگر حضور دل اور آداب مین خلل ہوگا تو نماز ناقص اور عیب دار ہوگی
پھر حق تعالے مالک ہی اگر معاف فرماوی تو فضل وکرم اسکا ہی نہین تو قباحت
اسکی ظاہر ہی **انتباہ** یہہ نماز کا حال جو لکھا گیا سو موافق مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ
علیہ کے ہی بعضی افعال مین نماز وغیرہ کے بیچ مذہب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ
علیہ کے اور مذہب دوسرے امامان رحمت اللہ علیہم کے اختلاف ہین سو ہر
ایک مسلمان کو چاہئے کہ جس امام کے اقتدار رکھتا ہی اسیکی حکم کے موافق عمل کیا کری
لاکن دوسری امامون کے مذہب کو باطل نجانے اور باطل نکہین **مسئلہ**
یہہ چند کام نماز مین مکروہ ہین نماز کرنا وقت مین بھوک اور پیاس کے اور وقت
تقاضا بول اور براز کے اور وقت ہر ایک مشغولی کے جو دلکو پریشان کرتا ہی اور
پاؤن ملا کر رکھنا اور ایک پاؤن اوٹھا کر کھڑا رہنا اور سجدہ مین ایک پاؤن
اوٹھانا اور دونو پاؤن پر بیٹھنا اور دونون چوتڑون پر بیٹھنا اور دونو گھٹنون کو

سینی تک لانا اور ہاتھ پیجامی مین رکھنا اور سجدے کے وقت جامی کو آگی پیچھے سے
سنبھالنا اور سر کانا اور پیجامی سے کمر باندھنا اور ہاتھ چھوڑنا اور ہر طرف نگاہ کرنا
اور انگلیان چٹکانا اور بدن کو کھجانا اور جمائی لینا اور داڑھی کے بالونسی بازی
کرنا اور سجدہ کرتے وقت زمین کو پھونکنا اور انگلیان آپس مین ملا کر رکھنا حاصل
یہہ کہ نماز مین تمام اعضا ادب سی رہین تا کہ نماز مقبول ہو **فصل چہارم**
بیانمین اصل اور حقیقت نماز کی منقول کتاب سی کیمیای سعادت کی جاننا چاہی
کہ جو سابق مین لکھا گیا سو نماز کے قالب کا بیان ہی اس قالب کو جان ہونا اور اعضا ہونا
ضرور ہی کہ اگر قالب کو جان نہو گی تو قالب بیجان مانند مردی کے ہوگا کچھ کام نہ آویگا
اور اگر جان بہی لاکن اعضا نہین تو نماز مانند آدمی ناک کان کٹی ہوسے کے اور
مانند اندہی اور بوزہی کے ناقص اور عیب دار ہوگی اسکا قبول ہونا مشکل ہے
اسواسطے واجب ہی کہ جان اور اعضا نماز کے نماز کے ساتھ رہین تا کہ مقبول
بیچ درگاہ حق کے ہووے سو اعضا نماز کے اسکی اعمال اور ارکان اور آداب
ہین واجب ہی کہ اچھی طرح سی تعدیل کے ساتھ اور آرام کے ساتھ بجا لاوے
جیسا کہ پہلے مذکور ہوئی ہین لاکن حقیقت اور جان نماز کی یہہ ہی کہ دلکو اور
جان کو سب کاموں سے نکال کر یاد الہی مین اور خوف مین اپنا حاضر
رکھے کہ کوئی خیال کسی کام کا دلمین نہ آوے اور نماز کی ہر ایک کلمی کی معنے
دلمین گذرانی اور دلکو اس معنی مین اور خدا کی عاجزی مین مشغول رکھے

اور یقین جانے کہ حق تعالیٰ اپنے ظاہر کو اور اپنے دل کو دیکھتا ہی اور حق تعالیٰ
کی عظمت مین اور خوف مین دلکو اور جان کو ایسا غرق رکھے کہ ہرگز اپنی جان سے
اور کسی چیز سے خبر نرہے تب نماز پوری اور مقبول ہوگی جسکے اجر مین
جنتِ فردوس کا وعدہ ہی۔ **انتباہ** نماز کے ہر ایک عمل ظاہر کے ساتھ
ایک حقیقت باطن کی موجود ہی اور ہر ایک عمل مین ادب اسکا لازم ہی
جیسا کہ حقیقت اذان کی یہہ ہی کہ وہ واسطے عبادت کے بلاتی ہی اور روز
قیامت کی نداکو یاد دلاتی ہی ادب اسکا یہہ ہی کہ اسکو سنے اور سبکام چھوڑکے
اور واسطے نماز کے دوڑے اور طہارت جامے اور بدنکی حقیقت یہہ ہی کہ دلکو پاک
کرے گناہون سے اور بدخصلتون سے ساتھہ توبہ اور پشیمانی کے اور جانے کہ دل حق تعالیٰ
کے نظر کرنے کی جاے ہی اور جاے حقیقت نماز کی دل ہی اور حقیقت ستر عورت کی
یہہ ہی کہ جو چیز کہ دلمین بد ہی اسکو خدا کی نظر سے چھپا دیوے یعنی اس سے توبہ
نصوحا کرے اور گذرے ہوے پر پشیمان رہے تب دل پاک ہوگا اور
حقیقت قبلہ کیطرف مونہہ کرنے کی یہہ ہی کہ دل کا مونہہ دونو جہان سے پھیر کر فقط
حق تعالیٰ کی طرف کرے جیسا کہ ظاہر کا مونہہ دوسری طرف کرنے سے نماز باطل
ہوتی ہی ویساہی دل کا مونہہ دوسری جانب پھیرنے سے نماز باطل ہوتی ہی اور
حقیقت قیام کی یہہ ہی کہ دلکو تمام حرکتون سے باز رکھے اور ساتھہ تعظیم اور عاجزی کے
کھڑا رہے اور روز قیامت مین حق تعالیٰ کے سامنے کھڑے رہنے کو یاد کرے

کہ یہہ قیام اشارہ اسی بات کا ہی اور حقیقت رکوع کی اور سجود کی یہہ ہی کہ حق تعالی کی عظمت کو پہچانے کہ عرش و کرسی وغیرہ تمام مخلوقات کو اسکے سجدہ سے شرف ہی اور نجات ہی اور اپنی بیکسی اور عاجزی اور لاچاری کو پہچانے کہ خاک سے بنا ہی اور خاک مین جاوے گا اسواسطے لازم ہی کہ تواضع اختیار کرے اور تکبر سے خدر کرے اور پناہ مانگے اور حقیقت قرارت کی یہہ ہی کہ جو کلمہ کہ بولتا ہی اس کے معنی جانے اور اپنے کو ویساہی بناوے جیساکہ جب کہا کہ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ یعنی سینے دل کے منہہ کو تمام عالم سے پھیرا اور حق تعالی کی طرف لگا یا ہون فقط پس اگر دل اس کا اس وقت کسی اور طرف متوجہ ہوگا تو یہہ بات جہوٹ ہو جاویگی اور جبکہ اول مناجات مین خداتیعالی سے جہوٹ کہا تو خطر اس بات کا ظاہر ہی غرض جو کچھہ کہ کہے دل کو اوس کے معنی کی صفت پر حاضر رکہے اگر چاہیے کہ حقیقت سے نماز کے فائدہ پاوے تو ایسا کرے انتباہ دل کو حاضر رکہنے کا علاج چار قسم پر ہی اول یہہ کہ اگر کسی جاے پر تماشا یا غوغا خلق کا یا اور کچھہ تردد ہووے تو چاہیے کہ نماز کو جاے خلوت مین پڑہے دوم یہہ کہ اگر وقت نماز کے دل کہانے پانی مین یا اور کچھہ کام مین لگا رہے تو اول اوس کام سے فارغ ہو کر بعد نماز ادا کرے سوم یہہ کہ اگر کوئی اندیشہ نماز مین بہی دل مین خطرہ لاوے تو نماز کی

حقیقت کے آداب جو پہلے مذکور ہوے ہین اون کے بجا لانے سے دفع ہوتے
ہین یعنی ایسا یقین کرے کہ حق تعالی کے روبرو کھڑا ہی اور حق تعالی
دیکھتا ہی پھر حق تعالی کے خوف مین رہے اور نماز کے معنون مین دل کو
مشغول رکھے جیسا کہ حق تعالی سے مناجات اور عاجزی کر رہا ہی پھر
محنت کرے تاکہ نماز بغیر خطرہ کے ہووے پھر نوافل زیادہ کرتا رہے
کہ اگر کچھہ خطرہ بے اختیاری سے آگیا ہو تو نفل کے ثواب سے اس گناہ
کو حق تعالی معاف کرے چوتہا یہہ ہی کہ اگر دنیا کے کوئی کام کا اندیشہ
نماز مین غالب رہا کرے اور کسی تدبیر سے دل کو نچھوڑے تو خدا کے
نیک بندے کو واجب ہی کہ واسطے اپنی آخرت کے وہ کام بالکل چھوڑ دیوے
کہ دنیا فانی ہی آخر کو فنا ہوگی اور آخرت باقی ہی اور خدا کی خوشی کے
برابر اور بہشت کے برابر کوئی دولت اور نعمت نہین ہی جب کہ اس
طرح سے نماز ادا کرے گا تو نماز قبول ہوگی حق تعالی راضی ہوگا اور
اپنے نیک بندون مین داخل کرے گا اور دوزخ سے آزاد کرے گا
جنت فردوس اور عالی مراتب عطا فرماوے گا اور وہ نعمتین کہ جنکی
خوبیان لا بیان ہین اور وہ نعمتین کہ سواے خدا کے کسیکو معلوم نہین
ہین جو رات کو اوٹھہ کے نماز کرنے والون کے لئے وعدہ فرمایا ہی
سو عطا فرماوے گا اور اگر نماز مین دل حاضر نہ رکھے گا یا آداب مین

قصور کرے گا تو اوس کی خرابیان ظاہر ہین فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہت شخص ہین کہ اون کو نماز سے سوائے رنج کے کچھہ حصہ نہین ملتا ہی اور فرمایا کہ نماز ایسی کر جیسا کہ کوئی کسی کی آخری ملاقات سے جدا ہونے کے وقت پر کرتا ہی یعنی سب کامون کو چھوڑ کے اپنے دل کو اللہ کے خوف مین اور محبت مین مشغول رکھہ اور فرمایا کہ جو نماز کہ دل اوس مین حاضر نرہے حق تعالی اوس مین نظر نہین کرتا ہی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم جب کہ نماز پڑہتے تہے اونکے دل کے جوش کرنے کی آواز دو کوس تک لوگ سنا کرتے تہے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہ نماز مین مشغول ہوتے تہے دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا جوش کرتا تہا جیسا کہ تانبے کی دیگ پانی بہری ہوئی اگ پر جوش کرتی ہی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب کہ چاہتے کہ نماز مین داخل ہوین تو لرزہ بدن مبارک پر پڑتا اور رنگ بدل جاتا اور فرماتے کہ آیا وقت اس امانت کا جس کو ساتون آسمان اور زمین پر پیش کرے طاقت اس کے سمالنے کی آسمانون مین اور زمین مین نہ تہی اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص کو نماز برے کامون سے نہ روکے تو اوس کو نماز سے کچھہ فایدہ نہین ہی مگر یہہ کہ خدا سے دور رہے گا اور حضرت طلحہ اپنے باغ مین نماز کرتے

تہے ایک پرند درختون مین ایسا پہرا کہ دل مشغول ہوگیا سو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین اپنے دل کی شکایت کی اور اس گناہ کے کفارہ مین وہ تمام باغ جس مین نخلستان تہا خیرات کیا فقط یہہ احادیث مشکوٰۃ شریف مین ہین اور فرمایا حق تعالی نے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یعنی کہ نیکی نہین پاؤگے جب تک کہ نہ دوگے جو چیز کو دوست رکہتے ہو اوس کو فقط اس لئے کہ خدا کے دوستون نے تمام دل کی خواہشون کو چہوڑا اور بہت بزرگون نے واسطے خدا کے کہ اول مال اور جان اور عزت اور نام اور ننگ اور وطن اور خویشان اور اولاد سے درگذر کرکے اس کے بدلے مین حق تعالی کی رضامندی اور محبت اور بہشت اور دیدار اور قرب الہی حاصل کیا حق تعالی سب مسلمانون کو اس طرح کی نماز اور بندگی خالص نصیب کرے آمین یا رب العالمین

فصل پانچوین بیان فضایل جماعت کی نماز کے

فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ثواب ایک نماز کا ساتہہ جماعت کے برابر ثواب ستائیس نماز کے ہی جو تنہا پڑہے اور فرمایا کہ نماز عشا کی جو کوئی جماعت سے پڑہے اوس کو آدہی رات تک عبادت کرنے کا ثواب ہی اور جو کوئی نماز صبح کی ساتہہ جماعت کے پڑہے اسکو تمام رات کی عبادت کرنے کا ثواب ملتا ہی اور فرمایا کہ جو چالیس دن نماز

ساتھہ جماعت کے پڑہے دایم کہ پہلی تکبیر بہی قضا نہوئی ہوا وس کے لئے دو آزادیان لکہتے ہین ایک آزادی نفاق سے اور دوسری آزادی دوزخ سے فقط یہہ احادیث مشکوۃ مین ہین اسی سبب سے جس اصحاب کو پہلی تکبیر جماعت کے ساتھہ میسر نہوتی تہی وہ تین دن تک ماتم کرتا تھا اور اگر جماعت فوت ہوتی تو سات دن ماتم کرتا تھا اور بہت علما کہتے ہین کہ اگر بغیر عذر کے جماعت کو ترک کرے تو نماز درست نہین ہوتی ہی اسواسطے جماعت کو بہم جاننا لازم ہی انتباہ ہر ایک نماز پانچ وقت کی نمازون سے اول وقت مین ادا کرنا بہت ثواب رکہتا ہی اور اس کے فضایل بہت ہین اور اس کام کے واسطے بہت تاکیدین آئی ہین غرض جیسے کہ جماعت کے فضایل ہین ویسے ہی اول وقت مین نماز ادا کرنے کے فضایل ہین یہہ کام بہت ضروری ہی خوف سے طول عبارت کے مختصر کیا گیا

فصل چھٹی بیان مین فضایل جمعہ کے دن کے اور نماز جمعہ کے

منقول مشکوۃ شریف سے فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص جمعہ کے روز مرتا ہی اوس کا مرتبہ شہیدون کا لکھا جاتا ہی اور عذاب قبر سے بچاتے ہین اور فرمایا کہ خدای تعالی ہر ایک جمعہ مین چہہ لاک آدمی کو آگ دوزخ سے آزاد کرتا ہی اور فرمایا کہ ہر روز وقت زوال آفتاب کے آتش دوزخ کو سلگاتے ہین اس وقت نماز پڑہنا لیکن جمعہ کے دن وقت زوال

آفتاب کے آتش دوزخ کی نہین سلگاتے ہین بعد زوال کے نماز جمعہ کی پڑہنا چاہیئے فقط اور بعضے علما کے نزدیک مقرر ہی کہ صلوٰۃ وسطیٰ جمعہ کی نماز ہی جسکے ادا کرنے کی تاکید ین قرآن مجید مین بہت ہین غرض نماز جمعہ کے فضایل بہت بڑے ہین اور سب کو معلوم ہین اور غسل کرنا جمعہ کے دن فجر کے وقت سے زوال کے قریب تک سنت موکدہ ہی بعضے علما واجب جانتے ہین اس مین بڑا ثواب ہی جس قدر پہلے وقت فجر سے قریب غسل کرے گا ثواب زیادہ پاویگا اور پوشاک پاک پہنا اور خوشبو لگانا اور اول سب کے مسجد مین آنا اور ذکر مین مشغول رہنا اور قرآن پڑہنا اور سورہ کہف پڑہنا بہت ثواب ہی خصوصاً درود شریف پڑہنے کا بہت ثواب ہی جیسے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی جمعہ کے دن اسی مرتبہ درود شریف پڑہے گا اوس کے اسی برس کے گناہ معاف ہونگے وہ درود یہہ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اور آگے کے بزرگون کا معمول یہہ تہا کہ جمعہ کے دن ہزار بار قل ہو اللہ احد اور ہزار بار درود شریف اور ہزار بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور ہزار بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑہا کرتے تہے اگر جمعہ کے روز مغرب تک مسجد مین رہے تو بہت ثواب ہی نہ ہو سکے تو گہر مین جاوے لاکن خدا کے ذکر سے غافل نہ رہے کہ اس دن مین ایک وقت ہی کہ جو دعا کرین سو مقبول ہوتی ہی

اس مین کچھہ شک نہین لاکن وہ وقت کونسا ہی سو معلوم نہین اس واسطے
لازم ہی کہ اس دن سب وقت دعا مین مشغول رہے تاکہ مقصد حصول ہو مسئلہ
دو رکعت نماز جمعہ کی ہی واجب ہوتی ہی بدلےمین نماز ظہر کے لبشرط آزادگی کے
اور اقامت اور تندرستی کے اور مرد ہونا اور آنکھہ اور پیر سلامت ہونا اور
جائز نہین ہی جمعہ ادا کرنا مگر شہر مین یا شہر کے گرد اور بادشاہ یا نایب اوسکا
موجود ہوا ور ظہر کا وقت ہوا ور دو خطبے نماز سے پہلے پڑہے اور
مسجد مین اذن عام دیوے اور مقتدی تین سے کم نہون اور امام شافعی
کے قول سے چالیس سے کم نہون بغیر ان شرطون کے جمعہ کی نماز روا
نہین ہی **انتباہ** اس کتاب مین عبادتون کے فضائل کا بیان ہی اور کچھہ
احکام ضروری بہی ہین تمام مسائل فقہ کے کتابون مین موجود ہین باقی مسائل
بوقت حاجت وہان سے دریافت فرماوین اور اس مختصر مین بہی جس جای
خطا نظر مین آوے اپنے لطف و کرم سے اصلاح فرماوین

فصل ساتوین بیان مین باقی واجب نمازون کے

جاننا چاہئے کہ نماز عیدین کی اور نماز طلب باران کی اور سورج گہن اور چاند
گہن کی اور نماز طلب دفع خوف کی واجب ہی اور نماز جنازہ کی فرض
کفایہ ہی مسئلہ عید رمضان اور عید قربان کی نماز واجب ہی جس جمعہ کی نماز
واجب ہی اوس کی تمام شرطون کے ساتہہ جو آگے مذکور ہوئین سوئے

خطبہ سے کے دو رکعت پڑھے پہلی رکعت مین بعد تکبیر کے اور ثنا کے تین تکبیر اید کہے اور ہر تکبیر کے ساتھہ ہاتھ اوٹھاوے اور تکبیرون کے درمیان مین تسبیح کی مقدار ٹھہرے اور دوسری رکعت مین بعد الحمد اور سورہ کے پڑھنے کے تین تکبیر کہے اسی طرح سے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد خطبہ پڑھے اور خطبہ مین بیان کرے احکام صدقہ فطر اور قربانی کرنے کے اور ایام تشریق کی تکبیرین واجب ہین عرفہ کے روز فجر سے تیئیس ۲۳ نمازون تک یعنی تیرھوین کی عصر تک ہر نماز کے بعد مسئلہ سورج گہن کے وقت دو رکعت نماز جماعت سے ساتھہ پڑہین اور چاند گہن اور ہواے سخت اور دشمن اور موذی جانور وغیرہ کے خوف کے وقت بغیر جماعت کے اور نماز کے پیچھے دعا کرین حادثہ کے دور ہونے تک مسئلہ بارش کی طلب کے لئے ایک جنگل مین کہ وہان کوئی ذمّی نہو با جماعت نماز پڑہین اور استغفار کرین اور واسطے پانی کے دعا مانگین مسئلہ دشمن یا جانور پھاڑنے والے مانند شیر یا سانپ یا بھیڑیا وغیرہ غلبہ کے وقت مقتدی دو گروہ ہووین ایک جماعت مقابل دشمن کے کھڑی رہے دوسری جماعت آدہی نماز امام کے ساتھہ پڑھ کے روبرو دشمن کے جاوین اور وہ لوگ پہلی کے آکر پہلے امام کے ساتھہ آدہی نماز ادا کرین پھر امام فارغ ہوا تو پہلا گروہ آکر اپنی باقی نماز تمام کرے اور یہہ دوسرا فرقہ سامنے دشمن کے کھڑی ہووین اور وہ فرقہ دوسرا اپنی باقی کی نماز تمام کرین اور مغرب کی نماز مین

چاہیئے کہ امام پہلے فرقہ کے ساتھہ دو رکعت نماز پڑہے اور دوسرے فرقہ کے ساتہہ ایک رکعت

فصل آٹھوین جاننا چاہیئے کہ نماز جنازہ فرض کفایہ ہی یعنی ایک آدمی نے ادا کی تو سب سے ساقط ہو جاتی ہی اگر کسی نے بہی ادا نہ کی تو سب گناہگار ہوتے ہین۔ تین صف جماعت کی ہونا بہتر ہی اگر سات آدمی ہون تو تین پہلی صف مین دو درمیان کی صف مین اور دو آخر کی صف مین اور امام ان تینون صفون کے آگے کہڑا رہے اور اس نماز مین چار تکبیرین ہین اول تکبیر کے بعد ثنا کہے یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پہر دوسری تکبیر کہے بعد اوسکے درود پڑہے یعنی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ پہر تیسری تکبیر کہے اور پڑہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ

وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ بعد اوس کے چوتھی تکبیر کہے اور دعا دونو طرف سلام پھیرے اور اگر مردہ لڑکا ہو تو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور اگر مردہ لڑکی ہو تو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً کہے

فصل نوین بیان مین نماز ہاے سنت کے

فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑہے ایک دن رات مین بارہ ۱۲ رکعت بنایا جاوے گا اوس کے لیے ایک گہر بہشت مین چار رکعت قبل ظہر کے اور دو رکعت بعد ظہر کے اور دو رکعت بعد نماز مغرب کے اور دو رکعت بعد نماز عشا کے اور دو رکعت پہلے نماز فجر سے اور بہت اصحاب سے روایتین ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی سنت دو رکعت پڑہنے پر ایسی تاکید فرمایا کرتے تہے کہ اور کسی نماز پر ایسی تاکید نہین فرماتے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دو رکعت فجر کی بہتر ہین دنیا سے اور اوس چیز سے کہ جو دنیا مین ہی اور فرمایا جو شخص محافظت کرے چار رکعت پر قبل نماز ظہر کے اور چار رکعت پر بعد نماز ظہر کے حرام کرے اوسکو اللہ دوزخ پر اور فرمایا چار رکعت قبل ظہر کی کہ نہین ہی بیچ اسکے سلام پہیرنا یعنی چارون ایک ہی تحریمہ سے پڑہی

جاوین کھولے جاتے ہین اونکے واسطے دروازے آسمانون کے یعنی قبول ہوتی ہیں اور روایت ہی کہ پڑہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار رکعت قبل ظہر کے اور فرمایا کہ یہہ ایسا وقت ہی کہ کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے سو دوست کہتا ہون کہ اوپر چڑہے میرے واسطے اسمین عمل نیک اور فرمایا رحم کرے اللہ اوس شخص پر کہ نماز پڑہے قبل عصر کے چار رکعت اور روایات ہین کہ پڑہتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل عصر کے چار رکعت اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑہے بعد نماز مغرب کے چھہ رکعت کہ اسکے درمیان بری بات نہ کہے تو برابر کی جاتی ہین واسطے اوسکے ساتھہ عبادت بارہ برس کے یعنی بارہ برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہی اور فرمایا کہ چار رکعت بعد زوال کی برابر ہی ثواب اوسکا چار رکعت نماز تہجد کے اور فرمایا جو شخص کہ نماز پڑہے بعد نماز مغرب کے چار رکعت تو اوٹہائی جاتی ہی نماز اوسکی علیین مین فقط مرقوم ہین یہہ تمام روایات مشکوۃ شریف مین انتباہ بیان مین فضایلون کے جو تہجد کی نماز کے ہین ۔ روایات ہین اصحاب کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اوترتا ہی رب ہمارا برکت والا

ف یعنی حق تعالی اپنی رحمت خاص کو اوتارتا ہی فقط ہر ایک رات کو دنیا کے آسمان کی طرف جس وقت کہ باقی رہتی ہی پچھلی تہائی رات فرماتا ہی کون ہی کہ دعا کرے مجھہ سے کہ قبول کرون مین اوسکی دعا کو کون ہی کہ مانگے مجھہ سے کہ دون مین

اوسکو کون ہی کہ گناہ بخشواوے مجہ سے کہ بخشون مین اوسکو اور فرماتا ہی کہ کون
ہی جو قرض دیوے اوس کو جو محتاج نہین ہی اور ظلم کرنے والا نہین ہی یعنی
مجھکو قرض دو کہ مین محتاج نہین اور ظلم کرنے والا نہین ہون آور فرمایا کہ تحقیق
رات مین ایک ساعت ہی کہ نہین مانگتا ہی اس مین کوئی مسلمان بہلائی کام مین
دنیا اور آخرت کی اللہ سے مگر کہ دیتا ہی اللہ اوسکو وہ بہلائی اور یہہ ساعت
ہر ایک رات مین ہی آور فرمایا کہ بہت پسند نمازون مین اللہ کے نزدیک نماز
حضرت داؤد پیغمبر کی ہی اور بہت پسند روزون مین اللہ کے نزدیک روزہ
حضرت داؤد پیغمبر کا ہی اور تہے داؤد پیغمبر علیہ السلام سوتے آدہی رات اور
قیام کرتے تہائی رات مین پہر سوتے چھٹا حصہ رات مین اور روزہ رکہتے
ایک دن اور افطار کرتے ایک دن آور فرمایا کہ اوٹہنا رات کا عادت ہی نیکون
کی جو تمہارے پہلے تہے اور نزدیکی کا سبب ہی تمہارے رب پاس اور سبب
مٹانے گناہون کا ہی اور سبب باز رہنے کا گناہون سے ہی آور فرمایا کہ
تین شخص ہین کہ ہنستا ہی اللہ تعالی طرف اونکے اور تین شخص سے راضی ہوتا ہی
اور اپنی رحمت سے نظر کرتا ہی طرف انکے ایک وہ شخص کہ جب اوٹہے رات
کو نماز پڑہے دوسرا وہ کہ نماز کی صف درست کرے تیسرا وہ کہ جہاد مین
صف درست کرے آور فرمایا کہ بہت نزدیک ہوتا رب کا اپنے بندہ سے
درمیان مین پچہلی رات کے ہی پہر اگر ہوسکے کہ ہووے تو درمیان مین ان

شخصون سے کہ ذکر کرتے ہین اللہ کا اوس وقت مین تو ہو آور فرمایا کہ رحمت کرے
اللہ اس شخص پر کہ اوٹھا رات کو پہر نماز پڑہی اور جگایا اپنی عورت کو پہر نماز
پڑہی اوس عورت نے پہر اگر نہ جاگی تو چھینٹے دیا اوس کے منہہ پر پانی کی رحمت
کرے اللہ اوس عورت پر کہ اوٹھی رات کو پہر نماز پڑہی اور جگایا اپنے خاوند
کو پہر اگر نہ جاگا تو چھینٹے دی اوسکے مونہہ پر پانی کی آور روایت ہی کہ عرض
کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ یا رسول اللہ دعا کون سی بہت قبول ہوتی ہی تب
فرمایا کہ درمیان پچہلی رات کے اور پیچہے فرض نمازون کے آور فرمایا کہ تحقیق
جنت مین محل ہین کہ دیکہا جاتا ہی جو اسکے باہر ہی اسکے اندر سے اور جو اسکے
اندر ہی اسکے باہر سے تیار کیا ہی اوسکو اللہ نے ایسے شخص کے لئے کہ نرمی
سے کلام کرے اور کہلاوے کہانا اور پے در پے روزے رکہے اور نماز پڑہے
رات کو اور لوگ سوتے ہون آور فرمایا کہ افضل نمازون مین بعد فرض کے
نماز ہی درمیان رات کی آور فرمایا کہ تہا واسطے داود علیہ السلام کے رات
کو ایک وقت کہ جگاتے اسمین اپنی اہل وعیال کو اور فرماتے ای داود کے
لوگو اوٹہو اور نماز پڑہو تحقیق یہہ ایک وقت ہی کہ قبول کرتا ہی اللہ عز وجل
اسمین دعا کو سوائے جادوگر اور تحصیلدار کی دعا کے آور فرمایا کہ اشرف
میری امت کے حافظ قرآن شریف کے ہین اور عمل کرنے والے اسپر اور جاگنے
والے پچہلی رات کے اور پڑہنے والے نماز تہجد کے ہین مذکور ہین یہ احادیث

مشکوۃ شریف مین انتباہ معتبر کتابون مین بزرگان دین کے قول سے ثابت ہی کہ تہجد کی نماز پڑہنے والا محتاج کم رہتا ہی اور اس ضعیف نے اس بات کا بہت تجربہ کیا ہی اور اس بات کو تحقیق پایا اور بہت دوستون کو یہہ عمل یعنی تہجد کی نماز سکہائی اور اللہ تعالی نے اونکو روزی کی کشایش عطا فرمائی ۞

فصل دسوین بیان مین فضایل نوافل نمازون کے

جاننا چاہیئے کہ بعد نماز فرض اور سنت کے کسی عمل کی بزرگی اور ثواب برابر نماز نفل کے نہین ہی اور نفل بہت ہین بعضے بیان کئے جاتے ہین روایات ہین اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے کہ فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی صلوۃ تسبیح کو ہر روز ایکبار پڑہے گا حق تعالی اوسکے گناہون کو معاف فرماوے گا اگر ہر روز نہو سکے تو ہر ہفتہ مین ایک بار پڑہے نہین تو ہر ماہ مین یا ہر سال مین ایکبار پڑہا کرے اگر نہو سکے تو تمام عمر مین ایکبار پڑہے کہ گناہ معاف ہوتے ہین صفت اوس کی یہہ ہی کہ دو دوگانہ پڑہے نفل کی نیت سے اول رکعت مین بعد الحمد کے سورہ اذا زلزلت الارض پڑہے اور دوسری رکعت مین بعد الحمد کے سورہ والعادیات پڑہے تیسری رکعت مین بعد الحمد کے سورۃ قل یا ایہا الکافرون یا سورہ اذا جاء پڑہے چوتہی رکعت مین سورۃ قل ہو اللہ پڑہے اور ہر ایک رکعت مین بعد الحمد اور سورہ کے پندرہ مرتبہ تسبیح اربعہ پڑہے یعنے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑہے

بعد اوس کے رکوع کرے اور بعد ذکر رکوع کے دنس مرتبہ وہی تسبیح اربعہ پڑہے
پہر رکوع سے سر اوٹہاوے اور سمع اللہ کہے اور دنس مرتبہ تسبیح اربعہ بولے پہر
سجدہ مین جاوے بعد ذکر سجدہ کے دنس مرتبہ تسبیح اربعہ کہے پہر سر اوٹہاوے
اور دنس مرتبہ تسبیح مذکور کہے پہر دوسرے سجدہ مین بعد ذکر کے تسبیح مذکورہ
دنس مرتبہ پڑہے پہر سر اوٹہاوے اور دنس مرتبہ تسبیح مذکور پڑہے یہہ تسبیح
ہر ایک رکعت مین ستّر پر پانچ مرتبہ ہوتی ہی اور چار رکعت مین تین سو
مرتبہ ہوتی ہی بزرگان دین اس نماز کو ہمیشہ پڑہتے تہے اس نماز کے
فوایدپڑہنے والون کو معلوم ہوتے ہین بہت بڑی قسمت والے کو اسکے
ہمیشہ پڑہنے کی توفیق ہوتی ہی یہہ غیب کی نعمت کا خزانہ اور دل کی
روشنی کی دوا اور آخرت کی دولت ہی ایک دوست اس ضعیف کے
ایک مدت تا ہر شب بعد نماز مغرب کے یہہ نماز پڑہا کرتے تہے کہ حق تعالے
نے بڑی نعمتین باطن کی عطا فرمائی تہین کہ حال اونکا بہت بہتر ہوا اور
چاہئیے کہ بعد ہر دوگانہ کے تیس پر چار بار اللہ اکبر اور تیس پر تین بار
الحمد للہ اور تیس پر تین بار سبحان اللہ پڑہے کہ نہایت ثواب ہی اور
روایت ہی کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص کو
حاجت ہووے اللہ تعالی سے یا کسی آدمی سے پہر چاہئیے کہ اچہا کامل وضو
کرے پہر دو رکعت نماز پڑہے پہر تعریف اور ثنا کرے اللہ کے واسطے اور

درود بھیجے نبی پر پھر کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

اور فرمایا نہین کوئی شخص کہ گناہ کرے کوئی گناہ پھر کھڑا ہووے اور طہارت کرے اور نماز پڑہے پھر بخشش چاہے اللہ سے مگر بخشے اللہ اوسکو پھر پڑہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ آیت وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ اور روایت ہے کہ جب سخت ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی کام تب نماز پڑہتے تہے اور روایت ہی کہ صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر بلایا حضرت بلال رض کو اور فرمایا کہ ساتھہ کس چیز کے میرے پہلے گیا تو بہشت مین کہ نہ داخل ہوا مین کبہی مگر سنا مین نے آواز تیرے جوتے کی اپنے آگے تب عرض کیا بلال رض نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین اذان دی مین نے کبہی مگر پڑہی مینے دو رکعت نماز اور نہ پہونچا مجہکو حدث کبہی مگر وضو کیا مین نے اُسی وقت اور جانا مینے کہ تحقیق اللہ تعالی کا حق ہی مجہہ پر دو رکعت تب فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بسبب انہین دونو کے یعنی انہین دونون

کام سے تو نے یہہ مرتبہ پایا اور روایت ہی جابر رضی سے کہا کہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سکہلاتے ہمکو دعا استخارہ کی جیسا کہ سکہلاتے ہمکو سورتیں قرآن شریف کی اور فرماتے کہ جب قصد کرے ایک تمہار کسی کام کا تب چاہیے کہ پڑہے دو رکعت سواے فرض کے پہر چاہیے کہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّی

اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ فقط

یہہ نماز اور یہہ دعا پڑہنے سے جو کام نیک ہی سو بن آتا ہی اور جو کام بد ہی سو بن نہیں آتا ہی یہہ عمل بہت مجرب ہی اور مشہور اور مروج بہی ہی اکثر اولیاء اللہ اور اہل تقوی اسپر عمل کرتے ہیں **اشتباہ** نماز سنت تراویح ماہ رمضان مبارک کی مشہور ہی اور سواے اسکے بہت نمازیں ہیں کہ ثواب بے نہایت رکہتی ہیں یہہ

نمازین جو مذکور ہوئین سو کنجیان نعمت کے خزانون کی اور سبب نجات اور
حصول عالی درجات کے ہین حق تعالی نے جنکی قسمت مین عالی مرتبے اور قرب
درگاہ اور جنت فردوس مقرر فرمایا ہی اونکو توفیق عطا فرماتا ہی سواے دوستان
خدا کے دوسرون کو طاقت اور توفیق نہین ہوتی ہی اور نماز کے باب مین
جو احادیث لکھی گئی ہین سو وہ تمام مشکوۃ شریف مین موجود ہین اونکی اسناد کو ساتھ

باب پانچوان

بیان مین فضایل اور آداب تلاوت قرآن مجید کے ملا ہوا اوپر چار فصل کے

فصل اول بیان مین فضایل تلاوت قرآن شریف کے ۔ جاننا چاہیئے کہ
قرآن مجید کے فضایل مین بہت آیات اور احادیث ہین اس کتاب مختصر مین وہ
تمام لکھنے کی گنجایش نہین ہر اس لئے بعضے فضایل لکھے جاتے ہین فرمایا
حق تعالی نے لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا
مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ الی اخرہ یعنی اگر اس قرآن کو ہم اوتارتے پہاڑ پر
تو البتہ دیکھتے تم یا محمد اس پہاڑ کو کہ خوف کرتا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا خوف
سے اللہ کے فقط اور فرمایا وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ
بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا فقط یعنی اگر کوئی
چیز ایسی ہو کہ جس سے پہاڑ راہ چلین اور زمین قطع ہو اور مردے بات کرین تو وہ
چیز البتہ قرآن شریف ہوگا ولیکن سب کام خدا کے اختیار مین ہین اور فرمایا اَلرَّحْمٰنُ

عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ یعنی مین ایسا بڑا رحم کرنے والا ہون کہ اپنی رحمت کے سبب سے قرآن کو سکہلاتا ہون اور فرمایا بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ یعنی یہہ قرآن بہت بڑے مرتبہ والا ہے لوح محفوظ مین لکہا ہوا ہے اور فرمایا لَا یَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ یعنی ہاتہہ نہ لگاوین اسکو سوائے پاک لوگون کے۔ اور فرمایا کہ اگر تمام آدمی و جنات جمع ہون کہ مانند اس قرآن کے بنادین تو نہین بنا سکین اگرچہ ایک دوسرے کی مدد کرین۔ سو کافرون نے حق تعالی کی یہہ شرط باطل کرنے کے لئے اور مسلمانون کو باطل کرنے کے لئے ہر طرح کی خلایق کو جمع کرتے رہے اور بہت مال خرچ کرتے رہے لاکن بارہ سو برس سے زیادہ گذرے کہ اب تک ایک آیت بہی نہین بنا سکے سو سب حیران ہین اور یہہ معجزہ موجود ہے اور آزمایش جاری ہے جو کوئی چاہے سو آزمایش کرلیوے اور جاننا چاہیے کہ قرآن مجید کے معجزے بہت بڑے ہین اور بے شمار ہین ان مین سے بعضے معجزے اس کتاب کے بارہوین باب کی پانچوین فصل مین مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بڑی عبادت میری امت کی قرآن شریف پڑہنا ہے اور فرمایا کہ جسکو قرآن کی نعمت دی ہے اور جانے کہ کسی شخص کو قرآن کی نعمت سے بڑی نعمت دی ہے تو چہوٹی سمجہا اس نعمت کو کہ خدا ہی تعالی نے بزرگ بنایا ہے اسکو تو بڑا گناہ گار ہوا اور فرمایا کہ روز قیامت مین خدا کے پاس

قرآن سے بڑا شفاعت کرنے والا نہین ہی نہ کوئی پیغمبر نہ کوئی فرشتہ نہ اور کوئی
سوای ان کے اور فرمایا کہ حقتعالی فرماتا ہی کہ جس کو قرآن کا پڑہنا دعا کرنے
کے واسطے فرصت نہ دیوے گا تو مین اوس کو بہت بڑا ثواب دینےگا وہ بڑا ثواب
جو شکر کرنے والون کے واسطے مقرر ہی اوس کو ملے گا اور فرمایا کہ ان دلون کو
زنگار نے پکڑا ہی مانند لوہے کے عرض کیا کہ کس چیز سے نکالا جاوے گا زنگار
یا رسول اللہ فرمایا قرآن پڑہنے سے اور موت کو یاد کرنے سے اور فرمایا کہ مین
گیا اور واسطے تمہارے دو نصیحت کرنے والون کو چھوڑا کہ ہمیشہ تمکو نصیحت کرتے
رہین گے ایک بولنے والا ہی اور دوسرا خاموش بولنے والا قرآن مجید ہی اور خاموش
نصیحت کرنے والا موت ہی اور فرمایا قرآن پڑہو کہ ثواب ہر ایک حرف کا
دس نیکیان ہین اور نہین کہتا ہون مین کہ الٓمٓ ایک حرف ہی بلکہ الف ایک حرف ہی
اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف ۔ اور حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ مینے حقتعالی کو خواب مین دیکہا اور عرض کیا کہ یا رب تیری کلام کے
ساتھ تیرے کس چیز مین بہت بڑا حاصل ہوتا ہی حکم ہوا کہ ساتھ کلام میرے کے
جو قرآن ہی عرض کیا مینے اگر معنی اسکے جانے یا نہ جانے فرمایا اگر جانے یا نہ جانے یہہ احادیث
جو مذکور ہوئین سو کتاب کیمیاے سعادت مین ہین ۔ اور روایات ہین کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پڑہنے والے قرآن شریف کے سردار اور
عزت والے اہل جنت کے ہین اور فرشتے آسمان کے قرآن پڑہنے والونکو

جو زمین پر ہین ایسا دیکہتے ہین جیسا کہ زمین کے رہنے والے آسمان کے ستارونکو
دیکہتے ہین - اور روایات ہین مشکوٰۃ شریف مین اصحاب کرام رضی اللہ عنہم
اجمعین سے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ صورت حسد کی
نچاہیے مگر دو شخصون پر ایک تو وہ مرد کہ دیا جسکو اللہ تعالی نے حفظ قرآن کا سو
وہ کہڑا رہتا ہے قرآن پڑہتا ہوا رات اور دن کی ساعتون مین اور دوسرا وہ مرد
کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نے مال سو وہ خرچ کرتا ہے اوسے رات اور دن کی
ساعتون مین اور فرمایا کہ بیشک اللہ بلند کرتا ہے بسبب اس قرآن کے مرتبہ
کتنی جماعتون کا اور نیچا کرتا ہے بسبب اس کے مرتبہ دوسرون کا یعنی جو ایمان
لایا اور عمل کیا سو مرتبہ پایا اور جو ایمان نہ لایا سو وہ ذلیل ہوا اور فرمایا کہ پڑہو
قرآن اس لئے کہ آوے گا قرآن قیامت کے دن شفیع ہو کر اپنے قاریون کا
اور پڑہو دو چمکتی ہوی سورتون کو یعنی سورہ بقرا اور سورہ آل عمران کو اس لئے
کہ یہہ دونون سورتین آوینگی قیامت کے دن جیسے دو ٹکڑے سفید ابر کے
یا جیسے دو ٹکڑیان یا جیسے دو جماعت صف باندہ کر اوڑتے جانورون کی طرح
کوشش کرینگی شفاعت مین اپنے پڑہنے والون کی پڑہو سورہ بقر کو کہ بیشک
پڑہنا اس کا برکت ہے اور چہوڑنا اسکا ندامت ہے اور نہین پڑہ سکتے اسکو سست لوگ
اور فرمایا کہ کہین گے آخرت مین قرآن پڑہنے والے اور اوسپر عمل کرنے والے کو
کہ قرات کر قرآن کی اور چڑہ جنت کے درجون پر اور خوبی سے قرآن پڑہتا رہ

جیسا کہ خوبی کے ساتھہ پڑھتا تھا دنیا مین پھر بیشک مقام تیرا اخیر کی آیت کے پاس
ہوگا جو پڑھتا ہی تو تب یعنی ہر ایک آیت کے پڑھنے سے حق تعالی ایک درجہ
بہشت مین دیتا ہی کہ پہلے درجہ سے دوسرا درجہ بلند زیادہ اور بہتر زیادہ ہوتا ہی
اور اوس سے تیسرا درجہ بہتر زیادہ اور اوس سے چوتھا درجہ اور اسی طرح سے
جس قدر آیتین زیادہ یاد ہون گی اتنے ہی درجے زیادہ ملین گے اور ایک سے
ایک درجہ بہتر ہوگا اور فرمایا جو شخص کہ نہو دل مین اوس کے کچھہ بھی قرآن
سے سو وہ دل مانند ویران گھر کے ہی اور فرمایا کہ فضیلت اللہ کے کلام کی
سب کلام پر ایسی ہی جیسے فضیلت اللہ کی اوسکی خلقت پر اور فرمایا کہ جس نے
قرآن پڑہا اور عمل کیا اوس کی آیتون پر پہنا وین گے اوس کے مان باپ کو
قیامت کے دن ایسا ایک تاج کہ روشنائی اوسکی بہتر ہوگی آفتاب کی روشنی
سے اور فرمایا کہ قرآن پڑہنا نماز مین بہت بہتر ہی قرآن پڑہنے سے سوا
نماز کے اور قرآن پڑہنا نماز کے سوا بھی بہت بہتر ہی سبحان اللہ اور
اللہ اکبر کہنے سے اور تسبیح وغیرہ بہت بہتر ہی خیرات دینے سے اور خیرات دینا
بہت بہتر ہی نفل روزے سے اور نفل روزہ بچاؤ ہی دوزخ سے - یعنی قرآن
کی تلاوت یہہ تمام عبادتون سے فضیلت زیادہ رکھتی ہی اور فرمایا کہ قرآن پڑہنا
بغیر دیکھنے کے ہزار درجے ثواب رکھتا ہی اور قرآن پڑہنا دیکھہ کر دو ہزار درجے
تک ثواب رکھتا ہی اور فرمایا کہ مہارت رکھنے والا قرآن پڑہنے کی اچھے فرشتے

عزت والے لکھنے والون کے ساتھہ ہی اور جو کوئی پڑھتا ہی قرآن اور وہ ہچکاتا
ہی پڑھنے مین اور قرآن پڑھتا ساتھہ مشکل کے ہو تو اوسکے واسطے دو مزدوریان
ہین ف یعنی ایک مزدوری قرآن پڑھنے کی دوسری محنت اوٹھانے کی
اور فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور حلال جانا اوس کے حلال کو اور حرام جانا
اوسکے حرام کو داخل کرے گا اللہ اوسکو بہشت مین اور شفیع کرے گا اوسے
دس شخصون کے حق مین اوسکے گھر والون سے کہ اُنمین سبھی لایق ہونگے
دوزخ کے اور روایت ہی کہ ایک مرد رات کو قرآن پڑھتا تھا اور پاس
اوس کے گھوڑا بندھا ہوا تھا ناگہان ایک سائبان آسمان سے اُترا اور
ڈھانپ لیا اور گھوڑا بھاگنے لگا اُس مرد نے یہہ حال دیکھہ کر سکوت کیا تب وہ
سائبان چلا گیا پھر صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آیا
اور عرض کیا تب فرمایا کہ وہ سکینہ ہی کہ ظاہر ہوا تھا بسبب قرآن شریف کے
ف سکینہ ایک چیز ہی اللہ کی نعمتون سے کہ دیکھنے سے اوسکے مومن کے دل مین
تسکین ہوتی ہی اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا اونہون نے کہ مقرر کیا
مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نگہبانی پر رمضان کے فطرے کے
سو آیا میرے پاس ایک شخص پھر لگا دونو ہاتھہ سے غلہ لینے پھر پکڑا مینے اوسکو
اور کہا کہ البتہ لیجاؤن گا تجھکو رسول اللہ کے پاس کہا اُسنے مین محتاج ہون
اور مجھہ پر بال بچون کا خرچ ہی اور بہت ضرورت ہی کہا ابوہریرہ رض نے پھر

پہر چہوڑ دیا مینے اسکو پہر صبح کو اوٹہا مین سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ای ابا ہریرہ کیا کیا تیرے قیدی نے کل کی رات کو عرض کیا مینے یا رسول اللہ
صلعم گلہ کیا سخت حاجت کا اور بال بچون کا سو رحم کیا مینے اوسپر اور چہوڑ دیا
اسکو فرمایا خبردار جہوٹ کہا اوسنے اور پہر بہی آوے گا سو منتظر رہا مین سو
اگر دونو ہاتہہ سے غلہ لینے لگا سو پکڑ لیا مینے اوسکو اور کہا کہ لیجاؤن گا
تجہکو پاس انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکے پہر کہا اوسنے جیسا کہ کہا تہا پہلے
اور کہا کہ پہر نہ آونگا سو رحم کیا مینے اور چہوڑ دیا اوسکو پہر صبح کو فرمایا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای ابوہریرہ کیا کیا تیرے قیدی نے
تب عرض کیا مینے جو حال گذرا تہا تب فرمایا خبردار جہوٹ کہا اوسنے
پہر بہی آوے گا سو منتظر رہا مین اوسکا پہر آیا دونو ہاتہہ سے غلہ لیتا ہوا
پہر پکڑا مینے اور کہا کہ لیجاونگا تجہکو انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
تین بار تو نے کہا کہ نہ آونگا پہر آتا ہی تب کہا اوسنے کہ چہوڑ دے مجہہ کو
کہ سکہلاؤن تجہکو اون باتون کو کہ نفع دے اللہ تجہکو بسبب اونکے جب کہ
قصد کرے تو سونے کا تو پڑہ آیت الکرسی کو جو یہہ ہی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ آخر تک تب رہیگا تجہپر اللہ کی طرف سے نگاہبان اور نزدیک
نہ آوے گا تیرے کوئی شیطان صبح تک سو چہوڑ دیا مینے اوسکو پہر صبح کو
اوٹہا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کیا تیرے قیدی نے عرض کیا

مینے سکہلایا مجہکو اون باتون کو کہ نفع دیگا اللہ مجہے بسبب اونکے تب فرمایا

خبردار سچ کہا اوس نے تو جانتا ہی کہ کس سے بات کرتا ہی تو تین رات سے

عرض کیا مینے کہ نہین فرمایا کہ وہ شیطان ہی

فصل دوم بیان مین فضائل اور خواص قرآن مجید کے — روایات

ہین اہل بیت عظام اور اصحاب کرام رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین سے کتاب مین

مشکوٰۃ شریف کے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ثواب

اذا زلزلت الارض کا سورہ پڑہنے کا برابر ثواب آدہا قرآن پڑہنے کے ہی

اور ثواب سورہ قل ہو اللہ پڑہنے کا برابر ہی قرآن کی ایک تہائی کے اور

سورہ قل یا ایہا الکفرون کا برابر ہی ایک چوتہائی قرآن کے اور فرمایا کہ

ثواب دو آیتون کے پڑہنے کا صبح کو مسجد مین بہتر ہی ملنے سے دو اونٹنیوں کے

اور تین آیتون کا ثواب بہتر ہی تین اونٹنیان ملنے سے اور چار کا چار سے

اور زیادہ کا بہتر ہی زیادہ سے اور فرمایا سورہ فاتحہ سبع مثانی ہی اور

قرآن عظیم وہی ہی اور اسمین شفا ہی ہر ایک بیماری کی یہہ سورہ کسی نبی پر نہ

اوترا خدا نے مجہی کو عنایت فرمایا اور سورہ فاتحہ اور دو آیتین سورہ بقر کی

آخر کی یعنی آیت امن الرسول سے آخر تک سورہ بقر کے جب اتری یہہ سورہ

تو آسمان کا دروازہ کہلا اور فرشتہ اترا تو کہا کہ خوش ہو جاوان دو نور سے

کہ تمہین کو ملے ہین جو نہین ملی تہی تمہارے پہلے کسی نبی کو نہ پڑہے گا کوئی

ایک حرف کوان دونوں سے مگر دیوے گا خدا اوسکو یعنی جو اس حرف مین
مراد ہی سو حق تعالی عطا فرماوے گا - اور فرمایا جو کوئی ایک رات مین ان
دونوں کو پڑہے گا بلا دفع کرین گے اوسکی اور فرمایا کہ قرآن گہر مین پڑہو
بیشک شیطان بہاگتا ہی جس گہر مین سورہ بقر پڑہا جاتا ہی اور فرمایا کہ سب
آیتون سے زیادہ بزرگی آیت الکرسی کو ہی اور روایت ہی کہ ایک شخص
ہر نماز مین سورہ قُل ہُوَ اللہُ اَحَد پڑہتا تہا جب کہ اوسکا سبب پوچہا اوس سے
تو کہا کہ یہہ سورہ خدا کی صفت مین ہی اور مین دوست رکہتا ہون اسکو تب
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک اللہ دوست رکہتا ہی اس شخص کو
اور عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین دوست
رکہتا ہون سورہ قُل ہُوَ اللہُ اَحَد کو تب فرمایا کہ تحقیق محبت نے تیری اس سے
مستحق کیا تجہکو بہشت کا اور فرمایا جو کوئی ہر روز دوسو بار قُل ہُوَ اللہُ اَحَد
پڑہے گا تو مٹا دین گے اوس سے گناہ پچاس برس کے سواے گناہ فرض
کے اور فرمایا جو کوئی پڑہے گا سورہ قُل ہُوَ اللہُ اَحَد کو دس بار بنے گا
اوس کی برکت سے اوس کے لئے ایک بڑا مکان جنت مین اور جو کوئی پڑہیگا
بیس بار بنینگے اوس کے لئے دو مکان اور جو کوئی پڑہے گا تیس بار
بنین گے تین مکان جنت مین تب عرض کیا عمر ابن خطاب رضہ نے قسم اللہ کی
یا رسول اللہ صلعم اب تو زیادتی کرین گے ہم مکانون مین تب فرمایا

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کا فضل اس سے زیادہ ہی اور
روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات کو بچھونے پر تین مرتبہ قُلْ
هُوَ اللّٰهُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے اور
ہتھیلیوں پر دم فرماتے اور تمام جسم پر پھیرتے اور روایت کی ایک صحابی نے کہ
پایا مینے ایک جاے سخت ہوا مین اور اندھیری رات مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرمایا کہ پڑھو سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور فرمایا ایک اصحابی کو کہ نہ پڑھیگا
تو کوئی سورہ کہ زیادہ مفید ہو اللہ کے پاس قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سے اور
فرمایا کہ جو کوئی پڑھے گا سورۂ مؤمن کو اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ تک اور آیۃ الکرسی
صبح کو محفوظ رہے گا برکت سے ان دونوں کے شام تک اور جو کوئی پڑھے گا
شام کو محفوظ رہے گا صبح تک اور فرمایا کہ ہر چیز کا دل ہی اور دل قرآن کا سورہ
یٰسین ہی جو کوئی ایک بار پڑھے گا ثواب دیوے گا اوسکو اللہ تعالی دس بار
تمام قرآن شریف پڑھنے کا اور فرمایا کہ جو کوئی پڑھے گا سورہ یٰسین کو دن
نکلتے وقت اوسکی حاجتین روا ہونگی اور جو کوئی پڑھے گا سورہ یٰسین کو اللہ
کی رضامندی کے واسطے جاہکر بخشے جاوینگے اوسکے اگلے گناہ سو پڑھو
اسکو اونکے پاس جنکو جان کندنی لگی ہو اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے ہزار برس
پہلے زمین اور آسمان بنانے کے سورہ طٰهٰ پڑھی تب فرشتے بولے کہ خوبی

ہی اس امت کی کہ اتپنہ یہہ قرآن اپر اور فرمایا جس نے پڑہا سورہ حٰمٓ دخان کو کسی رات مین صبح کرے گا اوس حال مین کہ مغفرت مانگتے ہونگے اوسکے واسطے ستر ہزار فرشتے اور جس نے پڑہا سورہ حٰمٓ دخان کو شب جمعہ مین معاف ہونگے گناہ اوسکے اور روایت ہی کہ پڑہتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت مسبحات کو اور فرماتے کہ ایک آیت انہین ہی ہزار آیۃ سے بہتر اور فرمایا کہ سورہ تبارک نے سپارش کیا ایک مرد کیواسطے یہانتک کہ مغفرت ہوئی اوسکی اور روایت ہی کہ ایک اصحاب نے کسی قبر سے سورہ تبارک کے پڑہنے کی آواز سنی اور عرض کیا آنحضرت صلعم سے تب فرمایا کہ وہ سورہ باز رکہنے والا ہی نجات بخشنے والا ہی اپنے پڑہنے والے کو عذاب سے اللہ کے اور روایت ہی کہ سوتے نہ تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک کہ نہ پڑہتے سورہ الٓمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ اور سورہ تبارک کو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی پڑہے گا صبح کو تین بار اس دعا کو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پہر پڑہے گا تین آیت آخر سورہ حشر کی مقرر کرے گا اللہ اسپر ستر ہزار فرشتونکو کہ دعا کرینگے اوسکے لیے یہانتک کہ شام کرے اور اگر مر جاوے اوس روز تو ثواب پاوے گا شہادت کی موت کا اور جو کوئی پڑہے انکو رات کو تو حاصل کرے گا اسی مرتبے کو اور فرمایا جو پڑہے گا سورہ اٰلِ عِمْرٰن کو

جمعہ کے دن مغفرت مانگین گے فرشتے اوسکے لئے رات تک اور فرمایا کہ پڑہو
سورۂ ھود کو جمعہ کے دن اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہیگا سورۂ کہف کو
جمعہ کے دن تو اوسکے ایمان کا نور روشن رہیگا درمیان دو جمعہ کے
اور فرمایا کہ پڑہو نجات دینے والی کو وہ سورہ ہی الم سجدہ کا اس لئے
کہ ایک مرد نے ورد کیا تہا اسکو اور بڑا گناہگار تہا سو اس سورۃ نے اپنے
دونو بازو پہیلا دیئے اور عرض کیا ای رب میرے بخشش دے اسکو کہ وہ
میری قرارت بہت کیا کرتا تہا سو شفاعت قبول کیا اسکی پروردگار نے اور فرمایا
کہ لکہوا سکے لئے جگہہ پر ہر گناہ کے نیکی اور بلند کرو اس کا درجہ اور فرمایا
کہ وہ سورہ جہگڑیگا اپنے پڑہنے والے کی طرف سے قبر مین اور کہیگا ای رب
میرے اگر ہون مین تیری کتاب کا سورہ تو شفاعت قبول کر میری اس کے
حق مین اور اگر نہین تو نکالدے مجہکو کتاب سے اور وہ سورہ ہوگا بطور
پرندہ کے پہیلا دیگا اپنے بازو اوسپر پہر سپارش کریگا اوسکی سو بچا لیگا
اللہ اوسکو قبر کے عذاب سے اور سورہ تبارک کا بہی اسکے مانند ہی اور
بعضے اصحاب ہرگز سوتے نہ تہے بغیر پڑہنے ان دونو سورتون کے اور فرمایا
کہ فضیلت ملی سورۂ الم سجدہ کو اور سورۂ تبارک کو ہر ایک سورہ پر قرآن کی
ساٹہہ نیکیون کے ساتہہ اور فرمایا کہ ہر ایک چیز کو بلندی ہی بلندی قرآن کی
سورۂ بقر ہی اور ہر چیز کو خلاصہ ہی خلاصہ قرآن کا مفصل کے سورہ ہین

ف یعنی سورۂ حجرات سے قرآن کے آخر تک اور فرمایا کہ ہر چیز کا حسن ہے اور
حسن قرآن کا سورۂ اَلرَّحْمٰنُ ہے اور فرمایا کہ جو کوئی پڑھے گا سورۂ واقعہ
ہر رات کو تو نہ پہونچے گا اوسکو فاقہ کبھی - اور ابن مسعودؓ حکم کرتے تھے اپنے
بیٹون کو کہ پڑھا کرو ہر رات سورۂ وَاقِعَہ کو اور فرمایا کہ ثواب سورۂ
اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ کے پڑھنے کا برابر ثواب ہزار آیت کے ہے اور فرمایا کہ
جس نے پڑھا ایک رات مین سو آیتون کو جھگڑے گا اوس سے قرآن اوس
رات مین اور جسنے پڑھا ایک رات مین دو سو آیتون کو ثواب ملے گا اوس کو
تمام رات کی عبادت کا اور جسنے پڑھا ایک رات مین پانسو آیت سے ہزار
آیت تک تو صبح کو اوٹھے گا ایک قِنطار ثواب لیکر عرض کیا صحابہ نے رضی
کیا ہے قِنطار فرمایا ہزار درم یا ہزار دینار فقط جاننا چاہیے کہ قرآن مجید کی سورتون
اور آیتون کے خواص بیشمار ہین کہ برکت سے انکے حقتعالی دونون جہان
کے مقصد عطا فرماتا ہے چنانچہ کتابون مین خواص قرآن مجید کے مرقوم ہین
اس مختصر مین واسطے عبادت کے بعضے فضایل مرقوم ہوئے

فصل سوم بیان مین تاکید واسطے یاد رکھنے قرآن مجید کے

روایات ہین اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمیشہ تلاوت کرتے رہو قرآن کی پس قسم ہے اوس ذات
کی کہ جس کے ہاتھ مین میری جان ہے کہ البتہ قرآن زیادہ بہاگ جاتا ہے

رسیون سے بندہی ہوئی اونٹون سے اور فرمایا بری چیز ہی حق مین کسی کے
ہم مین سے کہنا اس بات کا کہ بہول گیا مین فلانی اور فلانی آیت کو بلکہ کہے
کہ بہلا دیا کسی نے اور فرمایا کہ نہین کوئی مرد کہ پڑہے قرآن کو پہر بہولے
اوسکو مگر ملے گا اللہ سے قیامت کے دن دانت گرا ہوا اور فرمایا ہم مین
سے نہین ہی جو شخص خوش آوازسے پکار کر قرآن نا پڑہے اور فرمایا سات
قرارت پر قرآن اترا ہی پڑہو جس قرارت سے کہ چاہو اور فرمایا کہ پڑہو قرآن
کو عرب کے الحان سے اور آوازسے عرب کے اور دور رکہو اپنے کو
راگنیون سے فاسقون کے اور الحان سے یہود اور نصاریٰ کے اور پیدا ہونگے
بعد میرے لوگ کہ الاپ کر پڑہین گے قرآن کو جیسے الاپ راگ کی اور نوحون
کی اور نہین تجاوز کرتے اونکے آواز اونکے حلق سے یعنی دلمین اثر نہین
ہوتا۔ فریفتہ ہونگے اونکے دل دنیا مین اور دل اونکے جو اچہی لگے اونکو
قرارت اونکی اور فرمایا قرارت اچہی اسکی ہی کہ جب پڑہے گمان کیا جاوے
کہ وہ ڈرتا ہی اللہ سے اور فرمایا کہ نہ ایمان لایا قرآن پر جس نے ارتکاب
کیا منا ہی کا اور فرمایا سمجہہ نہ سکے گا جس نے پڑہا قرآن کو تین رات سے
کم اور فرمایا کہ جس نے قرآن پڑہا اور کہانا مانگا لوگون سے آوے گا قیامت
کے دن کہ مونہہ پر اسکے ہڈیان ہونگی بن گوشت کی

فصل چوتہی بیان مین آداب تلاوت قرآن مجید کے منقول کتاب کیمیا سے

کیمیاے سعادت سے جاننا چاہیئے کہ جس شخص نے قرآن کو سیکھا اوس کا مرتبہ بڑا ہوا پھر چاہیئے کہ حرمت قرآن کی محافظت کرے اور اپنے کو نالایق کامون سے دور رکھے نہین تو خوف ہی کہ قرآن اس کا دشمن ہووے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہت منافق میری امت کے قرآن پڑہنے والے ہونگے اور حق تعالی توریت مین فرماتا ہی کہ ای بندے شرم نہین کرتا مجھسے کہ اگر کوئی کسیکا نامہ تجھے پہونچاوے تو تو اگر راہ مین ہوگا تو بیٹھیگا اور ایک ایک حرف پڑہے گا اور سمجھے گا اور یہہ کتاب میری نامہ میرا ہی کہ تجھکو لکہا ہی کہ تو سمجھے گا اور اسپر عمل کرے اور تو انجان ہوتا ہی اور عمل نہین کرتا اور اسمین غور نہین کرتا ہی کہ کیا حکم کیا ہو انتباہ جاننا چاہیئے کہ تلاوت کے ظاہر مین چھہ ادب ہین اور باطن مین چھہ ادب ہین ظاہر کے یہہ ہین اول یہہ کہ اچھی طہارت کرے اور منھہ قبلہ کی طرف کرے اور بہت خوف اور عاجزی کے ساتھہ پڑہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی کہ جو کوئی قرآن قران نماز مین کہڑا ہوا پڑہے تو ہر ایک حرف پڑہنے کی سو نیکیان لکہتے ہین اور اگر نماز مین بیٹھا ہوا پڑہے تو ہر ایک حرف کی پچاس نیکیان اور اگر سواے نماز کے طہارت سے پڑہے تو پچیس نیکیان اور اگر طہارت بہی نہو تو دس نیکیون سے زیادہ نہین لکہتے ہر ایک حرف کے اجر مین اور جو رات کو نماز نفل مین پڑہے تو بہت بڑا ثواب ہی دوسرا ادب یہہ

کہ آہستہ پڑہے اور معنوں میں فکر کرتا ہوا اور سمجہتا ہوا پڑہے تیسرا یہہ کہ رووے اگر
رونا نہ آوے تو تکلف سے اپنے کو رونے میں لاوے کہ قرآن واسطے غم کے
آیا ہی چوتہا ادب یہہ کہ حق ہر ایک آیت کا ادا کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب کوئی آیت عذاب کی پڑہتے تھے تو پناہ مانگتے تھے اور جب آیت رحمت کی
پڑہتے تھے تو حقتعالی سے رحمت مانگتے تھے اور جب اللہ کی پاکی کے بیان کی
آیت پڑہتے تو تسبیح پڑہتے اور ثنا کہتے تھے اور ابتدا مین اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ
الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑہتے تھے پانچوان ادب یہہ کہ اگر دلمین ریا آوے یا کوئی
نزدیک نماز پڑہتا ہو تو آہستہ پڑہے اور مصحف مین دیکہہ کر پڑہنے سے ثواب
زیادہ ہی چھٹا ادب یہہ کہ خوش آواز سے پڑہے لیکن آگاہ رہے کہ راگ کی قسم
سے نہ پڑہے اور باطن کے بھی چھہ ادب ہین اوّل یہہ کہ بزرگی قرآن کی سمجہے کہ یہہ کلام
خدا کا ہی اور قدیم ہی اور صفت خدا کی ہی اور قایم ہی اوسکی ذات پر اور حقیقت
قرآن کی اوسکے حرفون مین مخفی ہی اگر ظاہر ہووے تو تمام آسمان اور زمین اور تمام
مخلوق طاقت اوسکی تجلی کے نور کی نہ لاکر نابود ہو جاوین اور پوشیدہ اسواسطے
ہی کہ آدمی پڑہ سکے اور اوسکے فیض سے نجات پاوے اور بڑے مرتبے کو
پہونچے اور قرآن کے چار بطن ہین اول اور دوم اور سوم بطن سے مومنین اور
اولیاء اللہ اور پیغمبر اور بڑے فرشتے اپنے اپنے مرتبے کے موافق معرفت اور نور
اور حکمت اور فیض پاتے ہین اور چوتھے بطن کے کمالات سواے اللہ کے کوئی

نهین جانتا اور بعد خدا تعالی کے قرآن سے بڑا کوئی نہین ہی اور قرآن دل کو ایسا
روشن کرتا ہی کہ بغیر پیر اور استاد کے خدا کی معرفت دل کو سکھلاتا ہی اور خدا
کا رستہ بتلاتا ہی اور کفر اور شرک اور تمام بد اعتقاد اور بد خصلتین کہ جن کے
سبب سے دل اندھا رہتا ہی دل سے دور کرتا ہی اور دل کو یقین اور نیک صفات
اور بینائی اور خوف خدا اور محبت بخشتا ہی لاکن جس دل مین کہ کفر اور بد اعتقاد
اور بد صفتین اور تکبر اور شر بہت غالب رہے اور کچھ ادب قرآن کا نکرے تو
اوسکے دلپر ایسا پردہ ہوتا ہی کہ کچھ فایدہ نہین ہوتا بلکہ بد اعتقادی اور بدیان
زیادہ ہوتی ہین جیسا کہ منافقون کا حال ظاہر ہی اسواسطے ادب کرنا ضرور
ہی دوسرا ادب یہہ ہی کہ بیشتر قرآن پڑھنے سے عظمت حق تعالی کی دلمین حاضر
کرے اور سمجھے کہ یہہ کلام اوسکا ہی کہ جو مالک دو جہان کا ہی تب نہایت خوف
سے اور دل کے حضور کے سے تلاوت کرے تیسرا ادب یہہ ہی کہ دل کو ایسا
حاضر رکھے کہ جیسے مالک کے روبرو ہی اور بات کرتا ہی چوتھا ادب یہہ کہ
حرفون مین اندیشہ کرے اور معنی سمجھے پانچوان ادب یہہ ہی کہ جب غضب کی
آیت آوے تو خدا سے پناہ مانگے اور جب رحمت کی آیت آوے تو خدا سے نعمت
مانگے چھٹا ادب یہہ ہی کہ قرآن کو ایسا سنے جیسا کہ حقتعالی سے سنتا ہی ایسا دلمین تصور کرے

باب چھٹا کتاب سے میراث جنت کے

بیان مین فضایل دعا کرنے کے اور ثواب مشہور دعاؤن کے اور وسعت رحمت

الٰہی کے اور فضایل اور درجات ذکر الٰہی کے اور مقرر کرنے اوقات واسطے
عبادتون کے ملا ہوا اوپر چھ فصلون کے

فصل پہلی بیان مین فضایل اور آداب دعا کرنے کے۔ جاننا چاہیے کہ
دعا کرنا یعنی اپنے مقصد اور مراد کو خدا سے مانگنا خواہ دلمین مانگے یا زبان سے
مانگے کنجی ہی تمام مقصدون کی اور مرادون کی کہ بندہ جو مراد حق تعالی سے
مانگے وہ مراد ملتی ہی اور سخت بلائین اور بڑی مشکلین دفع ہوتی ہین اور دعا
کرنا ایسی بڑی عبادت ہی کہ جس سے حق تعالی راضی ہوتا ہی دعا کرنے کے فضایل
قرآن مجید مین اور حدیث شریف مین بہت ہین بعضے اونمین سے مذکور ہوتے ہین
فرمایا حق تعالی نے وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ
يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ یعنی فرمایا ہمارے رب تمہارا کہ دعا کرو
مجھسے کہ قبول کرون مین واسطے تمہارے تحقیق جو لوگ تکبر کرتے ہین میری عبادت
سے یعنی میری دعا سے سو جلد داخل ہونگے جہنم مین ذلیل ہوکر اور فرمایا فَإِنِّي
قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ یعنی تحقیق مین نزدیک ہون
قبول کرتا ہون دعا کرنیوالے کی دعا کو اور فرمایا جس وقت کہ ذوالنون پیغمبر نے
مچھلی کے پیٹ مین جاکر پکارا کہ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ
مِنَ الظَّالِمِينَ یعنی کہ نہین کوئی معبود برحق مگر توہی ہی پاک ہی تو اس بات
سے کہ کسی چیز مین عاجز ہووے تحقیق کہ مین ہون گناہگار ونسے۔ فَاسْتَجَبْنَا

لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ یعنی قبول کیا ہمنے اوسکی دعاکو اور نجات دی ہمنے اوسکو اور جیسے کہ اوسکو نجات دی غم سے ہمنے ویسے ہی نجات دیوین گے ہم مومنون کو۔ یعنی جو ایمان دار بلا مین پڑکر دعا کرے گا تو ہم اوسکو نجات دین گے۔ اور فرمایا اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ یعنی میرے سواکون ہی جو قبول کرتا ہی لاچار کی دعاکو اور دور کرتا ہی اوسکی ایذاکو اور فرمایا وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا ۔ یعنی اللہ کے نیک نام ہین سو اون نامون کے ساتھہ اللہ سے دعاکرو۔ جاننا چاہیئے کہ حق تعالی کے نو وپر نو نام نیکی کے ہین کہ دنیا اور آخرت مین ہر ایک نام کے واسطے نور اور بلند درجے اور نعمتین اور فوایدہ جداجدا مقرر ہین جیسے کہ قَاضِیُ الْحَاجَاتِ حَلُّ الْمُشْکِلَاتِ دَافِعُ الْبَلِیَّاتِ شَافِیُ الْاَمْرَاضِ ۔ یعنی حاجتین برلانے والا۔ مشکلین آسان کرنے والا بلاؤن کو دفع کرنے والا۔ مرضون کو شفا دینے والا۔ اور بہت نام نیکی کے ہین سو جس بندے کو جس چیز کی حاجت ہووے تب وہ نام خدا کا جو اوس حاجت روا کرنیکے واسطے ہی حق تعالی کو اوس نام سے یاد کرکے اپنے مقصد مانگا کرے کہ دنیا کی مرادین برآوین اور آخرت کے عالی درجات اور نعمتین بھی ملین اور بہت بڑی قسمت اوسکی جو ننانوے نام کو یاد کرکے ورد کیا کرے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک حق تعالی کے ننانوے نام ہین جو کوئی

اخلاص سے یاد رکھے گا اونکو داخل ہوگا بہشت مین - اور فرمایا حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کرنا مغز اور خلاصہ عبادت کا ہی اور فرمایا کوئی چیز
پہیرتی نہین تقدیر کو مگر دعا اور کوئی چیز بڑہاتی نہین عمر کو مگر نیکی اور احسان اور فرمایا
کہ دعا کام آتی ہی اوتری ہوئی بلا کے دور کرنے کو اور نہین دور کرتی اوتری ہوئی
بلا کو سوائے دعا کے سو لازم کرلے ای بندے اللہ کے دعا کرنا اور فرمایا کوئی
چیز عزت والی نہین اللہ کے پاس زیادہ دعا سے اور فرمایا نہ مانگے گا کوئی
کسی طور کی دعا مگر دے گا اوسکو اللہ جو مانگا یا روکے گا اوس سے بدی کو مانند
اسکے یہہ بات جبتک ہی کہ نہ کرے دعا کسی گناہ کی یا قطع رحم کی اور فرمایا کہ
مانگو اللہ سے اوسکے فضل کو اس لئے کہ اللہ دوست رکھتا ہی کہ کوئی مانگے اوس سے
فضل اوسکا اور سب سے افضل عبادت انتظار کرنا ہی کشایش کا ف یعنی بلا اور
غم مین امیدوار کشایش کے رہنا اور فرمایا کہ جو شخص کہ نہ مانگے اللہ سے اوسکی
رحمت کو تو محروم رکھتا ہی اوسکو اللہ رحمت سے اور فرمایا جسپر کہلا دروازہ دعا کا تو
اوسپر کہلا دروازہ رحمت کا اور کسی چیز کا سوال کیا گیا نہ اللہ سے ف یعنی کہ اللہ کے پاس بہت
محبوب ہی عافیت کے سوال اور فرمایا کہ دعا کیا کرو اللہ سے قبولیت پر یقین رکھکے
اور سمجھ لو کہ اللہ قبول نہین کرتا دعا کو کہیلنے والے غافل دل سے اور فرمایا جب
دعا کرو اللہ سے تو ہتھیلیان اپنی پہیلایا کرو اور مت دعا کرو ہاتہہ اوندہا کرکے اور
جب فراغت کرو دعا سے تو پہیرا او اپنے ہاتہہ مونہہ پر اپنے اور روایت ہی کہ دوست

رستے کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی دعاؤن کو کہ سب باتونکو شامل ہون
اور ترک کرتے سوائے اونکے اور فرمایا کہ جب دعا کرے کوئی تو یون نہ کہے کہ
ای اللہ بخشدے میرے گناہ اگر چاہے تو رحم کر مجھپر اگر چاہے تو پس لازم ہیہ ہی کہ
اگر چاہے تو کا لفظ مت کہو بلکہ یقین اور جزم سے دعا کرو بیشک اللہ کرتا ہی جو چاہتا
ہی کوئی زبردستی کرنے والا نہین اوسپر اور فرمایا کہ بد دعا نہ کر اپنی جانونپر
اور اپنی اولاد پر اور مال پر کہ کہین موافق نہ پڑجاوے اللہ کی طرف سے اوس
گھڑی کی کہ مانگی جاتی ہی اوسمین بخشش پھر قبول کر لیوے تمہارے لئے اور فرمایا
نہین کوئی مسلمان کہ کرے ایسی دعا کو کہ جسمین گناہ نہو اور قطع رحم کا مضمون
نہو مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ اوسکے سبب سے تین چیزون سے ایک چیز یا تو
دنیا ہی مین جلد قبول کرتا ہی اوسکی دعا کو اور یا رکھ چھوڑتا ہی اوسکو اوسکے
لئے آخرت مین یا دور کرتا ہی اوس سے کوئی بدی مانند اوسکے تب عرض کیا
صحابہؓ نے اب تو بہت دعا کرین گے ہم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے خدا کا فضل بہت زیادہ ہی اور روایت ہی کہ جب یاد کرتے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کسی کو تو پھر دعا کرتے اوسکے لئے تو شروع کرتے اول دعا اپنی سے اور کرنا
چاہیے کہ مانگے ہر ایک تم مین کا اپنے رب سے اپنی سب حاجتین یہانتک کہ مانگے
اوس سے تسمہ اپنی نعلین کا جب کہ ٹوٹ جاوے بیان ہوئین یہہ سب احادیث
کتاب سے مشکوٰۃ شریف کی۔ جاننا چاہیے کہ دعا کے قبول ہونے کیواسطے

اور ثواب ملنے کیواسطے نو آداب کی محافظت کرنا ضرور ہے اول یہہ کہ دعا کو
بہت عاجزی سے دل کو خدا کی طرف متوجہ کرکے دعا کے معنون پر دل لگاکر
مانگے دوم اچھے دنون مین مانند دن عرفہ اور رمضان اور جمعہ وغیرہ کے دعا
کرے سوم یہہ کہ اچھے وقتون مین مانند وقت آدہی رات اور پچھلی رات اور
صبح کے اور وقت ادا کرنے نماز فرض کے اور افطار کرنے روزے کے اور
وقت اذان کے اور بارش کے اور جب کہ دل مین رقت آوے دعا کرے
چہارم یہہ کہ دونو ہاتہہ اوٹہاوے پنجم یہہ کہ یقین رکہے کہ حق تعالی دعا کو قبول
کرے گا ششم یہہ کہ دعا کو خوف سے اور حضور دل سے کرے اور بار بار کرے
ہفتم یہہ کہ تکرار بہت کیا کرے ہشتم یہہ کہ اول تسبیح اور درود شریف پڑہے
بعد اوسکے دعا کرے نہم یہہ کہ اول توبہ کرے اور جسپر ظلم کیا ہو اوس سے
بخشاوے بعد اوسکے دعا کرے قبول کرے گا اوسکی دعا کو حق تعالی اور دیویگا
اوسکی مراد کو روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ فرمایا
اللہ تعالی نے کہ اے آدم کے بیٹے مقرر تو جب تک دعا کرے مجہہ سے اور امید
رکہے مجہہ سے تو بخشش کرونگا تیری باوجود اس عمل کے کہ ہو تجہہ مین اور نہین
پروا رکہتا مین ف یعنی کسیکے سکہنے کی کہ ایسے بڑے گناہگار کو کیون بخشدیا
اے بیٹے آدم کے اگر پہونچین تیرے گناہ ابر تک آسمان کے پہر مغفرت چاہے تو
مجہہ سے تو بخش دونگا مین تیرے گناہ اور پروا نہین کسی کی مجہکو اے بیٹے آدم کے

بیشک اگر تو ملے گا مجھ سے زمین بھر کے گناہ ولیکن پھر اتنا ہو کہ ملے تو شریک نہ کرے
میرے ساتھ کسی چیز کو تو آونگا مین تیرے پاس زمین بھر کے بخشش لیکر

فصل دوم بیان مین فضایل مشہور دعاؤن کے اور بیچ اسکے چند فواید عظیم ہین

انتباہ دعا کرنا یہی ہے کہ بندہ اپنے دل کا مقصد حق تعالی سے مانگے جس
زبان مین کہ چاہے حق تعالی قبول فرماتا ہے جیسا کہ اسکے فواید بیان ہو چکے ہین
اس کام مین مشہور دعاؤن کی حاجت نہین ہے لاکن مشہور دعاؤن مین یہہ
فائدہ بھی موجود ہے اور سوائے اس فائدے کے دوسرے فائدے بھی
بہت ہین کہ حق تعالی نے ہر ایک مشہور دعا اور تسبیح کے واسطے عالی مراتب اور
بڑی نعمتین جدا جدا مقرر فرمایا ہے سو اسمین دعا کرنے کا فائدہ اور ہر ایک دعا کے
فائدے جدا جدا حاصل ہوتے ہین جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے **فائدہ اول**

بیان مین فضائل کلمہ **لا الہ الا اللہ** کے فرمایا حق تعالی نے واعلم
انہ لا الہ الا اللہ واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات یعنی
جان لے کہ تحقیق نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ تعالی تب معافی مانگ واسطے
گناہون اپنے اور مومنین اور مومنات کے - یعنی تو ایمان لا کہ سوائے خدا کے
کوئی مالک اور معبود نہین ہے اوسوقت اپنے اور دوسرے ایمانداروں کے
گناہون کے لئے معافی مانگ **ف** یعنی حق تعالی ایمان کی برکت سے تیرے
اور دوسرونکے گناہ معاف فرماوے گا - جاننا چاہیے کہ بزرگی اس کلمہ کی ایسی ہے

که حق تعالی اسپر ایمان لانیوالے کو اپنے اور دوسرے ایمان دارون کے لئیے
گناہون کی بخشش چاہنے کا حکم فرماتا ہی تو یقین ہی کہ گناہ بخشش دیگا اور جب
کلمہ کو ایکبار صدق دل سے پڑہنے سے حق تعالی ایسا فضل کرتا ہی کہ کافر
دوزخی کو مومن جنتی بناتا ہی اور اگر کفر کے ایام مین کرورون گناہ کبیرہ کیے
ہون تو وہ تمام معاف فرماتا ہی اوسکی پرسش بالکل نہین کرتا ہی اگر کوئی شخص
ہر روز سو بار یا ہزار بار یا زیادہ ورد اپنا مقرر کرے یا رات دن مین ہر وقت
اپنا ذکر مقرر کرے تو اوس سے زیادہ کوئی بڑی نعمت نہین ہی اس کلمہ کی
برکت سے بزرگون کو خدا کی نزدیکی اور کرامت اور ولایت ملی ہی سو ظاہر ہی
اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی کہے کلمہ
لا الہ الا اللہ تو نکلتا ہی اوسکے منہہ سے ایک پرندہ سبز رنگ کا جسکے
پر سفید ہوتے ہین اور سر جڑا ہوا سونا اور یاقوت اور جاتا ہی آسمان پر پہر عرش تک
پہونچتا ہی اور اواز کرتا ہی مانند شہد کی مکہی کے حکم ہوتا ہی اسکو کہ خاموش ہو
تب عرض کرتا ہی کہ کیسے خاموش رہون جب تک کہ بولنے والا میرا بخشا نجاے
حق تعالی فرماتا ہی تب اوسکو کہ خاموش رہو کہ تیرے بولنے والے کو مینے بخشا
اور اے فرشتو تم بہی گواہ رہو کہ اسکے بولنے والے کے گناہون کی کتاب کو
زعفران کے پانی سے مٹادیا مینے پہر اوس پرندے کو حق تعالی ستر زبانین
عطا فرماتا ہی کہ معافی گناہون کی اپنے بولنے والے کے لئے قیامت تک چاہتا رہے

اور دن قیامت کے آتا ہی اور اپنے بولنے والے کا ہاتہہ پکڑتا ہی اور لا وڑتا ہی
بہشت تک اور فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہر نیکی جو
بندہ کرتا ہی ترازو مین رکہتے ہین قیامت کے دن سواے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے
کہ اگر اوسکو ترازو مین رکہین تو اوپر سات آسمان اور زمین کے اور جو کچہہ انمین
ہی زیادہ آویگا اور فرمائے کہ کہا حضرت موسی علیہ السلام نے ای رب میرے سکہا مجہے
کوئی ذکر کہ یاد کرونگا تجہے اوس سے یا پکارونگا تجہکو اوس سے تب فرمایا اللہ تعالی
نے کہ ای موسی تو کہہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پہر کہا موسیٰ نے ای میرے رب تیرے سب
بندے کہتے ہین اسکو مین نہین چاہتا مگر ایسا ذکر کہ خاص مجہکو تو سکہا دے فرمایا
ای موسیٰ اگر سات طبق آسمان کے اور انکے نگہبان سواے میرے اور سات طبق
زمین کو رکہین ایک پلّے مین اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو رکہین دوسرے پلّے مین
تو البتہ جہک جاوے گا ان سبہون کے پلّے سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا پلّہ
اور فرمایا کہ کہنے والا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اگر صدق دل سے کہے اور جتنے کہ خاک
زمین کی ہی اتنے بہت گناہ رکہتا ہو تو معاف ہونگے اور فرمایا کہ جو کوئی لَآ
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ساتہہ اخلاص کے کہیگا تو بہشت مین جاوے گا۔ اور بیان
ہو چکے فضایل کلمے کے باب اوّل مین اس کتاب کے اور جاننا چاہیے کہ کلمہ طیبہ کے
فضایل بہت ہین یہان گنجایش نہین ہی اس لیے مختصر کیا گیا بلند قسمت اوسکی جو
عمل کرے اسپر فائدہ دوم بیان مین فضایل درود شریف پڑھنے کے

او پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاننا چاہیے کہ صلوات پڑہنا اوپر
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرض ہی حکم سے حق تعالی کے اوپر مومنون کے اگرچہ
ایک مرتبہ پڑہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ
عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنی بیشک اللہ
اور ملایک اوس کے صلواۃ بہیجتے ہین اوپر نبی کے اے ایمان دار صلواۃ بہیجو اوپر
اون کے اور سلام۔ اور روایتین ہین مشکوۃ شریف وغیرہ سے کہ ایک روز نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور خوشی کا اثر چہرہ مبارک پر
ظاہر تہا اور فرمایا کہ جبرئیل آئے اور عرض کیا کہ حق تعالی آپ کو فرماتا ہی کہ کیا تم
راضی نہین ہو اس بات سے کہ جو شخص تمہاری امت سے ایکبار درود تمپر بہیجے تو
مین دس بار درود اوسپر بہیجون اور اگر ایکبار تمپر سلام کرے تو مین دس بار اوسپر
سلام کرون فقط اور فرمایا جو شخص کہ مجہپر صلواۃ بہیجتا ہی تمام ملایک اوسپر صلواۃ بہیجے
ہین اب کہو اگر کوئی چاہے تو مجہپر بہت صلوۃ بہیجے یا اگر چاہے تو کم بہیجے اور فرمایا
کہ میرے پاس نزدیکی کا مرتبہ اوس شخص کو زیادہ ہی کہ صلواۃ مجہپر بہت بہیجتا ہی
اور فرمایا کہ جو شخص ایکبار صلوۃ بہیجے گا تو دس نیکیان اوسکے نامے اعمال مین
لکہی جاوینگی اور دس برائیان مٹا دیجاوینگی اور فرمایا جو کوئی کسی کتاب مین
یا کاغذ مین جو کچہہ کہ لکہتا ہی صلوۃ مجہپر لکہے گا تو ملایک اوسکے واسطے استغفار
کرتے رہینگے جبتک کہ وہ کاغذ پر لکہا رہیگا اور فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے

دن مجھپر سوبار صلوات پڑھے گا اسکے اسی برس کے گناہ معاف ہونگے اور فرمائے
جوکوئی بھولا مجھپر درود بھیجنا سو وہ بھولا بہشت کا رستہ اور فرمائے جو مجھپر
صلوات بھیجے تو صلوات بھیجین گے اسپر ستر ہزار ملایکے اور جسپر صلوات
بھیجین ملائک سو وہ ہوگا بہشت والون سے اور فرمائے جو کوئی صلوات
بھیجے گا مجھپر واسطے ادا کرنے بزرگی میری تو بناویگا حق تعالی اس صلوات سے
ایک فرشتہ کہ ایک بازو اسکا مشرق مین اور دوسرا مغرب مین اور پاؤن اسکے
ساتوین زمین پر اور چونچ اسکی لگی ہوئی نیچے عرش کے کہیگا اسکو اللہ تعالی کہ
دعا کر اور رحمت مانگ میری اس بندے پر جسنے صلوات بھیجا میرے نبی پر تب وہ
فرشتہ دعا کرتا رہیگا واسطے اسکے قیامت تک اور فرمائے جو کوئی صلوات پڑھے گا
مجھپر ایکبار تو صلوات بھیجے گا حق تعالی اسپر دس بار اور جو صلوات بھیجے گا مجھپر دس بار
تو صلوات بھیجے گا اسپر حق تعالی سو بار اور جو کوئی صلوات بھیجے گا مجھپر سو بار تو صلوات
بھیجے گا اسپر حق تعالی ہزار بار اور جو کوئی صلوات بھیجے گا مجھپر ہزار بار تو حرام کریگا
اللہ تعالی دوزخکی آگ کو اسکے بدن پر اور ثابت رکھے گا اسکے قول پر ایمان کی دنیا مین اور
آخرت مین وقت پوچھنے کے اور داخل کریگا اسکو بہشت مین اور آویگی وہ صلوات
نور ہوکر اوپر پل صراط کے راستے سے پانسو برس کی اور دیگا اوسکو حق تعالی
بدلے مین ہر ایک صلوات کے ایک قصر جنت مین اب کوئی چاہے تو بہت
پڑھے صلوات یا کم پڑھے اور فرمائے کہ نہین کوئی بندہ کہ صلوات بھیجے مجھپر

نکلتی ہی وہ صلوات اوسکے مونہہ سے اور نہین چھوڑتی کوئی جنگل اور دریا اور مشرق اور مغرب مگر پھرتی ہی سب جاے اور کہتی ہی کہ مین صلوات ہون کہ فلان شخص محمد نبی پر بھیجا ہی پھر باقی نہین رہتا کوئی مخلوق مگر یہہ کہ اِس شخص پر رحمت کی دعا کرتا ہی اور بناتا ہی اللہ تعالی اس صلوات سے ایک پرندہ کہ اسکو ستر ہزار بازو ہوتے ہین اور ہر بازو کو ستر ہزار پر اور ہر ایک پر مین ستر ہزار صورتان اور ہر ایک صورت مین ستر ہزار مونہہ اور ہر ایک مونہہ مین ستر ہزار زبان اور ہر ایک زبان سے تسبیح کرتا ہی حق تعالی کی ساتھہ ستر ہزار لغت سے اور لکھتا ہی اللہ تعالیٰ یہہ تمام تسبیحون کے ثواب کو واسطے اِس شخص کے جو صلوات بھیجا ہی اور فرماے جو ہر جمعہ کو سو بار درود پڑھے گا قیامت مین ایسا نور اسکے ساتھہ آویگا کہ اگر تمام قیامت کے خلق پر تقسیم کرین تو پورا پڑے سب کو فقط اور جاننا چاہیئے کہ دلایل الخیرات وغیرہ کتابون مین صلوات بہت طرح سے ہین نیک قسمت اوسکی جو وہ کتابون کا ورد رکھے یہہ صلوات مشہور دلایل الخیرات کی کتاب سے ہی کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور یہہ صلوات عمدہ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

اور یہہ صلوات بھی عمدہ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ الصَّلٰوۃِ شَیْءٌ وَّسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ السَّلَامِ شَیْءٌ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ الْبَرَکَۃِ شَیْءٌ وَّتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ الرَّحْمَۃِ شَیْءٌ

اور یہہ صلوۃ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَعْلُوْمٍ لَّكَ اور یہہ صلوۃ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ اور یہہ صلوۃ بہت بیماریوں اور مشکلوں پر کام آتا ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَّدَوَاءٍ وَّبِعَدَدِ کُلِّ مَرَضٍ وَّشِفَاءٍ ؕ

اور یہہ صلوۃ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اور جو صلوۃ کہ اکثر خلایق کا ورد زبان ہی سو یہہ ہی کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اور یہہ بھی صلوۃ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فقط اور باقی ہر ایک طرح کے بلند مرتبوں کی صلوۃ اکثر کتابوں میں موجود ہین یہہ صلوۃ جو مذکور ہوئی سو ہر ایک اپنے واسطے ورد کرنے کے کافی ہی حق تعالی توفیق عطا فرماوے فقط

فائدہ سوم بیان میں تسبیح اربعہ اور لاحول کے فضائل کے

فرماے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ قیامت کے [illegible]

بجے بولتے ہین سو یہہ کلمات ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور فرماے کہ مین یہہ کلمات کو کہنا دوست زیادہ رکھتا ہون تمام
چیزون سے جو کچھہ کہ آفتاب کی گردش کے نیچے ہین اور فرمائے کہ تمام کلمات سے
حق تعالی کے نزدیک دوست زیادہ یہہ چار کلمے ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور فرماے جو کہ ہر روز سو بار پڑھیگا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ
اسکے تمام گناہان معاف ہونگے اگرچہ برابر دریا کے کف کے گناہ ہووین اور فرمائے
کہ جو ہر نماز پنجگانہ کے بعد تیس پر تین بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور تیس پر تین بار
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور تیس پر تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور بعد اسکے ایک بار یہہ دعا پڑھے
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ تمام گناہان اسکے معاف ہونگے اگرچہ کہ دریا کے کف کے برابر ہونگے
اور فرماے جو کوئی صبح کو سو بار اور شام کو سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے دل کے اخلاص سے
تو پاوے گا سو نفل حج کرنے کا ثواب اور جو کوئی صبح کو سو بار اور شام کو
سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو پاوے گا ایسا ثواب جو سو گھوڑون پر
سوار کروا دیا مجاہدین کو اللہ کی راہ مین اور جو کوئی سو بار صبح کو اور سو بار شام
کو کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پاوے گا ایسا ثواب کہ سو بردے آزاد
کیا اولاد سے اسمعیل پیغمبر علیہ السلام کے اور جو کوئی صبح کو سو بار اور شام کو
سو بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے سو نہ لاوے گا کوئی شخص ثواب مانند اسکے

اوسکے قیامت کے دن مگر جو کوئی کہ کہا ہو اوسنے مانند اوسکے یا زیادہ اوس سے اور روایت ہی کہ گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سوکھے پتون کے درخت پر سو ماری لاٹھی اوسپر سو جھڑے پتے اوسکے تب فرمایا بیشک جانو

کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ یہہ کلمات ڈال دیتے ہین بندیکے گناہونکو جیسے کہ جھڑتے ہین پتے اس درخت کے اور روایت ہی کہ آیا ایک شخص اور کہا کہ دنیا نے مجھکو چھوڑ دیا اور بہت تنگدست لاچار ہون تب فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہا کر سو بار ہر روز صبح کی نماز کے

پہلے اور بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ دنیا تیرے پاس آوے گی اگرچہ بیزار ہو پھر بھی لاچار ہو کر آوے گی اور حق تعالی ہر ایک کلمے سے ایک فرشتہ پیدا کرے گا کہ وہ تسبیح کرتا رہے گا قیامت تک اور ثواب اوس تسبیح کا تیرے واسطے ہوگا اور فرمایا جو تم مین سے ہر روز سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے گا لکھے جاوین گی اوس کے لئے ہزار نیکیان یا دور ہونگے ہزار

گناہ اور فرمایا کہ ان چار کلمہ کا ثواب بہت بڑا ہی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ

خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ اور فرمایا کہ پڑہا کرو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہ یہہ کلمات ایک گنج ہین بہشت کے اور فرمایا جو کوئی کہ پڑہے

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ تو کہولیگا اللہ اوسپر ستر دروازے ایذا کے کہ چھوٹا انمین سے محتاجی ہی یعنی شر بلا دفع ہوگی

اور فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دوا ہی ایک کم سو بیماریوں کی کہ ان میں سے
بہت آسان ہی ناامیدی کی بیماری اور غم کی بیماری فائدہ چہارم بیان میں
فضایل استغفار کے فرمایا حق تعالی نے قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا
عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ الی اخرہ لَا تُنْصَرُوْنَ
یعنی بولو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ای میرے بندو جو تم نے اپنی جانوں پر زیادتی
کی ہو یعنی بہت گناہ کئے ہوں سو ناامید نہو اللہ کی رحمت سے بیشک جانو
کہ اللہ تعالی بخشدیگا تمام گناہوں کو تحقیق جانو کہ اللہ تعالی بہت بڑا بخشنے والا ہی
اور بہت بڑا مہربان ہی اور پھرو اپنے رب کے طرف اور تابعداری کرو اوسکی
پیشتر اوس سے کو آوے تم پر عذاب پھر کوئی مدد نپاؤ تم یعنی بعد مرنے کے
توبہ اور پشیمانی بیفایدہ ہی توبہ اب کرو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے کہ قرآن میں دو آیت ہین کہ کیسا ہی گناہگار ہو جو اونکو پڑھے اور استغفار
کرے مگر کہ گناہ معاف ہونگے اوسکے اون دو آیت کی پہلی آیت یہہ ہی وَالَّذِیْنَ
اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ
یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ معنی اسکے یہہ ہی کہ وہ لوگ جبکہ کرتے ہین برے کام اور بڑے
گناہ تو یاد کرتے ہین خدا کو اور معافی مانگتے ہین اپنے واسطے گناہوں کے اور کون
ہی جو بخشے گناہوں کو سوا اللہ کے اور پھر ان گناہوں کا قصد نہین کرتے ہین

سو اوسکے بدلے مین معافی گناہون کی پاتے ہین اپنے رب سے اور باغ کہ جنکے نیچے نہرین جاری ہین اور اوسمین ہمیشہ رہین گے اور یہہ اچھا بدلا ہی واسطے عمل کرنیوالون کے اور دوسری آیت یہہ ہی کہ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا یعنی جو کوئی بدکام کرتا ہی اور ظلم اپنے پر کرتا ہی اور بعد اوسکے معافی مانگتا ہی اللہ سے تو پاتا ہی اللہ کو بخشنے والا اور بڑا مہربان۔ جاننا چاہیے کہ استغفار ایسی بڑی نعمت ہی کہ تمام عمر کے گناہ معاف کراتا ہی اور بہشت مین داخل کراتا ہی حق تعالی سب مومنون کو نصیب کرے آمین ثم آمین اور حق تعالی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی فرماتا ہی فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا یعنی پاکی سے سراہ اور شکر کر اپنے رب کا اور معافی مانگ اوس سے تحقیق کہ وہ توبہ قبول کرنے والا ہی اس سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت فرماتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ یعنی پاک ہی تو تمام عیبون سے ای پروردگار تیرا شکر کرتا ہون ای رب میرے بخش دے مجھے بیشک تو توبہ قبول کرنے والا ہی اور رحم کرنے والا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی کہ استغفار کرے گا اگر کیسے ہی غم مین ہوگا حق تعالی فرحت دیگا اور کیسی ہی تنگی مین ہوگا خلاصی پاویگا اور جہان سے کہ اوسکو گمان نہوگا وہان سے اوسکو روزی پہونچے گی اور فرمایا کہ مین ہر روز ستر بار توبہ اور استغفار کرتا ہون اور فرمایا کہ جو کوئی سونے کے وقت

تین بار کہے اَستَغفِرُ اللہَ الَّذِی لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الحَیُّ القَیُّومُ وَاَتُوبُ اِلَیہِ تمام
گناہ اوسکے معاف ہونگے اگرچہ دریا کے کف کے برابر ہون اور جنگل کی ریتی
کے برابر اور درختون کے پتون کے برابر اور دُنیا کے دنون کے برابر ہون
تب بہی معاف ہونگے اور فرمایا کہ کوئی گناہ ایسا نکیا ہوگا کہ طہارت اچہی کرے
اور دو رکعت نماز پڑہے اور استغفار کرے مگر کہ بخشا جاوے گا گناہ اور فرمایا
حق تعالی نے اِنَّمَا التَّوبَۃُ عَلَی اللہِ لِلَّذِینَ یَعمَلُونَ السُّوٓءَ بِجَھَالَۃٍ الآیۃ
یعنی توبہ قبول کرنا اللہ پر لازم ہی اون لوگون کے لئے کہ بُرے کام کرتے ہین
نادانی سے پہر توبہ کرتے ہین جلدی سے سو وہ لوگ ہین کہ قبول کرتا ہی اللہ اونکی
توبہ اور اللہ بخشنے والا اور بڑا مہربان ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ اے آدم کے بیٹے جب تک کہ تو دعا کرے مجہہ سے
اور اُمید رکہے مجہہ سے تو بخشش کرونگا تیری باوجود اوس عمل کے کہ تجہہ مین ہو
اور مین پروا نہین رکہتا ہون یعنی اگر کوئی کہے کہ حق تعالی بڑے گناہگار کو کیون
بخشا تو مجہہ کو اوسکے کہنے کی کچہہ پروا نہین ہی اور فرمایا کہ سردار سب مغفرت
چاہنے کے یہہ کلمات ہین جو کوئی پڑہے انکو دنمین کسی وقت یقین رکہہ کر پہر مرجاوے
اسی دن تو بہشتی ہوگا اور اگر رات کو کہے یقین رکہہ کر پہر مرجاوے اوس
رات کو تو جنت والا ہوگا وہ کلمات یہہ ہین اَللّٰھُمَّ اَنتَ رَبِّی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ
خَلَقتَنِی وَاَنَا عَبدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھدِکَ وَوَعدِکَ مَا استَطَعتُ اَعُوذُ بِکَ مِن شَرِّ

مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اور فرمایا کہ اصرار نکیا گناہ پر جس نے کہ مغفرت چاہی اگرچہ تو بہ شکنی کرے دنمین ستر بار اور فرمایا کہ گناہ سے سیاہی دل مین پیدا ہوتی ہی اور استغفار کرنیسے صیقل ہو جاتا ہی اور اللہ توبہ قبول کرتا ہی بندہ کی جب تک کہ خرخرا نہ لگا ہو اوسکو اور فرمایا کہ توبہ کرنیوالا ایسا ہوتا ہی کہ کبھی گناہ نہ کیا ہی اور فرمایا کہ بلند کریگا اللہ بہشت مین درجہ ایک بندے کا سو عرض کرے گا وہ کہان سے ملا مجھکو یہہ مرتبہ تب فرماوے گا اللہ کہ بسبب تیرے بیٹے کی مغفرت مانگنے سے کے اور فرمایا کہ حال مردے کا قبر مین مانند ڈوبتے ہوے فریاد کرنیوالے کے ہی کہ انتظار مین رہتا ہی دعا کرنے کا اقرباؤن اور آشناؤن سے پھر جب ملتی ہی کسیکی دعا تو پیارا ہی اوسکو تمام دنیا کی از تون سے اور اللہ داخل کرتا ہے مردون پر زندون کی دعا کے سبب سے برابر پہاڑون کے اور ہدیہ زندونکا مردون کی طرف اونکے مغفرت مانگنا ہی مردون کے لئے اور فرمایا کہ قتل کیا تہا بنی اسرائیل مین کے ایک مرد نے ایک کم سو آدمی کو اور پوچھا ایک درویش سے کہ کیا توبہ میری قبول ہوگی کہا درویش نے نہین ہوگی سو مار ڈالا اوسکو اور لگا پوچھنے سو کہا ایک مرد نے جا تو اوس گانوین کہ اوسمین نیک لوگ رہتے ہین سو پہونچی اوسکی موت سو چلا اپنے سینہ کے بل اوس گانون کی طرف سو مر گیا تب جہگڑنے لگے اوس کے حال مین فرشتہ رحمت کے اور فرشتے

عذاب سے سو حکم کیا اللہ نے جہان چلا تھا کہ نزدیک ہو جا اور جہان سے نکلا تہا اوسکو کہا کہ دور ہو جا پہر فرمایا فرشتون کو کہ ماپو مساحت کو دونون گانون کی سو پایا اوسکو ایک بالشت نزدیک اوس گانون سے کہ جہان جاتا تہا سو مغفرت ہوئی اوسکی موجود ہین یہہ تمام حدیثین کتاب مشکوۃ شریف مین - فایدہ پانچوان بیان مین فضیلت پناہ مانگنے کے ہرایک بلا اور ایذا سے ساتھہ حق تعالی کے حدیث قدسی سے ظاہر ہی کہ فرمایا حق تعالی نے جو بندہ کہ پناہ مانگے مجہہ سے تو مین پناہ مین رکہونگا اوس کو اگر ساتون آسمان اور زمین اوسکے دشمن ہون تو سبب سے بچاونگا اور حق تعالی نے تمام بلاؤن کو دفع کرنیکے واسطے سورہ فلق اور سورہ ناس نازل فرمائی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پناہ مانگنا تعلیم فرمایا ہی ترجمہ سورہ فلق کا یہہ ہی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کہہ اے محمد کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ پروردگار صبح کے مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بدی سے جو کچھہ کہ پیدا کیا ہی مانند ایذا دینے والے آدمی اور جنات اور چارپاے اور سانپ بچھو وغیرہ کے وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ اور بدی سے اندہیری رات کے جب کہ اندہیرا کرے سب چیزونپر وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ اور بدی سے پہونکنیوالیون کے یعنی جادو کے منتر فِی الْعُقَدِ بیچ گرہون کے وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اور بدی حسد کرنے والے کے جب کہ حسد کرتا ہی فقط ترجمہ سورہ ناس کا یہہ ہی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کہہ اے محمد کہ پناہ مانگتا ہون مین

ساتھہ پروردگار آدمیون کے مَلِكِ النَّاسِ بادشاہ آدمیون کے
اِلٰهِ النَّاسِ معبود آدمیون کے مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ
بدی سے وسوسہ کرنے والے مخفی ہونیوالے کے اَلَّذِيْ يُوَسْوِسُ وہ
جو وسوسہ کرتا ہی فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ بیچ سینہ لوگون کے مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ
جنات اور آدمیون سے ف یعنی شیطان جنات کے اور انسان کے روایت
ہی کہ ایک یہودی کی بیٹی نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنگی اور
بال چرا کر ایک رسی مین گیارہ گرہ دین اور ہر گرہ مین جادو کا منتر پہونک کر ایک
باوڑی مین پتھر کے نیچے گاڑ دیا تہا جب کہ جادو کا اثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم پر ظاہر ہوا تب حضرت جبرئیل نے آپکو اوس جادو کرنے کی خبر دی حضرت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو آگاہی دی
اور وہ رسی وہان سے منگوائی حق تعالی نے ان دونون سورتون کو کہ انہین
گیارہ آیتین ہین نازل فرمایا جب حضرت جبرئیل ایک ایک آیت پڑہتے تھے تو اوس
رسی مین سے ایک ایک گرہ کہلتی جاتی تہی جب کہ دونون سورتون کو تمام پڑہا
تب وہ سب گرہ کہلگئین اور تمام سحر دفع ہوگیا غرض ان دونو سورتون کے
پڑہنے سے سحر اور جادو اور بیماریان اور بلائین اور ایذائین اور غم وغصہ اور
وسواس اور شیطان وغیرہ سب دفع ہوتے ہین اور فوائد ان دونون سورتونکے
بے نہایت ہین بعضے فضایل قرآن شریف مین بیان ہونگے اور پناہ مانگنے

تے کے واسطے بڑی عمدہ دعا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ یہہ گنج بہشت کا ہے اور دوا ایک کم سو بیماریوں کی ہے
کہ چھوٹی بیماری اون سے غم اور نا امیدی ہے اور دفع کرنے والی ستر
بلاؤن کی ہے کہ چھوٹی بلاؤن مین سے محتاجی ہے اور فرمایا کہ پناہ مانگو اللہ سے
محنت سے بلا کی اور بدبختی سے قضاے بدسے اور دشمنون کی خوشی سے
اور فرمایا اے اللہ پناہ چاہتا ہون مین تیری برص اور جذام اور دیولنے پن اور
سب بُری بیماریون سے اور فرمایا اے اللہ مین پناہ چاہتا ہون تیری بُری
خصلتون سے اور بُرے کام اور بُری خواہشون سے اور فرمایا اے اللہ پناہ
چاہتا ہون مین تیری سستی اور بڑھاپے اور تاوان اور گناہ کی بات سے اور
پناہ چاہتا ہون مین تیری دوزخی ہونے سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور
جہالت سے اور عذاب قبر سے اور بدیسے تونگری کے فتنہ کی اور بدیسے محتاجی کے
فتنہ کی اور بدی سے دجال کے فتنہ کی اے اللہ دہو میرے گناہ پانی سے برف کے
اور اولون کے اور پاکیزہ کر دل میرا جیسا کہ پاکیزہ کیا جاتا ہے کپڑا اسفید پانی سے
اور دوری ڈال مجھہ مین اور میرے گناہون مین جیسے کہ دوری ڈالی تونے مشرق
ور مغرب مین فقط اور جاننا چاہیئے کہ واسطے پناہ مانگنے کے یہہ کہنا بس ہے کہ اے اللہ
مین تجھہ سے پناہ مانگتا ہون فلانی چیز سے اور اگر چاہے تو آیۃ الکرسی یا قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ الْفَلَقِ یا بِرَبِّ النَّاسِ یا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ پڑہے تو حق تعالی کی پناہ

بہی حاصل ہوگی یعنی بلا دفع ہوگی اور ثواب عظیم بہی حاصل ہوگا فائدہ چہٹا
بیان مین فوائد تفویض کے اور توکل کے جو شخص کہ اپنی ذات یا اپنی کسی چیز کو
یا کسی کام کو خدا تعالی کو سپرد کریگا تو حق تعالی اوسکو اپنی محافظت مین
سلامت رکہیگا اور جو شخص کہ کسی کام کے واسطے خدا پر توکل کرکے خدا کو
اپنا وکیل اور کام بنانے والا یقین کرکے اوسکے بہروسے پر دلکو بفکر اور فارغ
رکہیگا تو حق تعالی اوس کا کام بہت خوبی سے بناویگا جیسا کہ قرآن شریف
مین اقرار فرمایا ہی وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ
لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ
لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۵ یعنی جو کوئی خدا کا خوف اور پرہیزگاری رکہیگا تو خدا
اوسکو محنتون سے خلاصی بخشیگا اور جہان سے اوسکو گمان نہوگا وہان سے
اوسکو روزی پہونچاویگا اور کام بناویگا اور جو کوئی خدا پر توکل کرے
یعنی اپنا کام اوسپر چہوڑے اور دلکو بفکر رکہے تو خدا بس ہی اوسکے کام بنانیکو
تحقیق خدا پہونچا دیگا اوسکے مقصد کو تحقیق اللہ نے بنایا ہی ہر شی کو اندازہ۔
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اگر تمام خلایق اس آیت پر عمل کرین تو
سبکے کامونکو بس ہی فائدہ ساتوان بیان مین فضائل متفرق دعاؤنکے
فرمایا حقتعالی نے کہ اس دعا کرنیوالے کے نصیب مین ہین آخرت کی خوبیان
رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور فرمایا جو یہہ دعا کیا کریگا اوسکی نیکیان قبول اور بدیان معاف کرونگا اور اوسکو
جنت مین رکہنے کا سچا وعدہ کرتا ہون سو وہ دعا یہہ آیت ہے رَبِّ اَوْزِعْنِیْ
اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ
وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط اور جاننا چاہیے کہ
آیتین اور دعائین جنکے فضائل قرآن اور حدیثون مین ہین سو بہت ہین جدا کہ
ننانوے نام خدا کے اور دعا جوشن کبیر کی جسمین ایک ہزار ایک نام اللہ کے ہین جنکے
بہت فضائل ہین اور بہت دعائین ہین کہ کتابونمین موجود ہین حقتعالی پڑہنے کی توفیق دیوے

فصل سوم بیان مین وسعت رحمت حق تعالی کے ۔ فرمایا حق تعالی نے
وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ط یعنی اگر شمار کروگے نعمتین
اللہ کی تو نہین پورا کرسکوگے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ
کی سو رحمتین ہین اونمین سے ایک رحمت جنات مین اور آدمیون مین اور چوپایون
مین اور زمین کے تمام کیڑون مین اور پتنگون مین ہے سو ایک رحمت کے سبب سے
ایک دوسرے پر مہربانیان کرتے ہین اپنی اولاد وغیرہ پر اور رکھ چھوڑا ہے
اللہ تعالی نے ایک کم سو رحمتون کو کہ رحم کرے اون سے اپنے ایماندار بندونپر
دن مین قیامت کے اور فرمایا کہ داخل نکریگا کسیکو تم مین سے جنت مین عمل
اوسکا اور نہ بچاوے گا دوزخ سے اور نہ مجکو بھی مگر اللہ کی رحمت اور فرمایا کہ لکھا اللہ
تعالی نے اپنی کتاب مین کہ میری رحمت [illegible] غالب ہے میرے غضب [illegible] اور فرمایا کہ

کی ایک گناہگار نے کہ جب مر جاؤن مین تو مجھکو جلا کر آدہی خاک جنگل مین اورآدہی دریا مین بہا دو پہر کیا لوگون نے وہ کام تب جمع کرایا اللہ نے اوسکی خاک کو پہر بنایا اور پوچہا اوسکو تب عرض کیا اوس نے ای رب میرے تیرے خوف سے کیا مینے یہہ کام تب بخش دیا اللہ نے اوسکے گناہون کو اور فرمایا جو کوئی ارادہ کرے نیکی کا پہر نہ کرے اوسکو تو لکہہ دیتا ہی ایک نیکی پوری اپنے پاس سے پہر اگر کرے ایک نیکی تو لکہہ دیتا ہی اللہ اپنے پاس سے دس نیکیان سات سو نیکیان تک اور بہت نیکیون تک اگر کسی نے ارادہ کیا بدی کا پہر نکیا اوسکو تو لکہہ دیتا ہی اللہ اپنے پاس سے ایک پوری نیکی اور اگر کیا تو لکہہ دیتا ہی ایک ہی بدی اور فرمایا جب کہ بندہ طلب کرتا رہتا ہی ہمیشہ رضامندی اللہ کی سو فرماتا ہی اللہ جبرئیل کو کہ فلانا بندہ چاہتا ہی کہ مجھے راضی رکھے بیشک میری رحمت ہی اوسپر سو کہتا ہی جبرئیل رحمت اللہ کی فلانے بندے پر اور کہتے ہین حاملانِ عرش اور ساتون آسمان کے فرشتے پہر اترتی ہی رحمت زمین پر پہر تمام زمین والے بہی اوس سے محبت کرتے ہین ۔ جاننا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر معلوم کرے ایماندار جو اللہ کے پاس عذاب ہین تو طمع نکرے گا بہشت کی اور اگر معلوم کرے کافر جو اللہ کے پاس رحمت ہی تو نا امید نہوگا اوسکی بہشت سے ۔ غرض جب کہ عدل کرے تو مشکل کام ہی اور جب کہ رحمت کرے تو اوسکی رحمت بہت بڑی ہی بیحساب ہی اور اوسکے

فضل کی اس مختصر مین گنجایش نہین ہی

فصل چہارم بیان مین فضایل ذکر آلہی کے اور درجات اور آداب اوسکے

فرمایا اللہ تعالی نے فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ٭

یعنی تم یاد کرو مجکو تو مین بہی یاد کرون تمکو اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا

حق تعالی نے کہ مینے اپنے بندونکو اپنے ذکر کرنے کی ایسی بڑی نعمت عطا کی

ہی کہ اگر جبرئیل اور میکائیل کو دیتا تو بہت بڑی نعمت انپر تمام کی ہوتی اور فرمایا

حق تعالی نے وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ یعنی بہت کر کرو اللہ کا تاکہ

کہ مراد کو پاوگے اور فرمایا وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ یعنی اللہ کا ذکر کرنا بہت بڑی

نعمت ہی کہ اوسکے برابر کوئی نعمت نہین ہی اور فرمایا وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي

نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ

یعنی یاد کرو اپنے رب کو ساتھہ زاری اور خوف کے اور مخفی یاد کیا کرو صبح کو

اور شام کو اور غافل مت رہو اور فرمایا وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا یعنی یاد کر نام اپنے پروردگار

کا اور جدا کر دل سے اندیشہ ماسواے اللہ کا اور متوجہ رہو طرف اوسکے اور

چہوڑ دے ماسواے کو اوسکے پروردگار مشرق اور مغرب کا کوئی نہین معبود سوا

اوسکے پس اوسکو وکیل اور کام بنانیوالا اپنا یعنی سب کام اوسکو سونپ دے

اور تو مشغول مت رہو کہ وہ خوب کام بنا دے گا۔ اور روایات مین تمکو

شریف مین کہ پوچھا کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کونسا کام سب کامون سے
افضل ہی تب فرمایا کہ جدا ہونا تیرا دنیا سے اوس حال پر کہ زبان تیری تر رہے
ذکر سے اللہ کے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کیا خبر دون
تمکو سب کامون سے بہتر اور پاکیزہ کام کی تمہارے پادشاہ کے پاس اور سب
کام سے بلند کام تمہارے درجون کے باب مین اور اوس کام کی جو بہتر ہی تمہارے
حق مین سونے اور روپیے کے خرچ کرنیسے اور بہتر ہی تمہارے حق مین سامنا
کرنیسے تمہارے دشمن کے ساتھہ کہ مارو تم اونکی گردن اور مارین وہ تمہاری
گردن عرض کیا صحابہؓ نے فرمایئے یا رسول اللہ صلعم فرمایا آپ نے وہ کام
ذکر ہی اللہ تعالی کا اور کہا کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ مین گمان کے پاس ہون
اپنے بندے کے جو کچھہ کہ مجھہ سے رکھتا ہی یعنی جو کوئی مغفرت کا گمان رکھتا
ہی اوسکو مغفرت کرونگا اور جو کوئی رزق پہونچانے کا گمان رکھتا ہی
اوسکو ویسا ہی رزق پہونچاؤنگا اور جیسا گمان رکھیگا بندہ مجھہ سے مین
ویسا ہی اوسکے ساتھہ کرونگا معاملہ اوسکا اور مین اوسکے ساتھہ ہون جب
یاد کرے مجھے پھر اگر چھپا کر یاد کرے مجھے تو مین بھی چھپا کر یاد کرتا ہون اسکو
اور اگر یاد کرے مجھکو جماعت مین تو مین یاد کرتا ہون اوسکو اوس سے بہتر
جماعت مین اور فرمایا بیشک اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ جس نے ایذا دی
میرے دوست کو سو تحقیق خبردار کیا اوسکو مینے لڑائی سے ف یعنی مین

اوس سے لڑونگا اور قرب نچا ہا میرا بندہ کسی چیز سے کہ زیادہ محبوب ہو مجھکو
اوس چیز سے کہ فرض کیا مینے اوسپرف یعنی خدا نے جو کچھ کہ فرض کیا ہی
ادا کرنا اور حرام سے کنارہ رکھنا بہت ضرور ہی۔ اور ہمیشہ بندہ قرب
طلب کرتا ہی نفل عبادتون سے ف یعنی بعد قرب فرایض کے۔ یہانتک کہ محبوب
کرتا ہون اوسکو پھر جب کہ اپنا محبوب کرتا ہون اوسکو تو ہو جاتا ہون سماعت
اوسکی کہ اوس سے سنتا ہی اور بینائی اوسکی کہ اوس سے دیکھتا ہی اور ہاتھ
اوس کا کہ اوس سے پکڑتا ہی اور پانوٗن اوسکا کہ اوس سے چلتا ہی اور دل
اوس کا کہ اوس سے سمجھتا ہی اور زبان اوسکی کہ اوس سے بولتا ہی اور مانگتا ہی
مجھ سے تو البتہ دیتا ہون اوسکو اور اگر پناہ چاہتا ہی میری تو البتہ پناہ مین
لیتا ہون اوسکو اور نہ تردد نہین ہوتا مجھکو کسی چیز کے کرنے مین جتنا کہ ایماندار
کی جان نکالنے مین کہ وہ خوش نہین موت سے اور مین خوش نہین اوسکی
ناخوشی سے اور چارہ نہین اوسکو موت سے ف یعنی مومن کو لازم ہی کہ وقت
موت کے راضی رہے اور مشتاق اللہ سے ملنے کا ہووے کہ اللہ اس کام
سے بہت خوش ہوتا ہی اور پوچھا کسی نے کونسا بندہ سب سے زیادہ فضیلت
اور بڑا مرتبہ رکھتا ہی اللہ کے پاس قیامت کے دن فرمایا ذکر کرنیوالے مرد
اور عورتین اللہ کا ہر وقت مین تب کہا اوس نے غازی سے بھی اللہ کی راہ
مین فرمایا اگرچہ چلاوے اپنی تلوار کافر اور مشرک لوگون مین یہانتک کہ

ٹوٹ جاوے اور رنگے جاوین ہاتھ لہو سے پھر بھی بیشک یاد کرنے والا اللہ کا بہت بہتر ہی اوس غازی سے مرتبے مین اور فرمایا مثال یاد کرنیوالے کی اور نہ یاد کرنے والے کی مثال زندے اور مردے کی ہی اور فرمایا شیطان لگا رہتا ہی دلپر آدمی کے پھر جب کہ آدمی ذکر اللہ کا کرتا ہی چھپ جاتا ہی اور جب کہ غافل ہوتا ہی آدمی وسوسہ ڈالتا ہی اور فرمایا ذکر نے والا غافلوں مین مانند لڑائی کرنے والے کے ہی بھاگنے والون مین سے اور مانند سبز شاخ کے ہی سوکھے درختون مین اور مانند چراغ کے ہی اندھیرے گھر مین اور دکھاوے گا اللہ اوسکو اوسکی جگہہ بہشت مین ہی اوسکی زندگی مین اور بخشے جاوینگے اوسکے گناہ مانند گنتی ہر ایک بات کرنیوالے کے اور بات نکرنیوالے کے اور فرمایا کیا کروگے بہت بیفائدہ باتین کیونکہ بہت بات کرنا بیفائدہ چھوڑکر خدا کی یاد کو دل خراب ہونے کا موجب ہی اور مقرر سب آدمیوں سے زیادہ دور خدا سے وہی ہی کہ جسکا دل خراب ہی اور فرمایا کہ جو کلام آدمی کا ضرر پہونچاتا ہی اوسکو نفع نہین دیتا مگر حکم کرنا بھلی بات کا یا منع کرنا بری بات سے یا ذکر آلہی سے ۔

فصل پنجم بیان مین فضائل اور درجات ذکر آلہی کے ۔ جاننا چاہیئے کہ اصل اور مقصود تمام عبادتوں سے یاد کرنا ہی اللہ تعالی کو نماز سے بھی مقصود ذکر ہی جیسا کہ فرمایا وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ یعنی نماز کیا کر میری یاد کے لیئے

اور قرآن بھی اپنے صاحب کی یاد دلاتا ہی اور اوسکی باتین یاد کو تازہ کرواتی ہین
اور روزے سے مراد ذکر ہی کہ شہوتین ٹوٹین تو یاد خدا کی دلمین جاے پکڑے
اور حج سے مراد ذکر آلہی ہی اور جو اصل مسلمانی کا کلمہ لا الہ الا اللہ ہی سو
عین ذکر ہی اور اس سے کونسا فائدہ بڑا ہی کہ حق تعالی نے فرمایا کہ مجھے یاد کرو
کہ مین بھی تمکو یاد کرون اور جاننا چاہئیے کہ ذکر کے چار درجے ہین اول درجہ
وہ ہی کہ ذکر زبان پر ہووے اور دل اس سے غافل ہووے اس ذکر کا اثر
ضعیف ہوتا ہی لاکن اثر سے خالی نہین ہی کہ جو زبان ذکر مین رہے سو وہ فضیلت
رکھتی ہی اوس زبان پر کہ بیہودہ باتون مین رہے یا معطل رہے دوسرا درجہ
کہ ذکر دل مین ہووے لاکن دل مین قرار نہ پکڑا ہووے اور قوت اوسکو نہو
اور ایسا ہو کہ دل جہد اور تکلیف کے ساتھہ ذکر مین رکہا جاتا ہو نہین تو غافل
ہوتا اور وسوسون اور خیالون مین رہتا ہووے تیسرا درجہ وہ کہ ذکر دلمین
قرار پکڑا ہو اور جاے کیا ہووے ایسا کہ تکلف کے ساتھہ دوسرے کام
مین دلکو مشغول کر سکین چوتھا درجہ یہہ کہ دلپر مذکور غالب ہوا ہو اور وہ حق تعالے
ہی ذکر نہین ہی اور کمال کا درجہ یہی ہی کہ ذکر اور آگاہی ذکر کی دل سے
جاتی رہے اور مذکور یعنی حق تعالی رہے اور بس اور اصل کمال وہی ہی
کہ دل ذکر عربی اور فارسی سے اور تمام وسوسون سے خالی ہووے اور
تمام وہی دلمین رہے اور کسی دوسری چیز کو دل مین گنجایش نرہے تو یہ

بہت محبت پیدا ہوتی ہی اسکو عشق کہتے ہین اور عاشق کو سواے معشوق کے کسی
بات کا خیال و اندیشہ ہرگز نہین ہوتا ہی اور معشوق مین ایسا مشغول رہتا ہی کہ اوسکو اپنے
نام کو بھی بھول جاتا ہی اور جب کہ ایسا غرق ہوا اور اپنے کو اور تمام موجودات
جو کچھہ کہ سواے حق تعالی کے ہی سب کو بھول جاوے تو ابتدا صوفیون کی
راہ کے پہونچتا ہی اور اس حالت کو صوفیان فنا اور نیستی کہتے ہین یعنی جو کچہ
ہی اوسکے ذکر سے نیست ہوگیا اور اگر آپ بھی اپنے کو بھول گیا تو اپنے حق
مین آپ بھی نیست ہوگیا اور اگرچہ حق تعالی کے بہت عالم ہین لاکن جس عالم
سے آدمی کو خبر نہین ہی سو اوسکے حق مین وہ عالم نیست ہی اور نیست وہی ہی کہ
جس سے آگاہی ہی اور جب کہ عالم کو اور اپنے کو بھولا تو اوسکے حق مین عالم
اور خود دونو نیست ہوگئے اور جب کہ حق تعالی کے سواے کوئی چیز اسکے
ساتہہ نرہے تو ہستی اس کی حقتعالی کی ہوویگا اس مقام مین یہہ شخص جو تمام
مخلوقات کو اور اپنے کو بھول گیا ہی سو اوسکو سواے اللہ کے کوئی چیز نظر نہین
آتی اور کہتا ہی کہ جو کچہہ ہی سو وہی ہی سواے اوس کے کچہہ نہین ہی اور اس مقام
مین جدائی کی شکل درمیان سے اسکے اور حق تعالی کے اوٹہہ جاتی ہی اور
یگانگی کی نگاہ حاصل آتی ہی اور یہہ مقام ابتدا ہی عالم توحید اور وحدانیت کی
یعنی اس مقام مین جدائی اور دوئی کی خبر نہین رہتی اس لیے کہ عالم سے اور
اپنے سے بیخبر ہوتا ہی سواے ایک کے اور کچہہ نہین جانتا ہی جب کہ اس پایہ

پہونچتا ہی تو غیب کی کیفیت اسپر ظاہر ہونا شروع ہوتا ہی ابتدا ارواح ملایکون کی
اور نبیون کی اچھی صورتون مین نظر آتی ہین اور اسرار الٰہی ظاہر ہونا شروع
ہوتے ہین اور بہت بڑے احوال ظاہر ہوتے ہین کہ اوسکا بیان کیا نہین
جاسکتا ہی اور جب کہ اپنے ہوش مین آتا ہی اور آگاہی دوسرے کامون سے پاتا ہی
تو اثر اوس کشف کا اوسکے ساتھہ رہتا ہی اور شوق غالب ہوتا ہی تب دنیا دارون کو
دیکھہ کر دلمین ناخوش ہوتا ہی اور افسوس کرتا ہی کہ لوگ کیا غافل ہوئے اور
کیا بڑی نعمت سے بے نصیب ہوے ہین اور لوگ دنیا کے اسپر گمان کرتے
ہین کہ اسکو جنون پیدا ہو گیا ہی لاکن وہ شخص جسم سے دنیا مین رہتا ہی اور دل سے
دنیا سے جدا رہتا ہی پس اگر کوئی شخص درجے پر نیستی اور فنا کے پہونچے اور یہہ
کشف اوسپر ظاہر نہوا ہو لاکن ذکر اوسپر غالب ہو تو یہہ بھی کیمیا نیکبختی کی ہی کہ ذکر
غالب ہوا تو محبت حق تعالی کی غالب ہوتی ہی یہانتک کہ حق تعالی کو تمام دنیا سے
افضل اور سب خلق سے زیادہ دوست رکھتا ہی اور اصل نیکبختی کی یہی ہی کہ جب
حق تعالی کے پاس بعد موت کے جاوے گا تو اوسکی محبت کے موافق کمال لذت مشاہدے
اوسکے کی پاویگا جیسا کہ دنیا کی محبت والے کو موافق محبت دنیا کے عذاب ہوتا ہی
ویسا ہی ذکر والے اور خدا کی دوستی والے کو لذتین اور راحتین اور بلند مرتبے اور
خوشیان حاصل ہوتی ہین کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا ہی اگر کسی کو احوال صوفیون کا
ظاہر نہو تو چاہیئے کہ نفرت نہ کرے کہ سعادت اسی پر موقوف نہین ہی جب کہ

دل ساتھہ نور ذکر کے آراستہ ہوا تو کمال نیک بختی کا سزاوار ہوا جو کچھہ کہ اسکی جہان مین ظاہر نہو وے تو بیشک بعد موت کے ظاہر ہوگا چاہیے کہ ہمیشہ دل کے مراقبہ مین مشغول رہے اور حق تعالی کے ساتھہ ہی توجہ رکھے اور کبھی غافل نہووے کہ ہمیشہ ذکر کرنا کنجی ہی غیب کی اور حق تعالی کے عجائب اسرار کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص چاہے کہ بہشت مین تماشا کرے تو چاہیے کہ حق تعالی کا ذکر بہت کرے ان باتون سے ظاہر ہی کہ مغز سب عبادتون کا ذکر ہی اور تحقیق ذکر وہی ہی کہ جس وقت امر یا نہی درپیش آوے تو حق تعالی کو یاد کرکے گناہون سے ہاتھہ اوٹھاوے اور حکم حق تعالی کا بجالاوے پس اگر ذکر اسکو اس بات پر ثابت نہ رکھے تو نشانی اس بات کی ہی کہ وہ ذکر نہین ہی بلکہ نفس کا وسوسہ ہی اوسکی حقیقت کچھہ نہین ہی واللہ اعلم بالصواب **فایدہ** بیان مین آداب اور شرایط ذکر آلہی کے قول سے بزرگان دین کے جاننا چاہیے ہرچند کہ اللہ تعالی کو یاد کرنا جس جگہہ اور جس طور سے ہو بہت خوب اور بہت بہتر ہی سب طاعتون اور عبادتون سے خواہ دل کے ساتھہ ہو خواہ زبان کے ساتھہ خواہ ہاتھہ پیرون اور بدن کے ساتھہ پر جو اولیاء اللہ اور طریقت کے پیشوا اور حقیقت کے مقتدا ٹھہرا گئے ہین وہ اوصاف اور طور سب سے بہتر ہین اور فرمایا کمال آدمیت کا اور شرف انسانیت کا تین چیز پر موقوف ہی اول تزکیہ ظاہر کا دوسرے تصفیہ باطن کا تیسرے تخلیہ دل کا تزکیہ ظاہر

مراد ہی اوس سے کہ اپنا ظاہر تمام احکام شریعت کے ساتھہ سنوارین اور ایک
بال برابر شریعت سے کہ جڑ طریقت کی ہی نہ نکلین کیا کرنا ہو جسکو نکالا اور کیا
چھوڑنا ہو منع چیزونکا اور اس مقدمے مین فقہ کی کتابین اور حدیث کی پوری
اور کافی ہین کچھہ اس رسالہ مین ذکر اوس کا گذرا اور تصفیہ باطن مراد ہی
اس سے کہ اپنا باطن سب بُرے وصفون سے پاک کرین جیسے بُخل اور
بُغض اور حسد اور کبر اور ریا اور دنیا کی محبت اور مرتبے کی خواہش اور اترانا
اور گھمنڈ اور سوا اسکے کہ حقیقت مین یہہ ہر ایک زہر قاتل ہی اور ہمیشہ کی زندگی
حاصل کرین اور سب اچھے صفتون کے ساتھہ اپنا باطن درست کرین جیسے
صبر اور توکل اور رضا بقضا اور قناعت اور حلم اور سوا اسکے کہ ہر ایک
انمین سے کمال کے پہلون کا پہل دینے والا ہی اور آداب اور سلوک کی کتابون
مین کہلا ہوا ہی اور اس رسالے مین بہی بطور اختصار کے بیان ہو چکا اور ہوگا
اثبات اللہ تعالی اور تخلیہ قلب کا یہہ ہی کہ اپنی روح اور اپنے دل کی توجہ حق سبحانہ
تعالی کی طرف لاوین ایسا کہ کوئی چیز اور کسی چیز کی محبت دلمین نرہے اور ہمیشہ
علی الدوام یاد حضرت حق کی اور دوستی اوس ذات مطلق کی دل کو لگ جاوے
ہرچند کہ تاملِ سچا کرین اصل مقصود اپنا اوس فوات کے بنیا دین اور طریقے کے
بانیون نے ایک طریقہ ایسا فرمایا ہی کہ آنکہین بند کرین اور زبان تالو سے
لگاوین اور اپنی زندگی دم اخیر گنین اور اپنے دل مین نفی اثبات کا کلمہ کہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اور افضل الذکر یہی کہین اور اوسکے معنونکا دہیان لگاوین اسطرح کہ لَآ اِلٰهَ کے وقت اپنی ذات اور ماسوی اللہ کے نہونیکے حکم مین کرین اور اِلَّا اللّٰهُ کے وقت ذات فقط بے کیف حضرت باریتعالی کی ثابت کرین اور دہیان جماوین پر تعظیم کی صفت پر اور محبت کامل پر اور ہمیشہ ذکر پر مداومت کرین یہانتک کہ حق کی ذات بے کیف کا حضور بے تکلف لازمی اور دایمی ہوجاوے اوسوقت اوس یادداشت پر محافظت کرین طریقہ دوسرا وہ ہے کہ اسم ذات کا یعنی اللہ کا مد اور تشدید کے ساتھہ دلمین کہین اور ضرب کرین کہ اوسکی گرمی کا اثر دلمین پیدا ہو اور ہر مرتبے مین دہیان کرین کہ کوئی سوائے خدا تعالے کے مقصود اور محبوب اور مطلوب اور معبود نہین یہانتک کہ اپنے دل کو ماسوائے اللہ کی محبت سے خالی دیکہین اور تمام عالم کو نابود جانین اور ذکر اور جس کا ذکر ہے ایک ہوجاوے اور اپنی ہستی کو اوسکی ہستی مین فانی سمجھے اور جب ایسا ہووے چاہیئے کہ ہمیشہ اس بلند نسبت کی نگہبانی مین کوشش کرین وحدیث اِنَّمَا تَكَلَّمَ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اشارہ ہے اسکا قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ کنایہ ہے اسکا حاصل یہ ہے کہ حق تعالی اپنے بندونکے ساتھہ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ہے یہ دوری کا محض ہماری غفلت ہے جب غفلت دور ہو خلاصہ عبادت کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ اوسکی شان مین واقع ہے حاصل ہووے اسلیے سلوک کہ آدمی کی طاقت مین ہے یہین تک ہے بعد اسکے فضل الٰہی اور ارادہ حق سے ہے واقع ہونا

اپنے فیض پاتا ہی اَلسَّعْیُ مِنِّی وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ تعالی اور ابتدا ے
سلوک مین اسم ذات بارہ ہزار اور نفی و اثبات ایک ہزار اور ایکبار ہمیشہ
ضبط رکھنا ثمرہ دیتا ہی عجیب اور غریب نشانیون کا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فصل چھٹی بیان مین مقرر کرنے وقتون کے واسطے عبادت کے جاننا چاہیے
کہ حق تعالی نے واسطے بندگی کے زندگی عطا فرمائی ہی سو زندگی مین چند نفس
گنتی کے ہین ہر ایک نفس گوہر بے قیمت ہی کہ جسکو بدل نہین ہی لاکن نفس بے
اختیار گذرے جاتے ہین اور کچھہ اختیار مین نہین اگر کوئی نفس بے فائدہ ضایع
ہووے تو حساب اور ملامت اور عذاب ہوگا اور اگر گناہ مین گذرے تو موجب
عذاب کا ہوتا ہی مگر کہ حق تعالی فضل کرے اور اگر بندگی مین گذرے تو اوس کے
بلند مرتبے ہونگی اور بڑی نعمتون کی شمار نہین ہی سو سوائے انفاس کے خدا کی
نعمتونکا دوسرا وسیلہ نہین ہی اسواسطے اونکی قدر جاننا اور خدا کی بندگی مین خرچ کرنا
واجب ہی اور اصل سعادت خدا کی اُنس اور محبت پر ہی اور انس اور محبت
سوائے دوام ذکر کے نہین اور محبت سوائے معرفت کے نہین اور معرفت سوائے
تفکر کے نہین ہوتی اور ذکر اور فکر سوائے ترک دنیا کے اور ترک شہوات و معاصی
کے کامل نہین ہوتا اور دوام ذکر وہ ہی کہ ہمیشہ اللہ اللہ کہتا رہے دل مین بلکہ
دل مین بھی کہنا وسواس ہے بلکہ چاہیے کہ ہمیشہ مشاہدے مین رہے ایسا
کہ کبھی غافل نرہے لاکن یہہ کام دشوار معلوم ہوتا ہی دل ملول ہو کر اس دولت سے

بے نصیب رہتے ہین اسواسطے ہر ایک وقت کے لئے ایک جدا ورد مقرر کیا ہے
کہ اگر ملال کی سبب بے نصیبی آوے تو کبھی نماز مین کبھی فکر مین کبھی قرآن شریف کبھی تسبیح
اور دعا وغیرہ مین اور مراقبے اور منشا ہے مین دل کو فرحت دیوین اور وہ
اوقات جو دنیا کے لئے ناچاری سے مقرر کئے ہین سو معلوم رہیگا کہ اس مین
بھی دل خدا کی یاد مین رہے اور کوئی وقت ضایع نجاوے اس لئے وقتونکا
مقرر کرنا لازم ہوا اور جاننا چاہیے کہ سب اوقات آٹھہ مقرر کئے ہین اسکا بیان
آٹھہ ورد مین ہوگا ورد اول اس کا وقت صبح سے آفتاب نکلنے تک ہے یہہ بڑا
شرف کا وقت ہے حق تعالی نے اسوقت کی قسم یاد فرمائی ہے وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ
چاہیے کہ اسوقت کوئی نفس بے فائدہ خرچ نکرے ذکر حق مین دل رکھے اور
خواب سے اوٹھتے ہی یہہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَحْیَانِیْ بَعْدَ مَآ اَمَاتَنِیْ
وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ لِاَحْمَدَهٗ وَاَعْبُدَهٗ اور ذکر
اور تسبیحات مین رہے اور بیت الخلا جاتے وقت بایان پیر آگے رکھے اور نکلتے
وقت داہنا پیر باہر رکھے اور مسواک اور وضو بہت اچھی طرح کرے اور گھر مین
سنت فجر کی پڑہے اور سب کے پہلے مسجد مین جاوے اور اول صف مین بیٹھے
نماز تحیت مسجد کی پڑہے اور تسبیح اور استغفار کرتا رہے جب نماز فرض پڑہے تو آفتاب
نکلنے تک تسبیح یا قرآن یا استغفار یا کلمۂ طیبہ یا صلوۃ وغیرہ جنکا ذکر پہلے کیا گیا
ہے انمین سے جو چاہے سو اختیار کرے اور بڑی فضیلت کا کام وہ ہے کہ اسوقت

مین اپنی موت کو یاد کرے کہ شاید آج ہی موت آوے گی اور عذاب گناہ سے
اندیشہ کرے اور تدبیر توبہ کی کرے اور جس پر کچھہ ظلم کیا یا بگاڑ کیا ہووے
تو اونکو راضی کرنے کی فکر کرے اور جس طرح کی نیکی کمائی جاتی ہو تو وسکے
کمانے کی فکر کرے اور خدا سے مدد چاہے اور کسی محنت مین گرفتار ہوا ہو تو
چاہیئے کہ خدا کی مرضی اپنے حق مین بہت بہتر جانے اور بہت راضی رہے اور شکر
کرے کہ رضا اور شکر تمام عبادتون سے اور خیراتون سے بہت بہتر ہے اسمین بڑے
پیغمبرون اور اولیاؤن کا مرتبہ حاصل ہوتا ہی سختین دو دن مین گذر جاتی ہین
اور مرتبہ باقی رہتا ہی اور اگر دل راضی رہنے پر قرار نہ پکڑے تو صبر کے ساتھہ
قرار دیوے اور جانے کہ محنت باقی نرہے گی اور صبر کا اجر بے حساب ہی
باقی رہیگا اور دل سے اور زبان سے شکایت نکرے اور بہتر یہہ ہی کہ واسطے
آسان ہونے مشکل کے دعا کیا کرے لاکن نہایت صدق دل سے اور عاجزی
اور حضور دل سے دعا کے قبول ہونے پر یقین رکھے اور جانے کہ خدا نے قبول
کرنے کا وعدہ کیا ہی سو ہرگز خلاف نہوگا اس صورت مین دعا قبول ہوگی اور
مشکل آسان ہوگی اور دعا کرنے کا ثواب بھی ملیگا اور صبر اور شکر اور رضا
کا ثواب اور بڑا مرتبہ بھی ملیگا اور کسیکو کشف ہو تو آسمان اور زمین کے ملکوت
مین نظر کیا کرے اور عجائب صنعتین حق کی دیکھے بلکہ لازم ہی کہ بیچ جلال اور
جمال حق تعالی کے نظر کرتا رہے کہ یہہ سب عبادتون اور فکرون سے بہتر ہی کہ

کہ اس مین تعظیم حق تعالی کی دل مین غالب ہوگی اور محبت غالب ہوگی اور نہایت
سعادت محبت مین ہی لاکن سب کو یہہ بات میسر نہین ہوتی تو حق تعالی کی نعمتون مین
جو اوسکو اور خلق کو دیا ہی نظر کیا کرے اور شکر کیا کرے اور شکر وہی بات ہے اور
ہوگی کہ فرمان حق تعالی کا بجالاوے اور گناہون سے دور رہے اور پہلے ورد کا وقت
انہین کامون مین گذارے اور ورد دویم آفتاب نکلنے کے وقت سے چاشت
کے وقت تک ہی اگر اسوقت ساتھہ ذکر اور تسبیح کے مسجد مین گذارے تو بہت
بہتر ہی نہین تو بعد بلند ہونے آفتاب کے بقدر ایک نیزے کے دو رکعت پڑہے
اور بعد تین ساعت کے نماز چاشت آٹھہ رکعت یا کم اس سے پڑہے اور بقدر
مقدور کے ذکر مین رہے اگر بیٹھنا نہو سکے تو نیک کامون مین گذارے مانند
تحصیل علم دین کے جو فقہ اور تفسیر اور حدیث ہی یا علما کی صحبت اور خدمت کے اور
مسلمانون کی راحت رسانی کے اور بیمارون کی عیادت کے یا فقیرون کی خدمت
کے یا برلانے خلق کی حاجت کے مشغول رہے ورد سوم چاشت سے ظہر کی نماز
تک ہی یہہ وقت ہر ایک کے حال کے موافق مختلف ہی اسمین چار حال ہین اول
یہہ کہ اگر قدرت رکھتا ہی تو علم دین کی تحصیل کرے وہ علم جسکا ذکر پہلے ہوا اسواے
اسکے اور علم نچاہیے دوسرا حال یہہ ہی کہ اگر کوئی اس کی قدرت نہین رکھتا ہی لیکن
دنیا کے کسب کا بہی محتاج نہین ہی تو چاہیے کہ ذکر اور تسبیح اور تلاوت مین رہے
خصوصا جب کہ ذکر دلمین قرار پکڑا ہووے تو ہرگز غافل نرہے کہ اس سے یاد

کوئی نعمت نہین ہی تیسرا وہ حال ہی کہ اگر کبھی ذکر سے اور تسبیح سے ملول ہووے اگر تو
خدمت گزاری صوفیون کی اور علما کی اور حاجت روائی خلق کی خصوصا اقربا کی
اور زیادہ تران سے خدمت والدین یا اخوین کی کیا کرے چوتہا حال یہہ ہی کہ
ایسی محتاجی ہو کہ سوا کسب کے گذران نہو سکے تو لازم ہی کہ ایسا کسب اختیار کرے
جو نیک کسب ہو اور مسلمانون کو اوس کسب سے فائدہ پہونچے جیسا علم دین کا شوق بنا
یا قرآن لکہنا یا علم دین لکہنا یا کوئی اور کسب نیک ہووے واسطے گذران اپنی
اور اولاد وغیرہ کے لاکن لازم ہی کہ دل ساتہہ ذکر کے اور یاد آلہی کے مشغول
رکہے اور کسب مین دیانت داری اور امانت داری سے غافل نہووے اور
خلق اسکے ہاتہہ سے اور زبان سے سلامت رہین اور دنیا کی حرص اتنی زیادتی
کی طلب مین نڈالے اور تہوڑی سے کفایت پر قناعت کرے تو خدا اسکو
برکت دیگا اور عابدون اور نیکون مین ہوویگا اگرچہ مقربون سے نہو گا لاکن دوسرے
درجے مین رہیگا اور جو کوئی اپنی عمر کو ان چارون حال کے سوا گذارے تو وہ
جماعت سے ہالکون کے اور تابعدار نفس و شیطانون کے ہی چوتہا ورد زوال کے
وقت سے عصر کی نماز کے وقت تک ہی چاہیے کہ پہلے زوال سے تہوڑا سووے
کہ سونا تہجد کی نماز کو مدد کرتا ہی اور تہجد نہین تو سونا ضرور نہین اور زوال سے پہلے
طہارت کرے اور مسجد مین جاوے اور مسجد مین اذان سنے اور جواب دیوے
اور تحیت مسجد کی پڑہے اور پہلے فرض کے چار رکعت نماز طول کے ساتہہ پڑہے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی یہہ نماز پڑھے تو ستر ہزار فرشتے اوسکے
ساتھہ نماز پڑھتے اور رات ہونے تک اوسکے لئے مغفرت مانگتے ہین بعد امام
کے ساتھہ فرض پڑھے بعد دو رکعت نماز سنت پڑھے اور آخر وقت تک سوائے
ان نیکیونکے اور وظیفون کے اور عبادتون اور ذکر جو آگے بیان ہوے ہین دوسرا
کام نکرے ورد پنجم عصر کی نماز کے وقت سے آفتاب غروب ہونے تک چاہیئے کہ پہلے
آنے وقت نماز عصر کے مسجد مین آوے اور چار رکعت تحیت کی ادا کرے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا ہی کہ خدا رحمت کرے اوسپر جو پہلے نماز
عصر سے چار رکعت نماز ادا کرے اور جب کہ فارغ ہووے تو وہ باتین جو پہلے
بیان ہوے اونمین مشغول رہے کہ فضیلت اسوقت کی مانند فضیلت صبح کے وقت
کے ہی قرآن شریف مین اور حدیث شریف مین اسوقت کے بہت بڑے فضائل
ہین جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ
غُرُوْبِهَا اور اسوقت مین سورہ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا اور وَاللَّيْل اور مُعَوَّذَتَيْن
پڑھے اور آفتاب کے ڈوبنے کے قریب استغفار مین رہے غروب ہونے تک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا جو کوئی عصر کی نماز کے بعد ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ
اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھے تو اوسکے سات سو گناہ معاف ہوتے ہین ایک نے
عرض کیا کہ مجھکو اتنے گناہ نہین ہین فرمایا کہ تیرے ماباپ کے اور اقرباون کے گناہ
معاف ہونگے ۔ بہر حال چاہیئے کہ وقت مقرر رہے کہ ہر وقت ایک کام کا جدا ہے

تواس تدبیر سے عمر مین برکت حاصل ہوتی ہی جس کو اوقات مقرر نہین رہین بعضے اوقات اسکی
ضایع ہوتی ہی لاکن اوراد رات کے تین ہین اول وردانہین کا وقت شام کی نماز کے
وقت سے عشا کی نماز کے وقت تک ہی اوران دونون نمازون کے بیچ مین خدا کی
یاد کے ساتھہ جاگتے رہنا بہت فضیلت رکہتا ہی اور حدیث شریف مین ہی کہ حضرت نے
نے آیت تَتَجَافیٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ اہ اسی باب مین فرمائی ہی یعنی ایسی
نعمت دونگا کہ کوئی نہین جانتا ہی سو چاہیے کہ نمازون مین مشغول رہے جب تک
کہ فرض عشا کے ادا کرے کہ یہہ کام رونے رکہنے سے زیادہ ثواب رکہتا ہی چاہیے
کہ اس وقت مین کہانا کہانے مین یا اور کسی کام مین مشغول نرہے اور جب کہ وتر
کی نماز سے فارغ ہووے تو لہو ولعب کی باتون مین نرہے کہ خاتمہ شغل کا یہہ نہو
چاہیے کہ کوئی نیک کام آخر سب کامون کے ہے اور ورد دوم سونا ہی جب کہ
ساتھہ آداب سنت کے آراستہ رہے تو سونا ہی عبادتون سے ہوتا ہی اور سنت
وہ ہی کہ موںہہ طرف قبلہ کے کرے اور سیدہی کروٹ پر سووے اور جانے کہ
ممکن ہی کہ نیند مین ہی موت ہو جاوے اس لئے لازم ہی کہ طہارت سے باتیم
سے سووے اور توبہ کرے اور عزم کرے کہ گناہ پہر نکرے گا اور وصیت لکہی
ہوئی سرہانے رکہے اور آٹہہ ساعت سے زیادہ نسووے اور پانی اور مسواک
پاس رکہے اور عزم کرے کہ تہجد کو اوٹہونگا کہ ثواب ملتا ہی اور جب لیٹے تو آیت الکرسی
اور مُعَوِّذَتَیْن اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ اور تَبَارَكَ اور استغفار پڑہے اور

ذکر کرتا ہوا خواب مین جاوے جو کوئی ایسا کرتا ہی تو اوس کی روح کو عرش کے تلے
لیجاتے ہین اور مصلیون سے لکھتے ہین جب تک کہ بیدار ہووے اور روز میسر
تہجد ہی وہ نماز شب کی ہی جو بعد بیدار ہونیکے اور دو رکعت نماز پچھلی آدہی رات مین بہت
نمازون سے افضل ہی اسوقت مین دل صاف رہتا ہی اور شغل دنیا کا نہین ہوتا او
دروازے رحمت کے آسمان سے کہلے رہتے ہین و آیات اور احادیث فضایل
مین قیام شب کے بہت ہین انمین سے بعضی اس کتاب مین بہی نماز تہجد کے
باب مین مذکور ہین اور حاصل یہہ کہ ہر ایک وقت ایک طرح کے کام کے لئے مقرر
ہے اور کوئی وقت معطل نرکہے اور صاحب قسمت وہ ہی کہ ہر وقت ہر کام مین
توجہ دل کی ذکر او مراقبے اور مشاہدے مین رکہے یہانتک کہ حضوری اور مشاہدہ
دوام ہوجاوے اوسوقت محبت الہی اور جذبہ خود آپ کہینچتے ہین جسکی لذت
بیان سے باہر ہی مگر محنت سے ہمت کو نہارے اور ہر روز و شب محنت کیا کرے
کہ اسکی مزدوری بہت بڑی ہی اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہی اور اگر محنت دشوار
معلوم ہو تو اپنے دل کو ایسا سمجہاوے کہ آج تو یہہ کرتا ہون شاید کہ کل تک موت
آجاوے گی اور جانے کہ وہ سفر مین ہی اور وطن اسکا آخرت ہی اور سفر مین رنج
غربت ہوتا ہی لیکن چند روز و شب باقی ہین کہ جلد گذر جاوے اور اپنے وطن مین آرام پاوے
اور مقدار عمر کا قلیل ہی کہ آخرت کی مدت کے آگے کچہہ گنتی نہین ہی اگر کوئی ایک دو
دن رنج اوٹہاوے واسطے راحت اوٹہانے ہمیشہ کے تو کچہہ نقصان کی بات

نہین ہی بلکہ عین مراد ہی حق تعالی اس بات کی سمجہہ اور آخرت کی توفیق دیکو ؛

باب ہفتم

بیان مین فضایل اور آداب روزے کے بیچ اسکے پانچ فصل ہین

فصل پہلی بیان مین فضایل روزے کے - فرمایا حق تعالی نے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ؕ یعنی ای ایمان دارو فرض کیا گیا ہی اوپر تمہارے روزہ رکہنا رمضان کا جیسا کہ فرض کیا گیا تہا اوپر اون لوگون کے جو پہلے تمہارے تہے سزاوار ہی کہ تم پرہیزگاری اختیار کرو اور فرمایا اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ؕ یعنی ملے گی مزدوری صبر کرنیوالونکو بحساب یعنی حق تعالی اپنے فضل سے ایسا اجر دیگا کہ حساب مین نہین آسکیگا جاننا چاہیئے کہ روزہ رمضان کا فرض ہی اور ایک رکن ہی مسلمانی کے رکنون مین سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ یعنی روزہ خاص میرے ہی واسطے ہی اور اجر اوسکا مین ہی دونگا اور فرمایا کہ ہر عمل آدمی کا بڑہتا ہی نیکی کو دس حصے سے سات سو حصے تک سوا روزے کے کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ روزہ خاص میرے ہی واسطے ہی اور مین ہی اسکا بدلہ دونگا یعنی بیحد وبحساب بدلا دونگا کیونکہ آدمی چہوڑتا ہی اپنی خواہشین اور کہانے کی چیزین میرے واسطے اور روزے دار کو دو خوشیان ہوتی ہین ایک تو افطار کے وقت

اور دوسری اوسوقت کہ اپنے رب سے ملیگا آخرت مین اور بو روزہ دار کے منہہ کی
البتہ بہت بہتر ہی اللہ کے پاس مشک کی بو سے اور روزہ سپر ہی یعنی شیطان کے شر
سے بچاتا ہی دنیا مین اور دوزخ کے عذاب سے بچاتا ہی آخرت مین اور جب روزیکا
دن ہو تم مین سے کسی کا تو فحش نہ بکے اور نہ جہگڑے پہر اگر اسکو کوئی گالی دیوے اور
لڑائی کرے تو کہدیوے کہ مین روزے دار آدمی ہون تمت الحدیث مسئلہ فرض
روزے مین تو اتفاق ہی کہ زبان سے کہے اور نفل روزے مین خلاف ہی کہ دل مین کہے
کہے یا زبان سے اور روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبے مین
کہ ای لوگو تحقیق سایہ کیا تمپر بڑا مہینہ کہ بہت مبارک ہی اور اسمین ایک رات ہی کہ بہتر
ہزار مہینے کی راتون سے ہی کیا ہی اللہ تعالی روزے کو اسکے فرض اور نماز پڑہنے کو
اسکی رات مین نفل جو کوئی قرب خدا چاہے اسمین ایک نیک خصلت سے ثواب
ملیگا اوسکو مانند اوسکے کہ ادا کرے ایک فرض دوسرے مہینے مین اور جو کوئی ادا
کرے اسمین ایک فرض ثواب ملیگا اوسکو مانند اوسکے کہ ادا کرے ستر فرض دوسرے
مہینے مین اور وہ صبر کا مہینہ ہی اور صبر کا بدلہ بہشت ہی اور مہینہ ہی غمخوارگی کا
اور وہ مہینہ ہی کہ زیادہ ہوتی ہی اسمین روزی مومن ایمان والے کی جو کوئی افطار کریگا
اسمین روزے دار کو بخشش ہوگی اوسکے گناہون کی اور گردن چہوٹیگی اوسکی
دوزخ سے اور ثواب ملیگا اوسکو مانند اس روزہ دار کے بغیر اوسکے کہ کچہہ کم ہووے
ثواب سے یعنی خدا اپنی طرف سے ثواب دیگا - تب عرض کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے

اور رسول اللہ کے نہین سب کو ہم مین سے مقدور اتنا کہ روزے دار کو افطار کراوین
تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ دیتا ہی اوتنا ہی ثواب اوسکو
کہ افطار کراوے روزے دار کو ایک چلو دودھ یا ایک خرما یا ایک گھونٹ پانی
سے اور جو کوئی پیٹ بھر کھلاوے روزے دار کو پلاویگا اللہ اوسکو میرے حوض
کوثر سے ایسا پانی پلانا کہ پیاسا نہوگا یہانتک کہ داخل ہو جنت مین اور وہ ایسا
مہینہ ہی کہ اول اسکا رحمت ہی اور درمیان اسکا معافی گناہون کی ہی اور آخر اسکا
آزاد ہونا دوزخ سے ہی اور جو کوئی کام کاج مین تخفیف کرے اپنی لونڈیون سے
اور غلامون سے اسمین گناہ بخشیگا اوسکے اللہ تعالی اور آزاد کریگا اوسکو دوزخ سے
اور روایت ہی کہ معمول تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جب آتا مہینہ رمضان کا
تو چھوڑ دیتے ہر قیدی کو اور دیتے ہر ایک سائل کو اور روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جنت آراستہ ہوتی ہی رمضان کے لئے شروع سال سے
آیندہ سال تک اور فرمایا کہ جب پہلا دن ہوتا ہی رمضان کے مہینے کا تو چلتی ہی
ایک ہوا عرش کے تلے پتون سے بہشت کے درختونکے حور عین پر سو کہنے لگتی ہین اے
رب ہمارے کر ہمارے لئے اپنے بندونکو جوڑے کہ ٹھنڈی ہون آنکھین انکی
ہمسے اور فرمایا کہ بخشش ہوتی ہی میری آخر رات مین رمضان کی عرض کیا کسی نے
اے رسول اللہ کے کیا وہ شب قدر ہی فرمایا نہین ولیکن کام کرنیوالے کو اوسکی مزدوری
نہین ملتی جب تک کہ پورا نکرے اپنا کام اور فرمایا کہ بہشت مین آٹھ دروازے ہین

اوسمین سے ایک دروازہ ہی کہ اوسکو باب الریان کہتے ہین داخل ہوگا اوسمین
کوئی سواے روزے دار رمضان کے اور فرمایا جو کوئی روزے رکہے رمضان کے
ایمان کی جہت سے اور ثواب جانکر بخشے جاتے ہین اوسکے اگلے گناہ اور جو کوئی راتکو
نماز پڑہے رمضان مین ایمان کی جہت سے اور نیکی جان کر بخشے جاتے ہین اوسکے
اگلے گناہ اور جو کوئی قیام کرے شب قدر مین ایمان کی جہت سے اور نیکی جان کر
بخشے جاتے ہین اوسکے اگلے گناہ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جب ہوتی ہی پہلی رات رمضان کے مہینہ کی قید ہوتے ہین شیطان اور سرکش
جن اور بند ہوتے ہین دروازے دوزخ کے سو نہ کہلیگا اونمین سے کوئی
دروازہ اور کہلتے ہین دروازے بہشت کے سو نہ بند ہوگا انمین سے کوئی دروازہ
اور پکارتا ہی پکارنیوالا ای طلبگار نیکی کے مونہہ پہیر بہلائی کی طرف اور ای طلبگار
برائی کے باز آ اور اللہ کے آزاد ہونیوالے بندے ہین دوزخ سے اور یہہ رحمت
تمام راتون مین رمضان کی رہتی ہی اور فرمایا کہ روزہ اور قرآن دونو سفارش
کرینگے بندے کی روزہ کہیگا ای رب میرے مینے روکا اسکو کہانے اور خواہش
کی چیزون سے دن کو سو شفیع کر مجہکو اسکے حق مین اور قرآن کہیگا ای رب مینے روکا
مینے اسکو سونیسے رات کے سو شفیع کر مجہکو اسکے حق مین تب شفیع کریگا دونکو
اللہ تعالی اور روایت ہی کہ آیا تہا رمضان کا مہینہ سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ بیشک یہہ مہینہ حاضر ہوا تم پاس اور اسمین ایک رات ہی کہ بہتر ہی

ہزار مہینے سے جو کوئی محروم رہا اس سے سو تحقیق محروم رہا سب نیکیون سے اور محروم نہ رہیگا اسکی نیکی سے مگر جو کم نصیب ہی ترجمہ ہوے یہہ سب احادیث کتاب مشکوٰۃ شریف اور کیمیاے سعادت کے

فصل دوم بیان مین اعمال فرائض روزے کے جاننا چاہیے کہ چھہ چیز روزہ مین فرض ہین اول مہینہ رمضان کا دریافت کرنا دوم ہر شب نیت کرنا روزے کی سوم کوئی چیز اپنے بدن کے اندر نہ پہونچانا جان کر چہارم مباشرت نکرنا پنجم کوئی طور سے جانکر اپنی منی بدن سے باہر نہ نکالنا ششم اپنے قصد سے قے نہ کرنا اگر بے اختیار قے آوے تو روزہ باطل نہین ہوتا ہی ان چھہ کامون سے روزہ باطل ہوتا ہی

فصل سوم بیان مین سنت روزے کے۔ جاننا چاہیے کہ سنت روزے کی چھہ ہین اول تاخیر سحر مین کرنا دوم تعجیل افطار مین کرنا سوم بعد زوال کے مسواک نکرنا شام تک چہارم سخاوت کرنا اور کہانا کہلانا پنجم قرآن بہت پڑہنا ششم مسجد مین اعتکاف کرنا یعنی بیٹہنا خصوصاً آخری دہے مین

فصل چہارم بیان مین حقیقت روزے کے۔ جاننا چاہیے کہ روزے کے تین درجے ہین ایک روزہ عوام کا دوسرا روزہ خواص کا تیسرا روزہ خاص الخاص کا لاکن روزہ عوام کا وہ ہی کہ جو بیان ہوا یہہ کم درجہ ہی لاکن روزہ خاص کا وہ ہی کہ تمام اعضا کو اپنے نکمے کامون سے باز رکہتے ہین اور چھہ چیز سے پرہیز کرنا ضرور ہی اول آنکھہ کو بچانا مشغول ہونے سے سواے حق کے خصوصاً شہوت کی نظر سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے کہ پانچ چیز روزہ باطل کرتی ہین جہوٹ اور غیبت اور سخن چینی اور ناحق
سوگند کہانا اور شہوت سے دیکہنا۔ دوم زبان کو بچاوے بضرورت باتون سے اور
بیہودہ کلام سے اور ذکر مین رہے یا خاموش رہے لاکن غیبت اور جہوٹ تو عوام کے
روزے کو بہی باطل کرتے ہین سوم کانونکو بچاوے جہوٹ اور غیبت اور بیہودہ سننے
چہارم ہاتہہ پانوٗن اور تمام اعضا کو بچاوے بخلاف شرع کامون سے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بہت روزے دار ہین کہ اونکو روزے سے سواے بہوک
اور پیاس کے کچہہ فائدہ نہین ہی پنجم حرام کے کہانے سے اور شبہ حرام کے کہانے سے روزہ
نکہولے اور بہت بہی نہ کہاوے کہ جانورون کے درجے مین ہوگا اور مقصود روزے سے
یہہ ہی کہ شہوتین ٹوٹین اور ملائکون کی صفت پیدا ہو اور اونکا مرتبہ ملے ششم یہہ کہ بعد
روزہ کہولنے کے دل کو درمیان خوف اور امید حقتعالی کے رکہے اور عاجزی کے
ساتہہ مغفرت اور رحمت مانگتا رہے اور جاننا چاہیئے کہ حقیقت اور روح روزے کی
یہی ہی کہ شہوتین ٹوٹین اور نفس پاک ہو اور دل روشن ہو اور غفلت دور ہو تب
ملائکونکی صفت ہوگی اور جیسا کہ یہہ حق تعالی سے نزدیک رہتے ہین اسکو بہی
وہی نزدیکی حاصل ہوگی لاکن روزہ خاص الخاص کا بہت بڑا درجہ رکہتا ہی اور وہ ایسا
ہی کہ محافظت کرے اپنے دل کو اندیشے سے اور مشغولی سے تمام چیزون کی جو سوائے
حق تعالی کے ہین اور سب وجہہ سے اپنے کو حق تعالی کے ہی ساتہہ مشغول اور
مستغرق رکہے اور جو چیز کہ سواے حق تعالی کے ہووے ظاہر اور باطن مین اوس سے

روزہ رکھے اور اگر سوائے ذکر حق تعالی کے اور کام حقتعالی کے کسی چیز مین اندیشہ کرے تو وہ روزہ نہین رہتا ہی مگر ایسا کام ہو جو دین کو فائدہ رکھتا ہووے پیران طریقت اپنے مریدونکو نصیحت فرماتے رہے ہین کہ دنیا مین روزہ رکھنا اور بہشت مین روزہ کھولنا کہ دنیا بہر حال گذر جاتی ہی اور آخرت ہمیشہ باقی رہتی ہی حق تعالی توفیق عنایت فرماوے —

فصل پنجم بیانمین ثواب روزے نفل کے جانتا چاہیئے کہ ثواب روزے نفل کا بہی بہت بڑا ہی کہ ملائکون کی صفت دنیا مین اور ملائکونکا مرتبہ نزدیک حق تعالی کے ملتا ہی اور جو خواہشین واسطے خدا کے دنیا مین چہوڑین ہین حقتعالی نے اوسکے عوض مین اجر بحساب کہا ہی جو جنت مین پاویگا جیسا کہ روزے کے فضائل آگے مذکور ہوچکے اور نفل روزونمین زیادہ فضیلت کے روزے ایام تشریق کے ہین خصوصاً عرفے کے دن کا روزہ اور دسوین تاریخ محرم کا اور نودن اول ایام ذیحجہ کے اور دس دن محرم کے اور حدیث مین ہی کہ جو شخص ہر پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ کو ماہ حرام مین روزہ رکہا کرے تو اوسکو سات سو برس کی بندگی کرنیکا ثواب ملیگا اور ماہ حرام چار مہینے ہین رجب اور ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور سب سے زیادہ ثواب ذیحجہ کے روزے اور عبادت مین ہی خصوصاً پہلی تاریخ سے دسوین تاریخ تک بہت بے حساب ثواب ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ذیحجہ کے پہلے دن مین ایک دن کے روزے کا ثواب برابر ایک برس کے دن کے ثواب کے ہی

اور قیام ایک راتکا مانند قیام لیلۃ القدر کے ثواب کے ہی اور ہر ایک مہینے مین تیرہوین اور چودہوین اور پندروین تاریخ کے روزونکا بڑا ثواب ہی اور ہر ایک ہفتے مین دوشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کے روزونکا بہت بڑا ثواب ہی اور حضرت داؤد پیغمبر علیہ السلام ہمیشہ ایک دن روزہ رکہتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور حدیث مین ہی کہ اسطرح کے روزونکے ثواب کے برابر کسی روزیکا ثواب نہین ہی اور بعد اسکے ثواب ہر ایک پنجشنبہ اور دوشنبہ کے روزونکا ہی اور جاننا چاہئیے کہ ان روزون کا جو بیان ہوا اسونکے فضائل مین ایسے بہت حدیث ہین کہ اگر لکہے جاوین تو اس کتاب مین گنجایش نہین ہوگی اس لئے انکے فضائل اور اسناد موقوف رہے اگر کوئی اسناد چاہے تو مشکوۃ شریف اور کیمیاے سعادت مین مطالعہ کرے اور فضائل دریکہے ہر ایک حدیث کی معتبر کتاب مین موجود ہین کہ اگر لکہا جاوے تو ایک کتاب مجلد تیار ہوا اور حقیقت روزے کی یہہ ہی کہ نفس کی شہوتین توٹین اور دل صاف ہو اور غفلت جاوے اور رغبت طاعت اور لذت مناجات کی پاوے تب فرشتونکی صفت کو اوسمرتبے کو پہونچیگا اس لئے چاہئے کہ بیہودہ کامونسے بچے اور یاد الٰہی اور محبت مین رہے تاکہ مقربونمین سے ہووے اور عذابونسے قبر کے اور حشر کے اور دوزخ کے چہوٹکر قبر مین آرام اور حشر مین عزت اور جنت فردوس مین ہمیشہ رحمتین پاتا رہے حق تعالی تمام مومنین کو یہہ نعمت عظمی نصیب کرے آمین

باب آٹھوان

بیان مین فضائل اور آداب زکوۃ کے اور خیرات کے ملا ہوا دو فصلون کے

فصل اول بیان مین فضائل زکوۃ اور خیرات کے ۔ فرمایا اللہ تعالی نے

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ الی آخرہ یعنی ایسے ایمان دار جو زکوۃ دیتے ہین اور ساتھہ خوف کے نماز ادا کرتے ہین اور زنا اور بیہودہ کامون سے بچتے اور امانتون اور عہد پر وفا کرتے ہین سو جنت فردوس کے وارث ہین کہ اوسکو میراث پاوینگے اور ہمیشہ اوسمین رہین گے ۔ اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے کہ بنیاد اسلام کی پانچ چیز پر ہے اول کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ دوم نماز سوم زکوۃ چہارم روزہ پنجم حج ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ الآیہ یعنی وہ لوگ جو بخیلی کرتے ہین اوس مال مین جو اللہ اپنے فضل سے اونکو دیا ہی سو جانین کہ بخیلی کرنا اونکے حق مین بہلا ہی بلکہ وہ کام اونکے حق مین بہت برا ہی کہ طوق ڈالے جاوینگے اون مالون سے قیامت مین جن مالون سے بخیلی کرتے ہین یعنی زکوۃ نہین دی اور سب مال آسمان والون کے اور زمین والونکے اللہ کی ہی میراث ہی ۔ اور محققون نے فرمایا ہی کہ تمام مال دنیا کا عاریت ہی اس کو ملک اور میراث نہ کہنا چاہیے کہ وہ مال میراث اللہ کی ہی اور اللہ کی ملک اور میراث مین بخیلی کرنا اور حق تعالی کے حکم پر نہ خرچ کرنا یعنی زکوۃ نہ دینا اور اپنے کو خدا کے عذاب مین گرفتار کرنا بڑی نادانی ہی اور عاقل وہ ہی کہ خدا کے

مال کو خدا کے حکم پر دیوے اور اجر اوسکا دونو جہان مین حق تعالی سے لیوے اور
روایات ہین مشکوۃ شریف مین کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جسکو حق تعالی نے مال عطا فرمایا ہووے اور وہ شخص بخیلی سے زکوۃ نہ دیا ہووے تو قیامت
کے دن اس مال کو بہت بڑا سانپ بناتے ہین کہ بہت زہر کے سبب بال اوسکے
سر پر نہین ہے اور دو نقطے سیاہ اوسکی آنکھون کے نیچے ظاہر ہون پس وہ سانپ اسکی
گردن مین طوق ہوتا ہے اور دونو کنارے اوسکے چہرے کے اور موہنہ کے پکڑتا ہے
اور غصہ ہوکر کہتا ہے کہ مین تیرا مال ہون اور تیرا خزانہ ہون کہ تو دنیا مین فخر کیا کرتا
تہا اور فرمایا کہ نہ ملی گئی زکوۃ کسی مال مین کبہی مگر کہا جاوے اوسکو اور فرمایا حقتعالے
نے کہ جو لوگ کہ سونا اور روپا رکہتے ہین اور زکوۃ اوسکی نہین دیتے ہین سو ہر ایک
کو ایسا داغ سینے مین رکہین گے کہ پیٹھ سے باہر نکلیگا اور پیٹھ مین ایسا داغ
دیوین گے کہ سینے مین سے باہر نکلیگا اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے کہ اگر ہوتا میرے پاس برابر احد کے پہاڑ کے سونا خوش نہ کرتا میرے
دلکو گذرنا تین راتون کا کچہہ رہ کر میرے پاس اوسمین سے سوائے اتنی چیز کے
کہ رکہہ چہوڑون مین قرض ادا کرنے کو روایت کیا بخاری نے اور فرمایا کہ نہین کوئی
دن کہ صبح کو اوٹھین اللہ کے بندے اوسمین مگر دو فرشتے اترتے ہین پہر کہتا ہے
ایک اون مین سے ای اللہ دے مال خرچ کرنیوالے کو عوض اوسکا اور کہتا ہے
دوسرا ای اللہ دے بخیل کو ہلاکت مال کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے کہ مال خرچ کر اور گن گن کے مت دے پھر گن گن کر دیگا تجھکو اللہ اور
مال رکھ مت چھوڑ کہ دینا موقوف کرے تجھکو اللہ دے جس قدر سکے دینا اور
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے مال خرچ کرا ی
بیٹے آدم کے تا کہ زیادہ دون مال تجھکو اور اگر دے دیگا تو حاجت سے زاید
کو بھلا ہی تجھکو اور اگر رکھے تو اوسکو تو برا ہی تجھکو اور ملامت نہین تجھپر بقدر کفاف
کے رکھنا اور ابتدا کر اپنی عیال سے اور فرمایا آنحضرت کہ بچو تم ظلم کرنیسے
اسواسطے کہ بسبب ظلم کے بہت تکلیفین پہونچین گی قیامت کے دن اور بچو
تم بخل اور حرص سے اس لئے کہ بیشک بخل اور حرص نے کہا دیا تمہارے
اگلون کو کہ اوٹھایا ظلم نے اون کو آپس مین خونریزی کرنے پر اور حلال سمجھنے
لگے اون چیزون کو کہ حرام کیا اللہ نے اور روایت ہی کہ کہا ایک مرد نے ای رسول اللہ
کے کونسی خیرات بڑا ثواب رکھتی ہی فرمایا کہ خیرات دینا تیرا اوس حال مین کہ تو تندرست
ہو کر بخیل ہو ڈرتا ہو محتاجی سے اور امید رکھتا ہو تونگری کی اور دیر مت کر یہانتک
کہ جب پہونچے جان گلے مین تو کہے تو فلانے کو ایسا اور اتنا دینا اور فلانے کو
ایسا اور اتنا دینا اور ہو گئی ملک فلانیکے اور روایت ہی ابوذر سے کہ آنحضرت
بیٹھے تھے سایہ مین کعبے کے پھر جب دیکھا حضرت نے مجھکو فرمایا وہی نقصان
پانیوالے ہین قسم کعبے کے رب کی پھر عرض کیا مینے تصدق ہون میرے ماں باپ
آپ پر سے وہ کون لوگ ہین فرمایا آپنے نقصان پانیوالے وہ لوگ ہین کہ جنکے

پاس بہت مال ہی مگر جس نے خرچا ایسا اور ایسا اور ایسا اشارہ فرمایا روبرو اور
پیچہے اور داہنے اور بائین اور فرمایا کہ تہوڑے ہین ایسے سخی لوگ اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سخی آدمی نزدیک ہی اللہ سے اور نزدیک ہی بہشت
سے اور نزدیک ہی لوگون سے اور دور ہی دوزخ سے اور بخیل آدمی دور ہی
اللہ سے اور دور ہی بہشت سے اور دور ہی لوگون سے اور نزدیک ہی دوزخ سے
اور بیشک جاہل سخی بہت پیارا ہی اللہ کو بخیل عابد سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ صدقہ دینا آدمی کا جیتے جی ایک درم بہتر ہی اوس کے
حق مین سو درم صدقہ دینے سے مرتے دم اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ مثال صدقہ دینے والے کی مرتے مرتے یا آزاد کرنیوالے کی جیسے مثال ہدیہ
دینے والے کی جب پیٹ بہر چکا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو خصلتین
ملکر نہین ہوتی مرد مومن مین ایک تو بخیل اور دوسری بدخلقی اور فرمایا آنحضرت صلعم نے
کہ نہ جاویگا بہشت مین دغاباز اور فریبی اور بخیل اور احسان جتانے والا قاطع
رحم اور فرمایا کہ بہت بری خصلتون سے آدمی کی دو خصلتین ہین ایک بخیل اور دوسری
جبن یعنی ڈرنا لوگون سے اور فرمایا کہ سخاوت ایک درخت ہی بہشت مین پہر جو
کوئی سخی ہی پکڑا ہی ایک شاخ اوسکی پہر نہین چہوڑتی اوس شخص کو وہ شاخ یہانتک
کہ داخل کرے اوسکو بہشت مین اور بخیلی ایک درخت ہی دوزخ مین پہر جو کوئی کہ
بخیل ہی پکڑا ہی ایک شاخ اوس درخت کی پہر نہین چہوڑتی اوسکو وہ شاخ یہانتک

کہ داخل کرے اوسکو وہ زخمین آور فرمایا کہ جلدی کرو صدقہ دینے مین کیونکہ آفت
تجاوز نہین کرتی صدقہ دینے سے اور فرمایا کہ صدقہ دینا ٹھنڈا کرتا ہی غضب کو
رب کے اور دور کرتا ہی بُری موت کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے کیا خبر نہ دون تمکو سب سے بدتر آدمی کی عرض کیا لوگون نے خبر دیجیے
فرمایا وہ شخص ہی کہ کوئی سوال کرے اوس سے اللہ کا واسطہ دیکر اور نہ دیوے
خدا کا نام سنکر اور فرمایا کہ دیا کرو سائل کے ہاتھہ مین تھوڑا بہت جو موجود ہو
اگرچہ گھری جلی ہوئی ہو اور روایت ہی کہ بھیجا کوئی اُم سلمہ کے پاس گوشت کا ٹکڑا
سو رکھہ چھوڑا واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خالی پھرا سائل گھر سے
آپ کے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے پاس اونکے تب طلب کیے
ام سلمہ اوس گوشت کو اور نپایا اوسکو مگر ایک پتھر کا ٹکڑا تب فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ مقرر ہوگیا وہ گوشت پتھر تمہارے نہ دینے سے سائل کو اور
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی خیرات دیوے برابر قیمت ایک دانے
خرمے کے پاک کمائی سے اسواسطے کہ قبول نہین کرتا اللہ تعالی سوائے پاک کمائی
کے سو قبول کرتا ہی اللہ اوس تھوڑی خیرات کو اور بڑہاتا ہی اوس کو کہ ہو وے
مانند پہاڑ کے اور فرمایا کہ حقیر نجانو کوئی خیرات کو اور بہلا کو اپنے ہمسایہ کیواسطے
اور فرمایا کہ سب کام نیک خیرات کا ثواب رکھتے ہین اور حقیر نجانو نیکیون سے
کسی چیز کو اگرچہ ملے تو اپنے بھائی مسلمان سے کشادہ ابرو سے اور لازم ہی خیرات

کرنا اگر نہو سکے تو برائی سے بچنا خیر اتکا ثواب ہی اور دو شخصونکے درمیان عدل کرنا اور کسیکو مدد کرکے چہارپایہ پر سوار کرانا یا اسباب اوٹھا دینا اور مسجد کو جانا اور ایذا کی چیز راہ سے دور کرنا ہر ایک بات مین خیرات کا ثواب ہی اور فرمایا ہر بار سُبحان اللہ بولنا اور اَلحمدُ لِلّٰہِ بولنا اور لَآ اِلٰہَ اِلّا اللہ بولنا اور اللہُ اَکبَر بولنا اور ہر بار حکم بہلی بات کا کرنا اور بُری بات سے منع کرنا اور اپنی زوجہ سے مباشرت کرنا ان ہر ایک بات مین خیرات کا ثواب ہی اور فرمایا کہیتی لگانا کوئی آدمی یا جانور کہا وے خیرات کا ثواب ہی اور فرمایا گناہ بخشے گئے ایک عورت حرام کار کے پیاسے کُتے کو پانی پلانے کے سبب سے اور گناہ بخشے گئے ایک مرد کے ایک درخت خار دار کو راہ سے دور کرنیکے سبب سے اور فرمایا کہ عبادت کرو خدائے مہربان کی اور کہانا دو محتاج کو اور چرچا کرو سلام کا چلے جاو جنت مین سلامتی سے اور فرمایا سب نیک کام صدقے کا ثواب رکہتے ہین اور نیک کام مین یہہ بات بہی داخل ہی کہ ملاقات کرے تو اپنے بہائی مسلمان کو خوش خلقی کے ساتہہ اور پانی ڈالے اپنے ڈول سے اوسکے برتن مین اور مُسکرا کر بات کرے مسلمان بہائی کے سامنے اور حکم کرے بہلی باتونکا اور منع کرے بُری باتون سے اور راستہ بتلا وے بہٹکے ہوے کو اور مدد کرے اندہے کو اور دور کرے پتہر کو اور ہڈی کو اور کانٹون کو راستون سے اور پانی کہدا وے راستے کے نزدیک یہہ ہر ایک کام مین خیرات کا ثواب ہی اور فرمایا جو مسلمان کپڑا

پہنوا دے کسی مسلمان کو پہناویگا اللہ تعالی اوسکو سبز کپڑا یا کہانا کہلا وے
اوسکو بہوک مین تو کہلاویگا اللہ اوسکو میوے جنت مین کے یا پانی پلا وے پیاس
مین تو پلاویگا اوسکو اللہ مہر کری ہوئی شراب جنت مین اور فرمایا حضرت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کہ اللہ تعالی نے زمین بنائی تو ہلنے لگی تب
پہاڑ بنایا واسطے قایم رہنے زمین کے تب فرشتون نے پہاڑ کی سختی دیکہکر
تعجب کیا اور عرض کیا ای رب ہمارے کیا کوئی چیز پتہر سے بہی زیادہ سخت
ہی تیری مخلوقات سے تب فرمایا اللہ تعالی نے کہ ہان لوہہ زیادہ سخت ہی
پتہر سے بہی پہر عرض کیا ای رب کیا کوئی چیز لوہے سے بہی زیادہ سخت ہی
فرمایا ہان آگ زیادہ سخت ہی پہر عرض کیا ای رب کیا کوئی آگ سے بہی زیادہ
سخت ہی فرمایا کہ ہان پانی زیادہ سخت ہی پہر عرض کیا کوئی چیز پانی سے
بہی زیادہ سخت ہی فرمایا کہ ہان ہوا پانی سے بہی زیادہ سخت ہی پہر عرض کیا
کوئی چیز ہوا سے بہی زیادہ سخت ہی فرمایا کہ ہان ہوا سے زیادہ سخت ہی وہ
آدمی کہ دے کوئی صدقہ اپنے داہنے ہاتہہ سے چہپاکر اپنے بائین ہاتہہ سے۔

روایت ہین یہہ سب حدیث کتاب مشکوۃ شریف مین

فصل دوم بیان مین فرض ہونے زکوۃ کے اور تاکید واسطے ادا کرنے اسکے اور
ترغیب واسطے دینے خیرات کے۔ فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ نہین کوئی مالک سونے اور چاندی کا کہ ادا نکرے اوس سے زکوۃ اوس کی

مگر کہ

مگر کہ قیامت کے دن وہ سونے اور چاندی کے پتھر بنا دینگے اور آگ مین گرم کرینگے اور داغ دیوینگے ان پتھروں سے اوسکے پہلو کو اور پیشانی کو اور پیٹ کو پھر جب کہ سرد ہو وینگے وہ پتھر تو پھر گرم کرینگے اور داغ دیوینگے بار بار ایسے دن مین کہ درازی اوسکی پچاس ہزار برس کی ہوگی یہانتک کہ فیصلہ ہو وینگا بعد اوسکے بہشت کی طرف راہ دکہا وینگے یا دوزخ کی طرف یعنی پچاس ہزار برس یہہ عذاب ہوگا بعد اوسکے موافق اوسکے عمل کے بہشت مین یا دوزخ مین جاویگا ۔ اور فرمایا کہ نہین کوئی مالک اونٹو نکا کہ نہ ادا کرے زکوۃ اوسکی مگر قیامت کے دن مین ڈالین گے اوسکو اوندہا سامنے اونٹو نکے بڑے میدان مین اور وہ اونٹ اونچے تازے ہونگے روندا کرینگے اوسکو تلیون سے اور کاٹا کرینگے اوسکو موںہہ سے اور جب گذر جاوے گی اوسپر پہلی جماعت تو لائی جاویگی پچھلی جماعت یعنی باری باری سے روندا کرینگے اوس دن مین کہ لنبائی اوسکی پچاس ہزار برس کا ہی یہانتک کہ فیصلہ ہو بندونکا پھر دکہا وینگے اوس کو راہ اوسکی بہشت کی طرف یا دوزخکی طرف اور نہین کوئی مالک گائے کا اور بکریونکا کہ نہ ادا کرے زکوۃ اوسکی مگر قیامت کے دن اوندہا ڈالین گے اوسکو سامنے اونکے میدان مین اور ہووینگے سب کو سینگ پورے پھر مارتے رہینگے اوسکو اپنے سینگ سے اور روندتے رہینگے اوسکو اپنے کھروںسے باری باری سے وہ دن جو پچاس ہزار برس کا ہی یہانتک کہ فیصلہ ہو بندونکا پھر دکہا وینگے

اوسکو اوسکی راہ بہشت کی طرف یا دوزخکی طرف اور فرمایا کہ گہوڑے کا عمل تین طرحکا
ہی جو شخص کہ واسطے فخر کرنے کے اور مسلمانوں سے عداوت کرنیکے لئے رکہے سو اوسکے
حق مین گناہ ہی اور جو شخص کہ محتاجونکو سواری دینے کے لئے اور اپنی آبرو بچانیکے
لئے کہ لوگ اوسکو غنی جانے رکہین سو اوسکے حق مین پردہ ہی اور جو شخص کہ اللہ
کی راہ مین مسلمانونکے فایدیکے لئے گہوڑے رکہتا ہی سو اوسکے حق مین ثواب ہی
کہ جس زمین مین یا باغمین جسقدر کہ گہاس وغیرہ کہا دینگے اوسکی گنتی کے برابر
مالک کے لئے نیکیان لکہی جاوینگی اور جسقدر لید اور پیشاب کرینگے اوسی قدر
نیکیان لکہی جاوینگی اور جسقدر رسیان توڑینگے اور قدم سے چلینگے اور جتنے
گہونٹ پانی پیوینگے سو ہر ایک قدم کے برابر اور ہر ہر بار پانی کے گہونٹ پینے
کے برابر نیکیان لکہی جاوینگی

فصل سوم بیانمین شرایط واجب ہونے زکوٰۃ کے اور مقدار ہر ایک مال کی
جسپر زکوٰۃ واجب ہوتی ہی اور جاے خرچ کرنے زکوٰۃ کے ۔ مسئلہ زکوٰۃ فرض
ہوتی ہی بشرطیکہ عاقل بالغ آزاد مالک نصاب کا ہو نصاب اتنے مال کو بولتے ہین
کہ جسپر زکوٰۃ دینا واجب ہوتا ہی اور اوس نصاب پر ایک برس گذرے اور قرض
سے اور حاجت اصلی سے زاید ہو اور وہ نصاب بڑہنے والی ہو حقیقتاً یا حکماً اور
اوسکے ادا کرنیکے لئے نیت لازم ہی دو سو درم چاندی مین اور بیس مثقال سونے
مین چالیسواں حصہ دینا چاہیے خواہ زیور ہو خواہ برتن ہو سکہ دار یا بے سکہ ہو

اور جب اس سے زیادہ ہو تو ہر چالیس درم روپے مین اور ہر پانچ مثقال سونے مین
چالیسوان حصہ ادا کرے اور اگر اسباب سوداگری کا ہو تو اسی حساب پر اوسکی قیمت سے
نکالین اور جانورونمین اونکا چرنا آدھے سال سے زیادہ شرط کیا ہی اور چالیس
بھیر بکریون مین ایک جانور اور ایک سو اکیس مین دو اور دو سو ایک مین تین
اور چار سو مین چار پھر ہر سو ایک اور تیس گاے بھینس مین ایک بچھڑا پورا برس دن کا
اور چالیس مین دو برس کا اور ساٹھہ مین دو بچھڑے برس برس دن کے اور ستر
مین ایک بچھڑا برس دن کا اور ایک بچھڑا دو برس کا دین اور اسی مین دو دو
برس کے دو بچھڑے پھر اسکے بعد ہر تیس مین برس دن کا بچھڑا اور ہر چالیس مین
دو برس کا دیا کرے اور ہر پانچ اونٹون مین ایک بکری پچیس اونٹ ہونے تک
دیا کرے اور پچیس مین ایک بنت مخاض یعنی ایک برس کی اونٹنی ہی اور چھتیس مین
ایک بنت لبون یعنی دو برس کی اونٹنی ہی اور چالیس مین ایک حقہ یعنی تین
برس کی اونٹنی ہی اور اکسٹھہ مین ایک جذعہ یعنی چار برس کی اونٹنی دیا چاہیے
اور چھہتر مین دو بنت لبون اور اکیانوے سے ایک سو بیس تک دو حقہ بعد
اسکے ہر پانچ اونٹونمین ایک ایک بکری بڑہاتے رہین ایک سو پینتالیس تک
کہ اوسمین دو حقہ اور ایک بنت مخاض ہی اور ایک سو پچاس مین تین حقہ بعد
اسکے ہر پانچ اونٹونمین ایک ایک بکری بڑہاتے رہین تین حقون کے ساتھہ
اور ایک سو پچہتر مین تین حقہ اور ایک بنت مخاض ہی اور ایک سو چھیاسی مین

تین حصّے اور ایک بنت لبون اور ایک سو چھیانوے مین چار حصّے دو سو تک او
اسی طرح ہمیشہ اسی حساب پر دیتے رہین گدہے اور خچر اور گھوڑونین کو زکوۃ دینا
واجب نہین ہی لاکن حضرت امام اعظم رحہ نے فرمایا کہ جو گھوڑے چرائی مین رہتے
ہون کہ خرچ چارے کا مالک پر نہ پڑے تب ہر ایک گھوڑے کی زکوۃ ایک
دینار ہوتا ہی اور گاے اور بکری اور اونٹ کے صرف بچون مین زکوۃ نہین ہی
لاکن امام شافعیؒ اور ابو یوسف رحہ نے فرمایا کہ انکے بچون کی زکوۃ مین بچے
زکوۃ دینا لازم ہی اور اگر اسی سال مین اون بچون کی مائین مرجاوین اسوقت
اون بچون کی زکوۃ دینا لازم نہین ہی اور جو جانور کہ بوجہ اوٹھاتے یا زراعت
کرتے ہین اونکی زکوۃ دینا واجب نہین ہی اور خریدی کا چارا کہانیوالے جانورون
کی زکوۃ دینا واجب نہین ہی مسئلہ زمین عشری مین جو اناج یا میوہ کہ صلاحیت
غذا کی رکھتا ہی تیار ہووے زکوۃ دینا اوسمین واجب ہی زمین عشری وہ ہی کہ
بادشاہ اسلام کا کوئی زمین کافرون سے لیکر مسلمانون کو دیوے اوسمین اگر
برسات کے پانی سے یا جاری نالے سے اناج مانند وہان گیہون کنگنی کودرو
راگی وغیرہ یا خربزہ کھجور انگور کشمش وغیرہ تیار ہووے تب ہر ایک کا دسوان حصّہ
زکوۃ دینا واجب ہی اور اگر پانی قیمت کا لیوین یا ڈول رسّی وغیرہ کا خرچ پڑے
تب اوس اناج اور میوے سے بیسوان حصہ زکوۃ دینا واجب ہی اور حضرت امام شافعیؒ
نے فرمایا کہ جب تک کوئی ایک ذات یعنی ایک قسم کا اناج یا میوہ اٹھہ سو من تک

یا اس سے زیادہ ہووے اوسمین زکوٰۃ دینا واجب نہین ہی یعنی جس قسم کا اناج
آٹھہ سو من شرعی سے کم ہووے اوسکی زکوٰۃ معاف ہی لاکن سب اماموں کے نزدیک
اناج تھوڑا ہو یا بہت ہو زکوٰۃ دینا واجب ہی واللہ اعلم مسئلہ صدقہ فطر واجب ہی
آزاد مسلمان پر کہ مالک ہوا تنے مال کا کہ بقدر نصاب زکوٰۃ کے ہو اور زاید ہووہ
مال حاجت اصلی سے جو رہنے کا مکان اور پہننے کے کپڑے اور گھوڑا اور ہتیار
ہین ادا کرے اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے لڑکے اور غلام لونڈی کی طرف سے
آدہا صاع گیہونکا یا ایک صاع جو کا عید فطر کے صبح کے وقت اگر پہلے پیچہے ادا
کرے ہو سکتا ہی اور صاع آٹھہ رطل کا ہی مسئلہ خرچ کرنے کی جگہہ زکوٰۃ کے
مال کی فقیر ہی جو کہ مالک نصاب کا نہووے اور مسکین کہ اوسکو ایک دن کی خوراک
میسر نہین اور عامل زکوٰۃ لینے پر کہ اوسکی مزدوری اوسی مال سے دیوین اور مکاتب
کہ اوسکو مال پر آزاد کیا ہو اور قرضدار اور جہاد کرنیوالے کہ اسباب لڑائیکا تیار
نرکہین اور وہ مسافر کہ مال اور ملک سے دور پڑے ہون اور جائز نہین زکوٰۃ
دینی اپنے اصل مال کو کہ ماں باپ دادا دادی ہین اور اپنی فرع کو جو بیٹا بیٹی اور
پوتا پوتی ہین اور اپنے خاوند اور بیوی کو اور اپنی لونڈی غلامون کو اور بنی ہاشم
اور آزاد کیے ہووں کو اور خرچ نکرین مسجد بنانے مین اور میت کے کفن اور اوسکے
قرض مین اور ذمی کو نہ دیوین مگر صدقہ فطر کا

باب نہم کتاب بیع میراث جنت کے

بیان مین فرض ہونے حج کے اور بیا نمین فضایل اسکے

فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبَارَکًا وَّهُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ۞ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۞ یعنی تحقیق جانو کہ سب سے اول جو گھر ہوا حق تعالی کی عبادت کا لوگون کے واسطے سو یہی ہے مکہ کہ بڑی برکت والا اور نیک راہ جہان کے لوگون کو بتانیوالا ہے اس مین نشانیان ظاہر ہین کھڑے ہونے کی جگہ ابراہیم علیہ السلام کی اور جو کوئی اسکے اندر آیا اوسکو امن ملا اور اللہ کا حق ہے لوگو نپر حج کرنا اس گھر کا جو کوئی کہ پاوے اس گھر تک راہ۔ یعنی راہ کی امنیت اور خرچ پھر آنے تک کا اور تندرستی اور جو کوئی کافر ہوا یعنی اللہ کے حق کا منکر ہوا اور نافرمانی کیا تو اللہ تعالی پروا نہین رکھتا ہے دو جہان کے لوگون کی

اور روایات ہین مشکوۃ شریف وغیرہ مین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم نے کہ متابعت کرو درمیان حج اور عمرے کے اس لئے کہ وہ دور کرتے ہین محتاجی اور گناہون کو جیسا کہ دور کرتا ہے بھٹا میل کو لوہے کے اور روپے کے اور نہین حج مقبول کا بدلہ سواے جنت کے اور فرمایا جو شخص کہ نہ روکے اوسکو حج سے حاجت ظاہری یا ظالم بادشاہ یا بیماری کہ مانع سفر کی ہو پھر مرگیا بے حج تو چاہیے کہ مرے اگر چاہے یہودی ہو کر اور اگر چاہے نصرانی ہو کر اور فرمایا کہ حج

لوگو تحقیق فرض کیا گیا ہی تم پر حج پھر حج کرو سو کہا ایک مرد نے کیا ہر سال کریں حج اے
رسول اللہ کے پھر سکوت فرمایا حضرت نے یہانتک کہ کہا اوس نے تین بار پھر
فرمایا حضرت نے اگر کہہ دیتا مین ہان تو واجب ہو جاتی یہہ عبادت اور البتہ نکر سکتے
تم پھر فرمایا کہ تم چھوڑ دو مجھکو جب تک کہ مین چھوڑ دون تمکو اس لئے کہ ہلاک ہوئے
تمہارے پہلے بہت پوچھ پوچھ کے اور جھگڑ کے اپنے نبیون سے پھر جب حکم کرون
تمکو کسی چیز کا تو کرو اوس کو جتنا کر سکو تم اور جب منع کرون کسی چیز سے کہ چھوڑ دو اوسکو
اور روایت ہی کہ پوچھا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کونسا کام
سب سے افضل ہی فرمایا ایمان لانا اللہ پر اور رسول پر اوسکے کہا کسی نے کہ پھر کونسا
کام فرمایا جہاد کرنا راہ مین اللہ کے عرض کیا کسی نے پھر کونسا کام فرمایا حج مقبول
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے حج کیا اللہ کے لئے پھر رستے
مین اور حج کے دنون مین بے ادبی نکیا اور اپنے گھر والون سے ٹھٹھا اور صحبت
نکیا اور شریعت کی حد سے بڑھ نکیا پھریگا مانند اوس دن کے کہ جنی اوسکو اوسکی
مان اور فرمایا کہ ایک عمرہ بجالانا دوسرے عمرے تک دور کرتا ہی گناہ درمیانی
اور حج مقبول کی نہین کوئی جزا سوائے جنت کے اور فرمایا جو کوئی مالک ہو راہ
خرچ اور سواری کا کہ پہونچاوے اوسکو مکے تک اور باوجود اسکے حج نکیا سو فرق
نہین اوسپر مرنے مین یہودی یا نصرانی ہوکر اور وہ اس سبب سے ہی کہ اللہ برکت
اور بلندی والا فرمایا ہی کہ اور حق اللہ کا ہی لوگون پر حج کرنا بیت اللہ کا جو کوئی کہ

کہ پہونچ سکتا ہی اور فرمایا جو کوئی کہ طاقت رکھکر حج نکرے سو وہ اسلام مین نہین ہی
اور فرمایا جسنے ارادہ کیا حج کا تو جلدی کرے - اور جاننا چاہیئے کہ آداب اور ارکان
طواف خانہ کعبہ کے اور حج اور عمرے کے بیچ کتابون کے تفصیل تمام مرقوم ہین
اور جبکہ کوئی حج کو جاوے تو حج کروانیوالے تمام آداب وارکان بخوبی سکھلاکے
طواف اور حج وعمرہ کرواتے ہین اسواسطے اس مختصر مین آداب حج اور عمرے کے
بیان نہین کئے اور فرض ہونا حج کا سبکو معلوم ہی اور فضائل حج کے مشہور ہین
اسواسطے ایک آیت اور چند احادیث پر اختصار کیا گیا حقتعالے سب مسلمانونکو توفیق نیک
عطا فرماوے

باب دسوان

بیانمین آداب و اخلاق دوستان خدا کے اور پیروان سنت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
جنکے سبب سے نزدیکی اور محبوبی حقتعالی کی حاصل ہوتی ہی اور عالی مرتبے اور
بلند درجے بہشت کے اور دیدار الہی جیسا کہ سزاوار ہی حاصل ہوتا ہی جو اخلاق
والون کو حقتعالی قرآن شریف مین ہر ایک جاے بہت سراہا ہی اور ان کے
لئے بڑی نعمتون کے وعدے فرمایا ہی جنکی بزرگیونکا بیان احادیث شریف مین
بے نہایت آیا ہی جنکے عمل کرنے سے بزرگون نے تمام بڑے مرتبے اور کرامات
پاے ہین جنکے فضایل کے آیات اور احادیث بے نہایت جمع کرنا بہت دشوار
لاکن اسواسطے ضرورت کے ہر ایک فضیلت کے صفت کے بیانمین چند احادیث

بیان ہونگی انشاء اللہ تعالی مومن متقی پر واجب ہی کہ ان صفات حمیدہ کو سرمایہ قرب الٰہی کا جان کر شب و روز محنت اور ریاضت کرکے حاصل کرے اور یہہ باب ملا ہوا ہی اوپر دو فصلون کے

فصل پہلی بیان مین آداب اور اخلاق بزرگان دین کے جو طریقہ سنت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی اور اس فصل مین بائیس آداب ہین **ادب پہلا** بیان مین سلام کرنے مسلمانونکے آپسمین ایک دوسرے کو اپنی طرف سے ہر ایک آشنا اور بیگانے کو اور چھوٹون کو اور بڑونکو فرمایا اللہ تعالی نے فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً یعنی جسوقت کہ داخل ہو تم گھرون مین پس سلام بھیجو تم اوپر اپنے لوگون کے یہہ دعا مقرر کی ہوی ہی اللہ کی طرف سے برکت والی ہی اور پاکیزہ ہی۔ اور فرمایا حق تعالی نے وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا یعنی جب کہ تحیت دئے جاؤ تم ساتھ سلام کے تو تحیت کرو تم بہتر اوس تحیت سے یعنی جب کوئی کہے تم کو السلام علیکم تو تم کہو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ اور اگر کوئی کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو تم کہو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا نہین تو پھیر دو اوسی تحیت کو یعنی جواب مین السلام علیکم کے وعلیکم السلام ہی کہو۔ اسقدر کہنا فرض ہی لاکن جو اول حق تعالی نے فرمایا ہی سو وہ کہنا بہت افضل ہی اور اوسکا ثواب بہت بڑا ہی اور روایات ہین مشکوۃ شریف وغیرہ بہت کتابون مین کہ گذرے ہین حضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑکون پر اور سلام کیئے اونہون پر اور گذر گیے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتون پر اور سلام کیئے اونہون پر اور فرمایا کہ جب
داخل ہو تم گہر مین تو سلام کرو گہر والون پر اور جب باہر نکلو تو سونپو گہر والون پاس
سلام کو یعنی سلام کرو ۔ اور فرمایا مسلمان کا حق مسلمان پر چہہ چیزین ہین موافق
دستور کے جب ملاقات کرے اوس سے تو سلام کرے اور جب دعوت کرے
تو قبول کرے اور جب چہینکے تو الحمد للہ کہے اور جب بیمار ہو تو بیمار پرسی کو جاوے
اور جب مرے تو جنازے کے ساتھہ جاوے اور جو چیز کہ دوست رکہتا ہے اپنے واسطے
اوس چیز کو دوست رکہے اوس کے واسطے یعنی جو چیز اپنے لئے بچاہے سو وہ چیز
کسی مسلمان کے لئے نہ چاہے ۔ اور پوچہا کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم سے کہ کونسا اسلام بہتر ہے فرمایا کہانا کہلانا اور سلام کہنا ہر ایک آشنا اور بیگانے کو
اور جاننا چاہیے کہ سلام حق تعالی کا نام ہے اور پہلے سلام کرنے والے کو بہت بڑا
ثواب ملتا ہے اور مسلمانون کے دل خوش ہو کے دل سے دعا دیتے ہین اور حق تعالی
خوش ہوتا ہے اور خلایق دوست خالص ہوتے ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم نے کہ مقرر زیادہ قریب اللہ کے پاس وہ شخص ہے جو پہلے سلام کرے
اور فرمایا کہ جب جاوے کوئی مجلس مین تو سلام کرے اور جب نکلے مجلس سے تو سلام
اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ پہلے اپنی طرف سے سلام کرنے والے کو ننانوے
حسنات حق تعالی عطا فرماتا ہے اور جواب دینے والے کو ایک نیکی ملتی ہے اور

ادب دوسرا بیان مین پروانگی چاہنے کے وقت داخل ہونے مکان کے اور
سواے اس کے فرمایا حقتعالی نے یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا
حَتّٰی اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ یعنی اے ایمان والو مت داخل ہو گہرون مین جب تک کہ پروانگی
دیجاوے تمکو اور روایت ہی کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ سے کہ بہیجا صفوان بن امیہ نے
دودہ اور ہرن کا بچہ اور ککہڑیان میرے ہاتھہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
پہر جب گیا مین تو واسطے داخل ہونے کے پروانگی نچاہی اور سلام نکیا تب فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ پہر جا اور کہو السلام علیکم بہلا آؤن مین اور روایت
ہی عطا بن یسار سے کہ ایک مرد نے پوچہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پہر عرض
کیا کہ کیا پروانگی لون مین اپنی مان سے فرمایا ہان تب کہا اوس نے کہ مین رہتا ہون
ساتہہ اوس کے ایک ہی گہر مین سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اجازت
لے اوس سے تب عرض کیا مرد نے کہ مین خدمت کرتا ہون اوس کی پہر فرمایا
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پروانگی لے اوس سے بہلا چاہتا ہی تو
کہ دیکہے اوسے ننگا کہا نہین فرمایا تو پروانگی لے اوس سے **ادب تیسرا**
بیان مین ملنے کے آپس مین ۔ فرمایا حق تعالی نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ
فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ یعنی تحقیق مومن لوگ بہائی ایک دوسرے کے ہین
پس ملاپ کرو درمیان مین بہائیون اپنے کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے کہ نہین ملتے آپس مین دو مسلمان پہر ہاتہ ملاتے مگر بخشے جاتے ہین

دوپہلے الگ ہونے کے اور بعضی روایات مین آیا ہی کہ ہین ملتے دو مسلمان تو
ہاتھ ملاتے اور خوبی بیان کرتے ہین اللہ کی اور معافی چاہتے ہین اوس سے
مگر بخشے جاتے ہین دونو اور فرمایا کہ مصافحہ کرو کہ دور ہو کینہ یا ہدیہ بھیجو تاکہ آپس مین
محبت ہو اور دشمنی دور ہو اور فرمایا کہ جو چار رکعت نماز پڑھے پہلے دوپہر کے تو گویا
شب قدر مین پڑھا اور دو مسلمان جب مصافحہ کرتے ہین نہین باقی رہتا اونکا کوئی
گناہ **ادب چوتھا** بیان مین کیفیت بیٹھنے کے اور سونے کے اور چلنے کے
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ لیٹے کوئی ہم مین سے پھر رکھے ایک
پانون دوسرے پانون پر اور فرمایا کہ ایک شخص اترا کر چلتا تھا کپڑے پہن کر سو
دھسایا گیا زمین مین سو دھستا ہی زمین مین قیامت کے دن تک اور روایات
ہین بعضے اصحاب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مین سر جھکا کے ہو
بیٹھے تھے خوف سے حق تعالی کے اور لرزہ کہاتے دیکھنے والے حضرت کو اوس
حال مین اور منع فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے اوندھے
سونے سے اور منع فرمایا سونے سے گھر کی چھت پر آسمان کے نیچے اور منع
فرمایا بیٹھنے سے درمیان مین لوگون کے حلقے کے اور حکم فرمایا مجلس کی کشادہ بیٹھنے
کا اور منع فرمایا تھوڑے تھوڑے لوگ ملکر جدا جدا بیٹھنے سے اور منع فرمایا آدھا
بدن سایے مین اور آدھا بدن دھوپ مین رکھکر سونے سے اور فرمایا کہ عورتین
کنارے سے راستون کے چلین اور مردون کے ساتھ ملکر نہ چلین اور فرمایا کہ جو چلے

مرد درمیان ہین دو عورتون کے - ادب پانچوان بیان ہین ترک کرنے اٹھ
جاری رکھنے تعظیم کے واسطے ضرورت کے - جاننا چاہیئے کہ کھڑا ہونا واسطے
تعظیم کرنے کسی شخص کے سنت نہین ہی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اصحاب کرام رضی اللہ عنہما کو کھڑے ہونے سے واسطے تعظیم اپنے منع فرمایا تہا اگرچہ
بعض اوقات ہین بحسب ضرورت واسطے بعض لوگون کے کھڑے ہوے ہین لاکن
حکم کھڑے ہونے کا واسطے ایک دوسرے کے جاری نہین فرمایا مگر اس زمانے مین
ہر کوئی شخص تعظیم چاہتے ہین اگر نہ کرین تو بہت آزردہ ہوتے ہین اس سے لیے اگر کوئی
پرہیزگار واسطے خوش کرنے دل مومنون کے یا خوف سے پہونچنے ضرر اپنے کے
واسطے تعظیم مومنون کے کھڑا ہووے تو مضایقہ نہین ہی - ادب چھٹا بیان مین
چھینکنے کے اور جمائی لینے کے - فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حق تعالے
دوست رکہتا ہی چھینکنے کو اور مکروہ رکہتا ہی جمائی لینے کو پھر جب کہ چھینکے کوئی تمہارا
اور کہے الحمد للہ تو ہوتا ہی حق دوسرے مسلمان پر جو سنے یہہ تو کہے اوسکو یرحمک اللہ
پہر صورت جمائی لینے کی سو وہ بات شیطان سے ہی پہر جب جمائی آوے کسی کو تو چاہیئے
کہ باز رکہے اوسکو یعنی جمائی کو آنے نہ دیوے - کیونکہ جب جمائی لیتا ہی تو ہنستا ہی
اوس سے شیطان اور فرمایا کہ جب چھینکے کوئی تم مین سے سو چاہیئے کہ کہے الحمد للہ
اور کہے اوسکو یار اوس کا یرحمک اللہ پہر جب کہا اوسکو تو کہے چھینکنے والا یہدیکم اللہ
ویصلح بالکم اور فرمایا جب کہ جمائی لیوے کوئی تم مین سے تو ہاتہہ رکہے اپنا اپنے

مونہہ پر کیونکہ شیطان داخل ہوتا ہے۔ **ادب ساتوان** بیان مین ہنسنے کے روایت ہے
اُم المومنین رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نہ دیکہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پورا
ہنسنے والا یہانتک کہ دیکہون مین اون سے تالو اونکا لاکن بس مسکراتے تہے اور
روایت ہے جریر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب سے مسلمان ہوا مینے منع نکیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہکو اپنے پاس آنے سے اور نہ دیکہا مجہکو مگر مسکراتے
ہوے اور روایت ہے عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے کہا نہ دیکہا مینے کسی کو
زیادہ مسکراتے ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ **ادب اٹہوان**
بیان مین نیک نام رکہنے کے واسطے اولاد اور اقربا اپنے کے۔ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب نامون مین تمہارے اچہا نام اللہ کے پاس
عبداللہ اور عبدالرحمن ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پکارے
جاؤ گے تم قیامت مین اپنے نامون سے اور نامون سے اپنے باپون کے سو
اچہا رکہو نام اپنا اور روایت ہے اُم المومنین رضی اللہ عنہ سے بولے کہ حضرت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدل ڈالتے تہے بُرے نام یعنی بُرے نام کو بدل کر
اچہا نام رکہتے تہے خواہ آدمی کے واسطے خواہ حیوان وغیرہ کے واسطے اور
روایت ہے عبد الحمید ابن جبیر ابن شیبہ سے کہا کہ بیٹہا تہا مین سعد بن مسیب کے
پاس سو حدیث بیان کیا مجہہ سے کہ نام اوسکے دادا کا حزن تہا جب حاضر ہوا
وہ حزن خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سو پوچہا حضرت نے اوسکو

کہ کیا نام ہی تیرا کہا نام میرا حزن ہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلکہ تو سہل ہی تب کہا اوس نے مین نہین بدلتا نام کو جو رکھا میرے باپ نے کہا سعد نے سو ہمیشہ رہی ہم مین سختی بعد اوسکے ف یعنی وہ برا نام نہ بدلنے کی شامت سے سختی اور تنگی اب تک ہمارے خاندان مین رہی۔ **ادب نوان** بیان مین فصاحت سے بات بیان کرنے کے اور شعر پڑھنے کے جاننا چاہیے کہ فصاحت سے بات بیان کرنا وہی پسند ہی کہ جس سے حق اور باطل عیان ہو جاوے اگر کوئی حق کو باطل یا باطل کو حق بنا دے تو وہ فصاحت نہین ہی بلکہ وہ جھوٹ اور تہمت اور شیطنت اور ظلم ہی روایت ہی کہ دو شخص آے مشرق سے اونکی خوش تقریری سے لوگون نے تعجب کیا تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مقرر بعضے بیان تو جادو ہین اور فرمایا بعضے شعر تو حکمت ہین ف یعنی جس شعر مین نصیحت اور فائدہ ہوتا ہی۔ اور فرمایا کہ ہلاک ہون بناوٹ کی باتین بنانے والے اس کلمے کو تین بار فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور بد دعا کی بیہودہ بیفائدہ باتون مین مبالغہ کرنے والون کو اور فرمایا کہ ایماندار اپنی تلوار سے اور اپنی زبان سے لڑتا ہی کافرون سے اور فرمایا کہ حیا اور کم سخنی دو شاخ ایمان کے ہین اور گالی بکنا اور خوش تقریری دو شاخ نفاق کے ہین اور فرمایا کہ تم سبھون سے زیادہ محبوب اور مقرب قیامت مین میرے پاس اچھے اخلاق والا ہی اور سب سے زیادہ دشمن اور بہت دور مجھسے وہ ہی جس کے برے اخلاق ہون باتین بناکر

بولنے والے چکنی تقریر کرنے والے لنبی تقریر کرنے والے ہین اور فرمایا کہ نہ قایم ہو گی قیامت جب تک کہ نکلیگی ایک قوم جو کہا دین گے اپنی زبان کے وسیلے سے جیسا کہ کہاتی ہے گاے اپنی زبان سے فـ یعنی جہوٹ سچ باتون سے لوگون کی مدح کرکے اون سے لیکر کہا یا کرین گے اور فرمایا کہ اللہ مقرر دشمن رکہتا ہے بات ہین مبالغہ کرنے والے مردون کو جو مروڑتا ہے اپنی زبان جیسا کہ مروڑتی ہے گاے اپنی زبان کو اور فرمایا گذرا مین معراج کی رات کو ایک قوم پر کہ تراشے جاتے تہے لب اونکے آگ کی مقراضون سے تب کہا مینے ای جبرئیل کون ہین یہہ کہا گروہ آپ کی امت کے واعظ ہین کہ کہتے ہین موہنہ سے اپنے جو خود نہین کرتے اور فرمایا جس نے سیکہی آرایش کلام کی اس واسطے کہ بند کرے اوس سے دل لوگون کا نہ قبول کیجاوے گی قیامت کے دن توبہ اوس سے اور نہ

اور فرمایا پیٹ بھرنا آدمی کا پیپ سے بہتر ہے اوس کے لئے پیٹ بہرنے سے شعر کے اور فرمایا کہ راگ اوگاتا ہے نفاق کو دل مین جیسا کہ پانی اگاتا ہے کہیتی کو جاننا چاہیئے کہ اہل طریقت جو راگ سنتے ہین سو اون کے نزدیک یہہ بات ہے کہ جب نفس امارہ مر گیا اور حق تعالی کی محبت مین تمام خواہشین دنیا کی دل سے جاتی رہین تو گویا کہ سالک دنیا سے مر گیا اور آخرت مین زندہ ہوا اوسوقت راگ سننا نقصان نہین کرتا بلکہ جذبہ اور محبت حق تعالی کی زیادہ کرتا ہے

ادب دسوان بیان مین روکنے زبان کے بیہودہ بات اور غیبت اور گالی

اور جہوٹ سے فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ہ الی آخرہ
یعنی جو ایمان دار نکمی باتے کنارے رہتے ہین اور خوف سے نماز کرتے اور زکوۃ
دیتے اور امانت اور وعدے پر وفا کرتے اور زنا سے بچتے ہین سو وہ مقصد کو
پاے اور جنت فردوس کو میراث لیونگے اور ہمیشہ اوسمین رہینگے اور نکمی بات وہ
ہی کہ جسمین دین کا فائدہ نہو اور فرمایا اللہ تعالی نے سورہ حجرات مین جس آیت کا
سرا یہہ ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ آیت کے آخر تک یعنی ای مومنو
حقارت اور ٹہٹا نہ کرین ایک قوم دوسرون سے شاید وہ بہتر ہون ان سے
اور نہ کوئی عورتین دوسری عورتون سے شاید کہ وہ بہتر ہون اون سے اور
عیب نہ لگاؤ مسلمانون کو اور برے نام سے مت پکارو ایمان دارون کو یعنی
کافر اور فاسق وغیرہ نہ کہو کہ گناہ ہی پہر جو کوئی توبہ نہ کرے سو وہ لوگ ظالم ہین
اور فرمایا اسی جاے پر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ الی آخرہ
یعنی ای مومنو بچتے رہو بہت گمان بد سے تحقیق بعض گمان بد گناہ ہی ف یعنی
مومنو پر برے گمان کرنا اور خدا اور رسول پر بدگمان کرنا گناہ ہی اور کسی کے
بہید لینے کو جستجو نکرو اور بد نہ کہو پیٹھ پیچہے ایک دوسرے کو بہلا خوش لگتا ہی
تم مین کسیکو کہ کہاوے گوشت اپنے بہائی کا جو مردہ ہو سو گہن آے گی تمکو اوس سے
اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ معاف کرنے والا ہی توبہ کرنے والون کو اور
مہربان ہی اونہون پر اور فرمایا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ یعنی تحقیق بہت

بزرگ تمہارا نزدیک اللہ کے پرہیزگار تمہارا ہی ف یعنی تم مال پر اور ریاست پر اور بڑے
خاندان وغیرہ پر فخر مت کرو کہ خدا کے پاس انکو قدر نہین ہی اگر خدا کے پاس بڑا مرتبہ
چاہتے ہو تو پرہیزگاری حاصل کرو اور یہہ روایات ہین مشکوۃ شریف وغیرہ معتبر
کتابون سے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مجھ سے ضامن
ہوا اوسکا جو درمیان دونو جبڑون کے ہی اور جو درمیان دونو پاؤن کے ہی
ف یعنی زبان اور فرج کا تو مین اوس کی بہشت کا ضامن ہوتا ہون اور فرمایا کہ
مسلمان کو بد بولنا بی حکمی ہی اور مار ڈالنا کفر ہی اور فرمایا جو پکارے کسی کو کافر
کہکر یا خدا کا دشمن کہکر اور اگر وہ ایسا نہو تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگی کافری
اور فرمایا کہ دو گالی گلوچ کرنے والے جو کہین سو گناہ اوس کا پہلے شروع کرنیوالے
پر ہی جب تک کہ زیادتی نکرے مظلوم اور فرمایا جب کہتا ہی کوئی کہ ہلاک ہوئے
لوگ تو وہی سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہی ف یعنی کسی کو بد دعا نہ کرے اور
نہ حقارت سے دیکھے اور فرمایا کہ سچ بولنا نیکی ہی اور نیکی جنت کو لیجاتی ہی اور
جھوٹ بولنا نافرمانی ہی اور نافرمانی دوزخ کو لیجاتی ہی اور فرمایا کہ بندہ بات
بولتا ہی اس لئے کہ ہنساوے قوم کو خرابی ہی اوسپر خرابی ہی اوسپر اور فرمایا کہ
بندہ بات بولتا ہی کہ ہنساوے لوگون کو حالانکہ گرتا ہی بسبب اوس کے اتنی
دور سے بھی زیادہ جتنا کہ آسمان اور زمین مین فرق ہی اور گرتا ہی اپنی زبان سے
بھی زیادہ سخت اوس سے جو گرتا ہی اپنے قدم سے اور فرمایا کہ نہ داخل ہوگا

بہشت مین چغل خور اور فرمایا کہ قیامت مین بدتر ویہ آدمی ہی جو دو مونہہ کہتا ہوئے
آوے اون لوگون مین ایک مونہہ لیکر اور جاوے دوسرون کے پاس دوسرا
مونہہ لیکر اور فرمایا کہ وہ شخص جہوٹا نہین ہی جو ملاپ کروادیوے لوگون مین اور
کہے نیک بات یا اپنی طرف سے جوڑے نیک بات اور فرمایا جب دیکہو تم بہت
تعریف کرنے والون کو پہر دو اون کے مونہون مین خاک اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بہلا جانتے ہو تم کہ غیبت کیا
چیز ہی اصحاب نے رہ عرض کیا کہ اللہ اور رسول اوس کا خوب جانتا ہی تب فرمایا کہ
غیبت وُہ ہی کہ اپنے بہائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اوسکو بُرا لگے تب عرض کیا
لوگون نے کہ بہلا فرمائیے تو اگر میرے بہائی مین وہی بات ہو جو مین نے کہا
فرمایا اگر تیرے بہائی مین فی الحقیقت وہی بات ہی جو تو نے کہا تو تو نے غیبت کی
اور اگر اوس مین وہ بات نہین ہی تو پہر تو نے اوسپر بہتان باندہا اور فرمایا سب
میری امت کے گناہ معاف ہونگے مگر جو اپنے پوشیدہ گناہون کو ظاہر کرتے ہین
اور یہہ بات بے پروائی سے ہوتی ہی اور روایت کیا سفیان ابن عبداللہ نے
کہ عرض کیا مینے یا رسول اللہ کونسی چیز بڑے ڈر کی ہی جس سے ڈرتے ہین آپ
ہمپر تب پکڑی آنحضرت نے صلعم زبان اپنی اور فرمایا یہہ ہی یعنی اسکو سنبہالو اور فرمایا
جب کہ جہوٹ بولتا ہی بندہ تو دور ہو جاتا ہی اوس سے فرشتہ ایک کوس تک
اوس کے جہوٹ کی بدبو سے اور حق تعالی نے فرمایا ہی کہ قُل لِّعِبَادِیْ

يَقُوْلُ الَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ یعنی کہو یا رسول اللہ میرے بندون کو کہ بات ایسی کہا کرین جو بہت نیکی کی اور خوبی کی ہو کہ تحقیق شیطان عداوت ڈالتا ہی درمیان انہون کے اور شیطان دشمن ہی آشکارا۔ یعنی آپس مین غصّے کے کلام مت کہا کرو کہ شیطان دشمنی نہ ڈالے اور فرمایا اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ آیت کے آخر تک یعنی جواب دے اس خوبی سے جو بہت نیک بات ہو پہر اوس وقت وہ شخص جو درمیان مین تیرے اور اوس کے عداوت ہو مانند دوست جانی کے ہو جاویگا ف یعنی اگر دشمن غصّے کی بات کہے تو تو نرمی اور دوستی سے جواب دے تاکہ وہ دوست ہو جاوے اور فرمایا وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ آیت کے آخر تک یعنی نیک بندے جب کہ سنتے ہین نکمّی بات تو مونہہ پہیر لیتے ہین اور کہتے کہ ہمارے واسطے ہمارے عمل ہین اور تمہارے واسطے تمہارے عمل تم سلامت رہو ہم نہین جانتے سو کام نہین کرتے ہین اور فرمایا یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سے اور کہو سچی بات کہ سنواریگی وہ سچّی بات تمہارے کامون کو اور معاف ہونگے تمہارے گناہ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین ہوتی سختی کسی چیز مین مگر عیب دار کرتی ہی اوس چیز کو اور نہین ہوتی حیا کسی چیز مین مگر آراستہ کرتی ہی اسکو ف یعنی بات نرمی اور حیا سے کیا چاہیے اور فرمایا کہ مقرر جب بندہ لعنت کرتا ہی کسی چیز پہ خواہ وہ آدمی ہو یا اور کوئی چیز ہو چڑہ جاتی ہی لعنت آسمان کی طرف پھیر

پہر بند ہو جاتے ہین دروازے آسمان کے نزدیک پہر اترا تی ہی زمین کی طرف
پہر بند ہو جاتے ہین دروازے زمین کے نزدیک اوس کے پہر پہرتی ہی داہین
اور باہین پہر جب نہین پاتی ہی کوئی جگہ گہسنے کی تو پلٹتی ہی جسپر کری گئی ہی اگر وہ
شخص اوسکا لایق ہوا اور نہین تو پڑتی ہی کہنے والے پر اور فرمایا کہ نہ ہنسی کر تو
واسطے بہائی مسلمان کے کیونکہ رحم کرے گا اللہ اوسکو یا پہنہاویگا تجہکو اس
بلا مین ف یعنی مسلمان کی خرابی پر شماتت کر کہ اللہ تجہکو وہی بلا مین گرفتار کریگا
اور فرمایا کہ تنہا بیٹہنا بہتر ہی بد صحبت سے اور نیک صحبت بہتر ہی تنہا بیٹہنے سے اور
فرمایا کہ غیبت بدتر ہی زنا سے کہا لوگون نے کیونکر تب فرمایا کہ زنا کرتا ہی آدمی
اور توبہ کرتا ہی تو بخشا جاتا ہی اور غیبت کرنیوالا نہین بخشا جاتا ہی جب تک کہ
نہ بخشیگا اوسکو وہ شخص کہ جس کی غیبت کی ہی ۔ **ادب گیارہوان بیان**
فضیلت امانت داری کے اور وفا کرنے اوپر عہد کے فرمایا حق تعالیٰ نے
وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ آخر آیت تک یعنی وہ ایماندار
جو امانت دار ہین اور وعدے پر وفا کرتے ہین اور ساتہہ خوف کے نماز ادا
کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہین اور زنا سے اور نکمے کامون سے بچتے اور نماز کی محافظت
کرتے ہین سو وہ وارث ہین کہ جنت فردوس کو میراث لیجاوینگے اور اوسمین ہمیشہ
رہین گے اور فرمایا حق تعالیٰ نے وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا
یعنی جو کچہہ کہ تم وعدہ کروگے سو اوسکو بجالاؤ اور تحقیق جانو کہ قیامت مین وعدے

پوچھے جاوینگے۔ یعنی جسکو وعدہ کرکے اوسپر عمل نہ کروگے تو قیامت مین اوسکے سبب سے پرسش ہوگی یعنی عذاب ہوگا اور فرمایا حق تعالی نے واذکر فی

الکتاب اسمٰعیل انہ کان صادق الوعد وکان رسولا نبیا یعنی یاد کرو ای رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ قرآن کے قصہ اسمٰعیل علیہ السلام کا کہ تحقیق وہ تھے سچے وعدے کے اور رسول اور نبی اللہ کے۔ لکھا ہی کہ کسی سے وعدہ کیا تہا کہ مین اس مکان مین جب تک کہ تو آوے تین دن تک وہ شخص نہ آیا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام وہین رہے اور سواے چھال درخت کے کچھہ نہ کہایا سو حق تعالی نے اونکے سچے وعدے کو سراہا ہی اور روایت ہی عبد اللہ ابن ابی الحسما سے کہا کہ خرید کیا مینے کوئی چیز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آپ کے مبعوث ہونیکے پہلے اور باقی رہی اونکی کچھہ قیمت سو وعدہ کیا مینے اون سے کہ پہونچا دونگا باقی کو اونکی جگہہ مین یعنی جس جگہہ کہ بیٹھے تھے۔ سو بہول گیا مین پھر یاد ہوا مجھکو بعد تین دن کے سو گیا مین سو جب بھی آپ بیٹھے تھے اوسی جاے فرمایا البتہ تو نے مشقت ڈالا مجھپر مین یہان تین دن سے منتظر ہون تیرا۔ ف یعنی اس خوف سے مین تین دن سے بیٹھا رہا کہ وعدہ خلافی مجھہ سے نہو جاوے اور تو آوے اور مجھے نہ پاکر پھر جاوے تو تجھپر محنت پڑے گی۔ **اوب بارہوان** بیان مین خوش طبعی کرنے کے۔ روایت ہی کہ عرض کیا بعض اصحاب رضی اللہ تعالی عنہم نے خدمت مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ یا رسول اللہ آپ

خوش طبعی کرتے ہین ہم لوگون سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین
نہین کہتا مگر سچ - یعنی اگر سچ بات بطریق خوش طبعی کے کہی جاوے تو اوسمین
گناہ نہین ہی اور جاننا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش طبعی فرماتے تھے
صحابہ سے بعضی اوقات تاکہ ہیبت نہ کہاوین اور الفت زیادہ پیدا کرین اور بیطہکر
مسئلے پوچہین اور سیکہین اور جاننا چاہیئے کہ خوش طبعی جائز ہی بلکہ سنت ہی ساتہہ
دو شرطون کے اول شرط یہہ کہ اسمین جہوٹ بات نہو دوم یہہ کہ ہمیشہ اوس کی
عادت نہو ان دو کام کی احتیاط اسمین واجب ہی اور روایت ہی انس رضی اللہ
عنہ سے کہ تہا ایک مرد گانون کا رہنے والا نام اوس کا زاہر ابن حرام وہ مرد
ہدیہ بہیجتا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گانون کی چیزون سے مانند ساگ
اور ککڑی اور کہیرے وغیرہ کے پہر سامان بنا دیتے تہے اوسکو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جب چاہتا کہ شہر سے باہر نکلے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے کہ زاہر گانون کا رہنے والا ہمارا ہی اور ہم شہر کے رہنے والے
اوسکے ہین اور دوست رکہتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ بدشکل تہا
پہر تشریف لائے اوسکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن اور وہ
بیچ رہا تہا اپنا اسباب سو گود مین لے لئے اوسکو اوسکے پیچہے سے اور نہ دیکہا تہا
وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تب کہا چہوڑدے مجہکو کون ہی یہہ تب آنکہہ پہیر کر
دیکہا تو پہچانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہر قصور نکیا ملانے سے پیٹہ اپنی سینے سے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور فرمانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ
کون خریدتا ہی اس غلام کو۔ یہہ بات سچ تہی کہ سب اللہ کے بندے ہین تب
کہا اوس نے یا رسول اللہ قسم خدا کی کہ آپ پاوینگے مجھکو ناکارہ تب فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیکن خدا کے نزدیک تو ناکارہ نہین ہی

ادب تیرہوان - اس مین یہہ نصیحت ہی کہ آپس مین ایک دوسرے پر فخر
نکرین اور کسی اپنے یا پرائے کیواسطے ناحق پر مدد نہ کرین فرمایا حق تعالی نے
تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَ
لَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ یعنی سعادت آخرت کی واسطے اونکے ہی کہ
دنیا مین بزرگی اور مرتبہ نچاہین اور فساد نہ کرین اور آخرت واسطے پرہیزگارونکے
ہی اور فرمایا کہ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ یعنی تحقیق کہ اللہ تعالی
دشمن رکہتا ہی ہر ایک اترانے والے فخر کرنے والے کو اور فرمایا وَاخْفِضْ
جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ یعنی بچہا بات اپنے واسطے مومنون کے یعنی اونکی
تواضع کرا اور فرمایا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَ
لَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا
الی آخرہ یعنی اے ایماندارو رہو تم مستقیم ساتہہ انصاف کے گواہی دینے والے
سچی واسطے اللہ کے اور اگرچہ اوپر نفسون تمہارے کے ہووے یعنی اگر کسی کا حق
تمہارے نفس پر ہو تب بہی صاف بیان کرو یا ماں باپ پر تمہارے اور قرابت

قرابت والو پر تمہارے اگر ہو وہ شخص غنی یا فقیر یعنی غنی سے مت ڈرو اور مفلس پر
گواہی سچّی دینے مین رحم مت کرو پس اللہ بہت مہربان ہی اوپر غنی اور فقیر کے یعنی
اگر اللہ جانتا کہ گواہی انکے حق مین بری ہی تو تمکو حکم نفرماتا۔ پس گواہی دینے مین
خواہش اپنے نفس کی مت کرو اور سچی بات کو مت چھپاؤ اور بناوٹ نہ کرو اور انجان
مت ہو پس تحقیق اللہ خبردار ہی اوسپر اور تمکو اوس کی جزا دیگا اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے وحی بھیجا میری طرف کہ جھکین اور فخر
نہ کرین کوئی کسی پر اور زیادتی نہ کرے کوئی کسی پر اور فرمایا کہ مجکو حد سے مت
بڑھاؤ جیسا کہ عیسیٰ؏ بن مریم کو نصاریٰ نے بڑھایا سو مین تو اوس کا بندہ ہون سو
یہی کہو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اوس کا رسول اور فرمایا کہ باز آوین لوگ اپنے مرے
ہوے باپ دادون پر بڑائی کرنے سے پس وہ تو کوئلے تھے دوزخ کے یا
ہونگے زیادہ نکمے نزدیک اللہ کے کیڑون سے جو لڑکاتے ہین گوبر کو اپنی ناک
سے مقرر اللہ نے دور کیا تم سے نخوت کفر کے وقت کی اور باپ دادونپر فخر
کرنا پس آدمی یا تو پرہیزگار ہوگا یا گنہگار بدکردار ہوگا سب آدم کی اولاد ہین سب
مٹی سے پیدا ہوے ہین اور فرمایا کہ نہین ہی ہم سے جو بلاوے لوگون کو بیچ
کرنے کو اور نہین ہی ہم سے جو لڑے بیچ سے اور جو مرے عصبیت پر اور روایت
ہی کہ پوچھا کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کس چیز کا نام عصبیت ہی فرمایا
کہ مدد کرے تو اپنی قوم کی ظلم پر۔ ادب چودھوان بیچ احسان کرنے

ماں باپ اور اقرباؤں سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ اون لوگون کے ہے جو پرہیزگار ہین اور جو احسان کرنے والے ہین فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ الی آخرہ یعنی اقرار لئے تھے ہمنے بنی اسرائیل سے کہ بندگی نہ کرین سوائے اللہ کے اور احسان کیا کرین اپنے ماں باپ سے اور اقرباؤن سے اور یتیمون اور فقیرون اور محتاجون سے اور مسافرون سے اور کہا کرین ساتھ لوگون کے باتین بھلائی کی اور نماز پڑہین اور زکوۃ دین۔ اور روایت ہے کہ عرض کیا ایک شخص نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کون شخص ہے زیادہ حقدار واسطے احسان کرنے کے فرمایا ماں ہے تیری پہر ماں ہے تیری پہر ماں ہے تیری پہر باپ ہے تیرا پہر جو زیادہ قریب ہوگا پہر جو زیادہ قریب ہوگا۔ یعنی اول احسان کرنے کی حقدار ماں ہے پہر ماں ہے پہر ماں ہے تیری بعد باپ ہے بعد جو زیادہ سب اقرباؤن سے نزدیک کی قرابت رکھتا ہے بعد اوس کے جو زیادہ دور سے نزدیک کا ناتا رکھتا ہو اسی طور سے بعد یتیم بعد مسکین اور ہمسایہ اور مسافر اور غریب اور محتاج یہہ سب حقدار احسان کرنے کے ہین اور فرمایا جس کو خوش لگے کہ دراز ہو عمر اوس کی اور کشادہ ہو روزی اوس کی تو نیکی کرے قرابت والون سے اور فرمایا کہ بنایا اللہ تعالیٰ نے خلق کو پہر جبکہ فارغ ہوا اونکے بنانے سے کھڑی ہوئی

قرابت اور پکڑلی رحمن کے دونو حقو یکو تب فرمایا یہہ مقام ہی فریاد چاہنے والیکا
قطع برادری سے فرمایا کیا تو راضی نہین ہی کہ مین اوس سے ملون جو تجہہ سے ملے
اور اوس سے قطع کرون جو تجہہ سے قطع کرے تب کہا قرابت نے راضی ہون اے
پروردگار فرمایا خدا نے سو یہہ میرا وعدہ ہی اور فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت مین کاٹنے والا
قرابت کا اور فرمایا کہ قرابت نشان ہی خدا کی رحمت کا سو فرمایا حق تعالی نے جو
تجہہ سے ملے ملون مین اوس سے اور جو چہوڑے تجہکو چہوڑون مین اوسکو اور فرمایا
کہ حق ادا کرنے والا قرابت کا وہ شخص نہین ہی کہ احسان کے بدلے مین احسان
کرے ولیکن حق ادا کرنے والا قرابت کا وہ شخص ہی کہ جب کاٹا جاوے حق اوسکا
تو جوڑے اپنی طرف سے ف یعنی جب اقربا اوس سے برائی کرین تو وہ اون کی
برائی کو خیال مین نہ لاکر اپنی طرف سے نیکی کیا کرے اور جب اوسے کنارے
کردین تو وہ اپنی طرف سے ملاپ کیا کرے اور فرمایا نہین پہیرتی تقدیر کو مگر دعا
اور نہین بڑہاتی عمر کو مگر نیکی کرنا ماں باپ سے اور مقرر آدمی بے نصیب ہوتا ہی روزی سے
بسبب گناہ کے جو حاصل کیا ہی۔ اور فرمایا نہین اترتی ہی رحمت اللہ کی اوس
قوم پر کہ جنہین کاٹنے والا قرابت کا ہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو
شخص کہ صبح کرتا ہی خدا کا تابعدار ہو کر ماں باپ کے حق مین اوس حال مین ثابت
ہوتے ہین اوس کے لیئے دو دروازے کہولے ہوے بہشت کے پہر اگر ہو ایک
تو ایک ہی ہو اور جس نے صبح کیا جس حال مین کہ نافرمان ہی اللہ کا ماں باپ کے حق مین

ثابت ہوتے ہین اوس کے لئے دو دروازے کھولے ہوئے دوزخ کے اور اگر
ایک ہی ہی تو ایک ہی ہی تب عرض کیا ایک شخص نے اگر ظلم کئے ہون ماں باپ اوسپر
فرمایا اگرچہ ظلم کئے ہون اوسپر اور اگرچہ ظلم کئے ہون اوسپر اور اگرچہ ظلم کئے ہون اوسپر
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین ہی کوئی لڑکا احسان کرنے والا
جو دیکھتا ہی ماں باپ کی طرف رحمت کی نظر سے مگر لکھتا ہی اللہ بدلے ہر نظر کے حج
مقبول عرض کیا صحابہؓ نے اگرچہ نگاہ کرے ہر روز سو بار فرمایا ہان اللہ بہت بڑا
اور پاک ہی۔ **ادب پندرہوان** بیچ صفت شفقت اور رحمت کرنے کے
اوپر خلق اللہ کے فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ
اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنی تحقیق یہہ بات ہی کہ ایمان دار لوگ
بھائی ہین آپسمین ایک دوسرے کے پھر اصلاح کرو درمیان مین اپنے بھائیون کے
اور ڈرو حق تعالی سے کہ تمپر رحمت کرے اور فرمایا وَسَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ الی آخر وَاللّٰهُ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِيْنَ یعنی جلدی کرو طرف اوس عمل کے کہ بخشا دے تمکو تمہارے پروردگار سے
اور پہونچا دے تمہین جنت کو کہ چوڑائی اوس کی مانند چوڑائی آسمان اور زمین کے ہی
تیار ہوئی ہی واسطے بچنے والونکے شرک سے اور گناہون سے جو لوگ کہ خرچ کرتے
ہین بیچ آسانی کے اور بیچ سختی کے اور بند کرنے والے غصے کو باوجود قدرت کے
اور معاف کرنے والے لوگون سے اور اللہ دوست رکھتا ہی احسان کرنیوالونکو

اور جاننا چاہیئے کہ احسان وہ ہی کہ نیکی کرے بدلے مین برائی کے یعنی جسنے کہ بدی کیا ہووے اوسکے ساتھ نیکی کرے اور اوسکی بدی کو معاف کردے اور فرمایا

وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

یعنی چاہیئے کہ معاف کرو اور گذر جاؤ قصور سے لوگون کے کیا تم دوست نہین رکہتے کہ خدا معاف کرے تمکو یعنی تمہارے سب گناہ بخش دے۔ یعنی جب کہ تم لوگون کے قصور معاف کروگے تو اللہ بہی تمہارے گناہ معاف کریگا اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہی اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ رحم کرے گا خدا اوس پر جو لوگون پر رحم نہین کرتا ہی اور فرمایا جسنے نکالا میرے کسی ایک امتی کی حاجت چاہتا ہو کہ خوش کرے اوسکو اوس کام سے تو اوس نے خوش کیا مجہے اور جسنے خوش کیا مجہے تو اوس نے خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو تو داخل کرے گا اللہ تعالی اوس کو بہشت مین اور فرمایا نہین ہی کوئی مرد مسلمان جو مدد نہ کرے مسلمان کی اوس جگہہ مین کہ لیجاے حرمت اور آبرو اوسکی مگر مدد نہین کریگا اللہ تعالی اوس کی جہان دوست رکہے گا خدا کی مدد کو اور نہین ہی کوئی مرد مسلمان جو مدد کرے مسلمان کی جہان گہٹائی جاوے حرمت اور آبرو اوس کی مگر مدد کرتا ہی اللہ اوسکی جہان دوست رکہتا ہی خدا کی مدد کو اور فرمایا وہ مومن نہین قسم خدا کی وہ مومن نہین قسم خدا کی وہ مومن نہین قسم خدا کی پوچہا لوگون نے کون ہی وہ یا رسول اللہ تب فرمایا جس کے ہمسایے کے لوگ اوسکی تکلیف دہی سے

تدنہیں ہین اور فرمایا جو کوشش کرے بیوہ اور محتاج پر برابر ہی اوسکے جو لڑے خدا کی
راہ مین اور گمان کرتا ہون مین اوسکو جیسا نماز پڑہنے والا جو نہ تہکے اور روزہ رکہنے والا
جو کبہی افطار نہ کرے اور فرمایا کہ مین اور پالنے والا یتیم کا اوس کا ہو یا اوسکے غیر کا
بہشت مین ایسے ہین اور اشارہ فرمایا کلمے کی اونگلی کا اور کشادہ کیا درمیان انکے
تہوڑا **ادب سولہوان** صفت مین دوستی کرنے واسطے اللہ کے اور واسطے
رضامندی اوسکے فرمایا حق تعالی نے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ط یعنی
جو لوگ ایماندار ہین سب سے زیادہ دوستی رکہتے ہین واسطے اللہ تعالی کے یعنی اپنی
جان اور مال اور عزت اور آبرو اور دو جہان کی جتنی نعمتین ہین مانند بہشت اور حور
اور قصور اور حیات ابدی وغیرہ ان سبسے دل کو کنارے کئے ہوے سواے اللہ کے
کوئی چیز کے طلبگار نہین رہتے جیتے ہین تو اللہ کی معرفت اور قربیت کے کمانیکے
واسطے جیتے ہین اور مرتے ہین تو اللہ کی ہی آرزو مین مرتے ہین اور فرمایا اللہ
تعالی نے یُحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ یعنی دوست رکہتا ہون مین اون کو
اور وہ دوست رکہتے ہین مجہے - اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے کہ فرماویگا اللہ تعالی قیامت کے دن کہ کہان ہین انہیں محبت کرنیوالے
میری بزرگی کے واسطے آج جگہہ دونگا اون کو اپنے سایے مین ایسا دن جو
نہین ہی سایہ سواے میرے سایے کے اور روایت ہی کہ ایک مرد نے قصد ملاقات
کا کیا اپنے بہائی کا جو دوسری لبتی مین تہا سو خدا نے اوسکی راہ مین ایک فرشتہ

بٹھلایا کہا فرشتے نے تو کہان جاتا ہی کہا اپنے بہائی کی ملاقات کو جو اس بستی مین
ہی کہا کچہہ تیرا اوسپر احسان ہی جو بڑہایا چاہتا ہی کہا نہین صرف محبت رکہتا ہون
اوس سے خدا کے واسطے کہا مین بہیجا ہوا خدا کا ہون تیرے پاس پیغام بہیجا
کہ خدا نے تجہکو دوست بنایا جیسا کہ دوست بنایا تو نے اوسکو خدا کے واسطے
اور روایت ہی کہ پوچہا ایک شخص نے یا رسول اللہ قیامت کب ہی فرمایا آپنے کیا
تو بعقل ہی تو کیا تیار کیا ہی قیامت کے لئے عرض کیا اوس نے تیار کچہہ نہ کیا
لاکن مین دوست رکہتا ہون خدا کو اور خدا کے رسول کو تب فرمایا آپنے کہ تو
اوس کے ساتہہ ہی جسکو دوست رکہتا ہی اور فرمایا کہ مرد ساتہہ اوسکے ہی جسکو
دوست رکہتا ہی۔ **ادب سترہوان** صفات مین صلہ رحم اور عیب پوشی اور
ملاقات رکہنے کے فرمایا حق تعالی نے فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ
تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ آخر آیت تک اور فرمایا حضرت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حلال نہین ہی کسی مرد کو کہ ملاقات چہوڑ دے اپنے
بہائی مسلمان کی تین رات سے زیادہ کہ کنارہ کرے ایک دوسرے سے اور
بہتر انمین وہ ہی جو پہلے سلام کرے اور فرمایا کہ بچو تم بدگمانی سے کہ بدگمانی بہت
جہوٹی بات ہی اور نہ تلاش کرو اخبار کی اور نہ جاسوسی کرو اور نہ قیمت بڑہاؤ اور آپس مین
حسد اور عداوت نکرو اور آپس مین پیٹھہ کرکے نہ بیٹھو اور بہائی بنجاؤ آپس مین ای بندو
خدا کے اور آپس مین دنیا کی رغبت نہ کرو اور فرمایا کہ دروازے بہشت کے کہلتے مین

اور گناہ معاف ہوتے ہین مومنون کے مگر جس نے شرک لایا ہو یا جس نے اپنے بھائی مسلمان سے عداوت رکھا ہو سوا اوسکو اس نعمت سے خارج رکھتے ہین یہانتک کہ ملے اوس سے اور فرمایا کہ بتلاؤن تمکو ایسا کام جو بہتر ہی نماز اور روزے اور صدقے سے عرض کیا لوگون نے بتلائیے فرمایا کہ وہ دو شخص کو ملا دینا ہی اور دو کو لڑا دینا بہت برا کام ہی جڑ کاٹنے والا ہی اور فرمایا جو ضرر پہونچاوے کسیکو ضرر پہونچاویگا اوسکو خدا اوسی سے ۔ **ادب اٹھارہوان** بیچ تامل کرنیکے کامون مین اور پرہیز کرنیکے جلدی سے ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کاٹا نہین جاتا ایماندار ایک سوراخ سے دو بار ۔ ف یعنی بار بار کسی سے دغا نہین پاتا اور فرمایا کہ تامل کرنا مرضی خدا کی ہی اور جلدبازی کرنا مراد شیطان کی ہی اور فرمایا کہ راہ نیک اور رویہ نیک اور میانہ روی ایک جزو ہی پچیس جزو سے پیغمبری کے **ادب او نیسوان** بیچ نرمی اور حیا اور نیک خلقی کے فرمایا حقتعالی نے بیچ سورۂ لقمان حکیم کے کہ کہا اوس نے بیٹے کو اپنے وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا الی آخر اِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ یعنی مت پھیر منہہ کو اپنے لوگون سے اور مت چل زمین مین اتراتا ہو تحقیق کہ اللہ تعالی دوست نہین رکھتا ہی تمام اترانیوالے فخر کرنیوالون کو اور آہستہ کر چال کو اور نرم کر آواز کو تحقیق کہ سخت بد آواز آواز گدہے کا ہی اور فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم سے زیادہ پیارا میرے پاس وہ شخص ہی جو اچھا ہو

تم سے اخلاق نیک مین اور فرمایا کہ حیا ایمان سے اور ایمان جنت سے ہی اور بد زبانی
بدی سے ہی اور بدی والا آگ مین ہی اور فرمایا بہت پیاری چیز جو ایماندار کے
قیامت مین ترازو مین رکھی جاوے گی سو اچہی خصلت ہی اور مقرر اللہ دشمن رکھتا ہی بیہودہ
بکنے والے کو اور فرمایا ایماندار پاتا ہی اچہی خصلت کے سبب سے
اور روزے دار کا اور فرمایا مسلمان وہی ہی جو ملتا ہی لوگون سے اور صبر کرتا
اونکی اذیت پر اور فرمایا بہت اچھا تم مین وہی ہی جس کی بڑی عمر اور نیک
خصلتین ہون اور فرمایا نہین کوئی بندہ کہ ظلم ہوا ہو اوسپر اور درگذر کیا واسطے
رضامندی اللہ کے مگر کہ فتح دیتا ہی اللہ اوس کو اور نہین کوئی بندہ کہ دادو دہش
کرتا ہی واسطے نیکی کے مگر زیادہ کرتا ہی اللہ برکت کو اور نہین کوئی بندہ دروازہ
سوال کا کہولا واسطے زیادہ کرنے مال کے مگر کرتا ہی اللہ بسبب سوال کے
کمی مال کی ادب بیسوان بیچ ترک کرنے غصّہ کے اور تکبر کے جاننا چاہیے
کہ قرآن مجید مین حقتعالی نے بیچ ترک کرنے تکبّر کے اور غصّے کے بہت آیات فرمایا
ہی اور شیطان اور فرعون اور بہت خلایق اسی دو خصلتون کے سبب سے دونو جہان کے
عذاب مین گرفتار ہوے اور اب بہی ہوتے ہین سو عیان ہی روایت ہی کہ عرض کیا
ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ نصیحت کیجیے مجھکو تب
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ غصہ نکر پہر کئی مرتبہ کہا اوس نے اسی بات کو
تو بہی فرمایا کہ غصہ نکر اور فرمایا کہ وہ نہین ہی پہلوان جو لڑکون کو پچہاڑے پہلوان

تو وہی ہے جو اپنی جان پر اختیار رکہے وقت غصّے کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بتلاؤن تم کو بہشتی لوگ وہ ہے جو غریب ہین لوگون کی نظرون مین حقیر ہین اگر وہ قسم کہاٰ بیٹہے خدا پر تو اوسکو سچا کر دیوے اور مین بتلاؤن تم کو دوزخی لوگ وہ ہین جو بدخو ہین حرام خور گھمنڈ والے اور فرمایا نہ داخل ہوگا آگ مین کوئی جس کے دل مین برابر دانے رائی کے بہی ایمان ہوگا اور نہ داخل ہوگا بہشت مین کوئی جس کے دل مین برابر دانے رائی کے بھی تکبر ہوگا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا حقتعالی نے کہ کبریائی چادر میری اور عظمت ازار میری ہے سو جو کوئی شریک بنا چاہے میرا ایک مین ان دونون سے تو داخل کرونگا اوس کو دوزخ مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ برا ہے وہ بندہ جو خیال کرے اپنے کو اچہا اور گھمنڈ کرے اور بہول جاوے بزرگ اور بلند مرتبے والے کو۔ ف یعنی اللہ کو۔ اور برا ہے وہ بندہ جو تکبر کیا اور حد سے گذر گیا اور بہول گیا متکبر حقیقی کو جو زیادہ بلند ہے اور برا ہے وہ بندہ جو بہولا اور غافل ہوا اور بہول گیا قبرونکو اور پرانے ہونے کو اور برا ہے وہ بندہ جو تکبر اور سرکشی کرے اور بہول جاوے ابتدائے حال کو اور انتہی کو۔ ف یعنی مٹی سے بنا ہے اور پہر مٹی ہوگا برا ہے وہ بندہ جو فریب دیوے دنیا کو بدلے دین کے برا ہے وہ بندہ جو فریب دیوے دین کو شبہون مین برا ہے وہ بندہ جس کو طمع کہینچتی ہے برا ہے وہ بندہ جسکو نفس کی خواہش بہکاتی ہے برا ہے وہ بندہ جسکو دنیا کی رغبت خوار کرتی ہے اور

حدیث مین ہی کہ کہا موسیٰ نے ای رب کون ہی بندون سے تیرے زیادہ عزیز نزدیک تیرے فرمایا وہ ہی کہ جب قدرت پاوے تو بخش دے اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی نگاہ رکھے زبان کو اپنی تو چھپاتا ہی خدا اوسکے عیب کو اور جو باز رکھے اپنے غصّے کو تو ٹلا دے گا اوس سے خدا عذاب کو قیامت کے دن اور جو کوئی عذر خواہی کرے گا اللہ سے تو قبول کریگا اللہ اسکے عذر کو

ادب اکیسوان بیچ منع ظلم کرنیکے فرمایا حق تعالی نے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَے الظَّالِمِيْنَ یعنی لعنت ہی اللہ کی اوپر ظلم کرنیوالون کے اور ظاہر ہی کہ قرآن مجید مین بہت آیات ہین کہ حق تعالی ظلم سے پرہیز کرنے کی تاکید فرمایا ہی اور بہت آیات ہین کہ ظالمون نے جو ظلم کئے اور اوس کا بدلا دنیا مین ہی پایا سو بیان فرمایا اور بہت آیتین ہین کہ ظالمونپر جو عذاب قبر مین اور حشر مین مقرر فرمایا ہی سو بیان فرمایا ہی اور اپنا نام مبارک منتقم اور عادل فرمایا ہی اور دین کے دو رکن ہین ایمان اور نیک عمل اور بیدینی کے دو رکن ہین شرک اور ظلم سو اس سے زیادہ بری کوئی صفت نہین ہی جیسا کہ قرآن مجید سے اور حدیث شریف سے ظاہر ہی فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بچو تم مظلوم کی بد دعا سے کیونکہ وہ مانگتا ہی خدا سے حق اپنا اور خدا منع نہین کرتا کسی حق والے کو اوس کے حق سے اور فرمایا کہ حق تعالی ظالم کو فرصت دیتا ہی یہانتک کہ جب پکڑتا ہی اوسکو تو نہین چھوڑتا ہی پھر پڑھی آپنے یہہ آیت وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى

وَهِیَ ظَالِمَۃٌ کو پوری آیت تک اور فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ مفلس کون ہی اصحاب رضی نے
عرض کیا کہ مفلس ہم مین وہ ہی کہ جسکے پاس نہ درہم ہو اور نہ اسباب فرمایا مفلس
میری امت مین وہ ہی جو آوے قیامت کے دن نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر حال آنکہ
اسنے کسی کو گالی دیا اور کسیکو عیب لگایا اور کسیکا مال کہایا اور کسی کا خون بہایا
اور کسی کو مار سو دلایا جائیگا مظلوم کو اوسکی نیکیون سے اور دوسرے کو اوسکی
نیکیون سے پہر اگر تمام ہون اسکی نیکیان پہلے فیصلہ کرنیکے تو لئے جاوینگے
گناہ اون مظلومون کے پہر ڈالے جاوینگے اوس ظالم پر پہر ڈالا جائیگا آگ مین
اور فرمایا کہ دلوائے جاوینگے حق حقدارونکے قیامت کے دن یہانتک کہ
بدلا لیا جاویگا مینڈہی کا سینگدار بکری سے اور فرمایا کہ نہو تم مردہر جائی
کہ بولو اگر کرین لوگ ہم سے نیکی تو کرینگے ہم اون سے نیکی اور اگر کرین لوگ ہمپر ظلم تو
کرینگے ہم اونپر ظلم لیکن قرار دو اپنے دلون کو اس بات پر کہ اگر کرین لوگ نیکی
تو تم نیکی کرو اور اگر کرین بدی تو تم ظلم نہ کرو اور فرمایا کہ جو چلا ظالم کے ساتہہ کہ
مدد کرے حال آنکہ جانتا ہی کہ وہ ظالم ہی سو تحقیق کہ نکل آیا اسلام سے روایات
ہین یہہ تمام احادیث کتاب مشکوۃ شریف وغیرہ معتبر کتابون مین۔ **ادب
بائیسوان** بیچ حکم کرنے اوپر کام بہلائی کے اور منع کرنے کام برائی سے
فرمایا حقتعالی نے يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي
الْخَيْرَاتِ أُولٰئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ یعنی جو حکم کرتے ہین لوگون کو اوپر نیکی کے

کا ہونا

کاموں کے اور منع کرتے ہین برائی کے کاموں سے اور کوشش کرتے ہین
بیچ نیکیونکے سو وہ ہین پاکیزہ لوگونسے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو تم لوگون مین سے دیکھے خلاف شرع کوئی کام کو تو چاہیے کہ بگاڑ دے اوسکو
اپنے ہاتھون سے پھر اگر طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے پھر اگر طاقت نہ رکھتا ہو
تو دل مین اپنے انکار کرے اور یہہ بہت سست ایمان ہے ف یعنی فقط دل مین
انکار کرکے خاموش رہنا اور ہاتھہ سے یا زبان سے منع نہ کرنا سست ایمان والیکا
کام ہے اور بہتر یہہ ہے کہ ہاتھہ سے یا زبان سے منع کرنا اور فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی
کہ جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے کہ البتہ بتلاؤ تم بھلی بات کو اور منع کرو بُرے
کاموں سے یا نزدیک ہے کہ بھیجے خدا تمپر عذاب اپنے پاس سے پھر البتہ پکارو گے
تم اوسکو سو نہ سنیگا تمہاری بات کو

فصل دوسری بیان مین اخلاق دوستان خدا کے اور محبوبان حضرت رسول خدا
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اس فصل مین سات ہدایت ہین
ہدایت پہلی بیچ صفت ترک کرنے محبت دنیا کے اور طلب کرنے قرب اور
رضامندی حق تعالی کے فرمایا حق تعالی نے وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا
مَتَاعُ الْغُرُوْرِ یعنی نہین ہے حیات دنیا کی مگر مایہ فریب کا۔ ف یعنی دنیا کی
خواہشین ایسا فریب دیتی ہین کہ خدا کو بھلا کر دوزخی بنا دیتی ہین اور فرمایا اِنَّمَآ
اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ یعنی سوا کے

اس بات کے نہین ہی کہ تحقیق مال تمہارا اور اولاد تمہاری دشمن ہین ف یعنی خدا کے
دور کراتی ہین اور تحقیق نزدیک اللہ کے بہت بڑا اجر ہی اور فرمایا یَا اَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ
یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ یعنی ای مومنو نہ غافل کرین تمکو مال تمہارے اور نہ
اولاد تمہاری یاد کرنے سے اللہ کے اور جو کوئی کرے یہہ کام یعنی مال اور
اولاد مین مشغول ہوکر خدا کی یاد بہول جاوے پس وہ لوگ نقصان پانیوالے ہین
اور فرمایا قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی وَلَا تُظْلَمُوْنَ
فَتِیْلًا یعنی کہو ای رسول اللہ کے کہ دنیا کی دولت تہوڑی ہی اور آخرت بہتر
ہی اوسکو جو ڈرے اور تم ظلم نہ پاؤ گے ذرا بہی ف یعنی تمہاری نیکیون کا بدلا ذرا بہی کم نہ ملے گا
فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قسم ہی خدا کی نہین ہی دنیا
مقابلے مین آخرت کے مگر مانند اوسکے جو ڈالتا ہی کوئی تمہارا انگلی اپنی دریا مین
سو چاہیے کہ دیکھے کہ کسقدر لے آتی ہی دریا سے ۔ یعنی جس قدر کہ دریا کا پانی
اونگلی کو لگتا ہی سو تمام نعمتین دنیا کی نسبت مین آخرت کے اسی قدر ہین اور دعا
کی کہ یا الٰہی محمد کی اہل بیت کو روزی بقدر زیست کے دے ۔ ف یعنی زیادہ مت دے
اور فرمایا کہ حق تعالی فرماتا ہی اے آدمی فارغ ہو میری عبادت کے لئے بہر دونگا
تیرے دل کو توانگری سے اور بند کردونگا تیری محتاجی کو اگر نہ کریگا تو ایسا
تو بہردونگا تیرے ہاتہہ شغل سے اور نہ بند کرونگا محتاجی تیری اور فرمایا کہ دنیا

ملعون ہی

ملعون ہی اور جو کچھ کہ اسمین ہی ملعون ہی مگر ذکر اللہ کا اور جو چیز کہ دوست رکھتا ہی اوسکو
اللہ اور علم سیکھنے والا اور علم سکھانیوالا اور فرمایا کہ اگر دنیا خدا کے پاس مچھر کے پر کے
برابر قیمت رکھتی تو خدا کسی کافر کو نہ دیتا اور فرمایا کہ آدمی کا حق اسکے سوائے نہین
ہی کہ گھر ایسا کہ گذران کر سکے اور کپڑا کہ شرمگاہ کو ڈھانپ سکے اور ٹکڑا خشک روٹی
کا بغیر سالن کے اور پانی ف یعنی تھوڑے پر قناعت کر کے آخرت کو کمانا اور
فرمایا کہ دنیا گھر ایسے آدمی کا ہی کہ جس کو گھر نہین ہی اور مال ایسے کا ہی کہ جس کو
مال نہین ہی اور اوسکو وہی جمع کرتا ہی کہ جسکو عقل نہووے اور فرمایا کہ جس کو
اللہ ہدایت کرتا ہی تو کھول دیتا ہی اوس کا سینہ حکم برداری کو اور جب کہ نور
داخل ہوتا ہی سینے مین تو کھول دیتا ہی اوس کو تب عرض کیا لوگون نے کیا ہی
اوسکی نشانی یا رسول اللہ فرمایا دور رہنا دنیا سے اور متوجہ ہونا آخرت کی
طرف اور تیاری کرنا موت کی قبل مرنے کے ۔ **ہدایت دوسری بیان مین**
فضایل فقر کے اور فقیرونکے ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اَلْفَقْرُ
فَخْرِیْ یعنی فقیری فخر میرا ہی اور فرمایا کہ ای اللہ زندہ رکھہ مجھکو مسکین اور مار مجھکو
مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کے ساتھہ پوچھا عایشہ رض نے کیون ایسا فرماتے ہین
یا رسول اللہ فرمایا کہ وے داخل ہونگے بہشت مین پہلے دولتمندونکے چالیس برس
ای عایشہ مت پھیر مسکینونکو اگرچہ آدھا ٹکڑا خرمے کا ہو ای عایشہ دوست رکھہ مسکینونکو
اور نزدیک کر اونکو کہ اللہ تعالی نزدیک کریگا تجھے روز قیامت میں اور فرمایا

نہ رشک کر کسی بدکار کی نعمت کو دیکھکر کیونکہ تو نہین جانتا کہ بعد موت کے خدا اوسکو
کیا کیا عذاب کریگا جہان موت نہین ہی اور فرمایا کہ جب دوست رکھتا ہی اللہ کسی
بندے کو تو باز رکھتا ہی اوس سے دنیا کو جیسا کہ کوئی تمہارا پرہیز کراتا ہی بیمار کو کہانے
پانی سے اور فرمایا کہڑا ہوا مین بہشت کے دروازے پر سو اکثر لوگ اوسکے داخل
ہونیوالے محتاج تہے اور عیش والے روکے گئے ہین لیکن دوزخ والون کو
دوزخ کی طرف جانیکا حکم ہوا اور کہڑا ہوا مین دوزخ کے دروازے پر
تو اوسکی داخل ہونیوالی عورتین تہین اور فرمایا کہ داخل ہونگے محتاج لوگ
بہشت مین پہلے بڑے آدمیون سے پانسو برس جو آدہا دن ہی یعنی قیامت کا دن

ہدایت تیسری بیان مین دور کرنے طول امل کے اور حرص کے روایت مین
آیا ہی کہ لکیر کہینچی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لکیر چوکونی اور کہینچی ایک
لکیر ایسی اوسکے اندر جو باہر نکل گئی مربع سے اور کہینچین لکیرین چہوٹی اوسکی جانب سے
جو درمیان ہی پہر فرمایا کہ یہہ آدمی ہی اور یہہ اوسکی موت ہی جو گہیرے ہی اوسکو
اور یہہ جو باہر نکلی ہی سو امید ہی اوسکی اور یہہ چہوٹی لکیرین آفات ہین سو اگر یہہ
آفت چوکی تو کاٹا اوسکو اس آفت نے اور اگر وہ چوکی تو کاٹا اوسکو اسنے فقط
خط اسطرح ہی

آفات
آدمی

حضرت نے اس حدیث مین آدمی کی حرص کا
بیان فرمایا کہ باوجودی کہ موت تو ہر چہار
طرف سے گہیرے ہی اور ہزارون آفتین درپیش ہین کہ اگر ایک بلا سے بچا تو دوسری

بلا سے نہین بچتا پھر بھی ترک دنیا نہین کرتا اور قناعت نہین کرتا اور زندگی غنیمت
جانکر جیتے جی آخرت کی درستی نہین کرتا ہی اور فرمایا کہ رہ تو دنیا مین جیسا کہ مسافر
یا گذرنیوالا راہ کا اور شمار کر اپنے کو قبر والون سے - اور روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو جب حاجت وضو کی ہوتی تو پہلے تیمم کرتے مٹی سے جب عرض کرتے
لوگ کہ یا رسول اللہ پانی آپ سے نزدیک ہی تو فرماتے کیا جانون مین شاید نہ پہونچون
پانی تک ف یعنی پانی سے وضو کرے تک موت مہلت نہ دے تو بیوضو نہ رہ جاؤ
اور فرمایا کہ اگر آدمی کے پاس دو جنگل بھر کر مال ہو تو البتہ تلاش کرتا ہی تیسرے
جنگل کو اور نہین بھرتا پیٹ آدمی کا سواے خاک کے ف یعنی قبر کی خاک کے
اور رحمت سے متوجہ ہوتا ہی خدا اوسی پر جو حرص سے توبہ کرے اور فرمایا بوڑھا
ہوتا ہی آدمی اور جوان ہوتی ہین اوس مین دو خصلتین حرص مال پر اور عمر پر اور فرمایا
نہ چھوڑی خدا نے جاے عذر کی اوس مرد کو کہ مہلت دیا اوس کو موت مین یہانتک
کہ پہونچایا اوس کو ساٹھہ برس کو اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اونہون نے گذرے
ہمپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن حال آنکہ مین او ماں میری کہگل کر رہے
تھے کسی چیز کو سو پوچھا کیا ہی یہہ ای عبداللہ کہا مین نے ایک چیز ہی کہ اصلاح کرتا ہون
مین اوس کی فرمایا کام بہت جلد ہی اس سے - ف یعنی موت جلد آنیوالی ہی پھر سوا
عبادت کا مت کرو **ہدایت** چوتھی بیان مین اچھا جاننے مال کے اور عمر کے
واسطے بندگی اور رضامندی خدا کی حاصل کرنیکے فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے کہ بیشک اللہ دوست رکہتا ہی بندے پرہیزگار مالدار چھپے ہوئے کو
اور روایت ہی کہ کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کون آدمی
بہتر ہی فرمایا کہ جس کی عمر بڑی ہو اور اچھا ہو عمل اوسکا تب کہا اوس مرد نے پہر کون آدمی
برا ہی فرمایا جسکی بڑی عمر ہو اور برا ہو عمل اوس کا اور فرمایا دانا وہی ہی جو تابع کرے
اپنے نفس کو اور عمل کرے واسطے ثواب کے جو بعد مرنیکے پاوے اور نادان وہ
جو تابع کرے اپنے نفس کو اوس کی خواہش پر اور آرزو رکہے خدا پر اور فرمایا کہ تین
کام ہین کہ مین قسم کہاتا ہون اونپر اور سناتا ہون مین ایک حدیث سو یاد رکہو اوسکو
کہ نہین گہٹتا ہی مال کسی بندے کا خیرات کرنے سے اور نہ ستایا گیا کوئی بندہ کسی
طرح کے ظلم سے کہ صبر کیا اوسپر مگر زیادہ کرتا ہی اسکو اللہ بسبب اوس ظلم کے عزت مین
اور نہ کہولا کوئی بندہ دروازہ سوال کا مگر کہولتا ہی اللہ اوسپر دروازہ محتاجی کا اولیکن
جس بات سے کہ خبر دیتا ہون مین سو یاد رکہو اوسکو دنیا چار شخص کی ہی اول وہ
بندہ کہ دیا اوسکو خدا نے مال اور علم سو وہ ڈرتا ہی اسمین رب کو اپنے اور سلوک کرتا ہی
اپنے علم پر اور عمل کرتا ہی اللہ کے لئے اسمین حق پر اسکے یہہ افضل ہی اور ایک وہ
بندہ کہ دیا اوس کو اللہ نے علم اور نہ دیا اوس کو مال سو نیت اوسکی سچی ہی کہتا ہی
اگر یہہ ملتا مجکو مال تو کرتا مین کام فلانے کی طرح سو اجر اون دونونکا برابر ہی اور
تیسرا وہ بندہ کہ دیا اوسکو خدا نے مال اور نہ دیا اوس کو علم سو وہ ہاتہہ پانون مارتا ہی
مال مین اپنی بیعلمی سے نہین ڈرتا ہی اوس مین رب سے اپنے اور نہ صلہ رحم کرتا ہی

اوس مین اور نہ عمل کرتا ہی اسمین حق پر اسکے سو وہ بدترمرتبون مین ہی اور وہ بندہ
کہ نہ دیا اوسکو اللہ مال اور نہ علم سو وہ بولتا ہی اگر ملتا مجھکو مال تو کرتا مین اسمین
عمل فلانے کی طرح سو یہی ہی نیت اوسکی اور گناہ ان دونون کا برابر ہی
ہدایت پانچوین بیان مین فضایل صفت صبر اور توکل کرنے کے فرمایا
حقتعالی نے اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۵ یعنی
ملیگا صبر کرنیوالون کو اجر اونکا بن گنتی کے یعنی بحساب اور فرمایا وَاللّٰہُ
مَعَ الصَّابِرِیْنَ ۵ یعنی خدایتعالی صبر کرنیوالون کے ساتھہ ہی اور فرمایا
اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ
یعنی صبر کرنیوالون پر صلوٰۃ ہی طرف سے پروردگار اونکے اور رحمت ہی اور
وہی رستہ ہدایت کا پاے ہوے ہین اور فرمایا وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً
یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا یعنی بناے تھے ہمنے بنی اسرائیل سے پیشوا
کہ ہدایت کیا کرتے ساتھہ حکم ہمارےکے واسطے اوس کے کہ صبر کیا تھا اور جاننا
چاہیے کہ توبہ اور عبادت کرنا بغیر صبر کے نہین ہوتا اور گناہ سے بچنا اور نیکی
کمانا بھی بغیر صبر کے نہین ہوتا اور حقتعالی نے ستر جگہ سے زیادہ بزرگیان صبر کی
قرآن شریف مین فرمائین اور جو کچھہ کہ بڑے مرتبے ہین صبر کرنے پر موقوف
رکھا ہی چنانچہ قرآن شریف مین ظاہر ہین اور توکل کرنے کی بزرگیان بھی
صبر کے برابر ہین قرآن شریف مین اوسکی بزرگیون کی آیات بہت ہین چنانچہ

چنانچہ حقتعالی نے تمام بندونپر توکل کرنیکا حکم فرمایا ہی اور توکل ایمانکی شرط ہی یعنی بغیر توکل کرنے کے ایمان درست اور مطبوع نہین ہوتا ہی جیساکہ حقتعالی نے فرمایا ہی وَعَلَى اللّٰہِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یعنی اوپر اللہ تعالی کے توکل کرو اگر ہو تم ایمان لاے ہوے اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ یعنی اللہ تعالی دوست رکہتا ہی توکل کرنے والون کو اور فرمایا وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰہِ فَهُوَ حَسْبُهٗ آخر آیت تک یعنی جو کوئی کہ توکل کرے اوپر اللہ کے پس حق تعالی بس ہی اوس کا کام بنانے کو اللہ بناتا ہی اوسکے کام کو تحقیق کہ اللہ تعالی نے بنایا ہی واسطے ہر ایک چیز کے اندازہ یعنی تمام چیزین اوسکے اختیار مین ہین اور فرمایا وَلِلّٰہِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰہِ وَكِيْلًا یعنی تمام آسمان اور زمین اللہ کے ہی ہین اور بس ہی ساتہہ اللہ کے توکل کرنا یعنی جسنے توکل کیا اللہ اوسکا کام آپ بناویگا کسی دوسرے کی حاجت نہ ڈالیگا اور روایات ہین مشکوۃ شریف وغیرہ مین کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار بغیر حساب کے جو لوگ نہ جہاڑ پہونک کرتے تہے اور نہ شگون لیتے تہے اور اپنے رب ہی پر بہروسا کرتے تہے اور فرمایا کہ اگر بہروسا کرو تم اللہ پر جیساکہ چاہیے بہروسا کرنا تو البتہ روزی دے تمکو جیساکہ روزی دیتا ہی پرندونکو صبح کو نکلتے ہین بہوکے خالی پیٹ اور لوٹتے ہین شام کو آسودہ پیٹ بہر کر اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہا کہ تہا مین پیچہے

نبی سے کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن سو فرمانے لگے آنحضرت اے لڑکے ذکر
کر اللہ کا تو اللہ یاد کرے تجھکو اور ذکر کر اللہ کا یہانتک کہ پاوے تو اوس کو اپنے
روبرو اور جب کچھ مانگے تو اللہ ہی سے مانگ اور جب مدد چاہے تو تو اللہ
ہی سے چاہ اور یقین کر کہ بیشک سارے لوگ اگر جمع ہوں اس لئے کہ نفع
پہونچاوین تجھکو کچھ بھی تو نفع پہونچا نہ سکین گے مگر وہی چیز ہوگی جو لکھہ دیا ہے اللہ نے
تیرے واسطے اور اگر سارے لوگ اکٹھے ہو جاوین گے اس بات پر کہ نقصان
پہونچاوین تجھے کچھہ بھی تو نہ پہونچا سکین گے مگر وہی چیز کہ اللہ نے لکھہ دیا ہے
تجھہ پر اوٹھا یا گیا قلم اور سوکھہ گیا کاغذ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
نیکبختی آدمی کی راضی رہنے مین اوس کے ہے اللہ کے فضل پر اور بدبختی اوس کی
چھوڑنے مین اوس کے ہے طلب خیر کے خدا سے اور بدبختی آدمی کی برا سمجھنے مین
ہے اوسکے جس کو اللہ نے اوس کے لئے تقدیر کیا اور فرمایا مقرر مین جانتا ہون

ایک آیت اگر عمل کرین لوگ اوس پر تو بس کرتی ہے اون کو وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ
يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا آیت کے آخر تک یعنی جو ڈرتا ہے اللہ سے سو اللہ کر دیتا ہے اوسکا
گذارا اور روزی دے اوسکو جہان سے اوسکو خیال نہو اور جو کوئی توکل کرے
اللہ پر اللہ بس ہے واسطے اوس کے تحقیق اللہ پہونچتا ہے کام کو اوسکے تحقیق بنایا
اللہ نے واسطے ہر چیز کے اندازہ اور فرمایا کہ مقرر دل آدمی کا ہر جنگل مین پریشان
ہے پھر جو کہ تابع کرے دلکو اپنے تمام پریشانیون مین نہین پروا رکھتا ہے اللہ

کہ کسی جنگل مین ہلاک کرے اوسکو اور جو کہ بھروسا کرے اللہ پر تو کفایت کرتا ہی اوسکو
اوسکو پریشانیون سے اور روایت ہی کہ ایک مرد گیا اپنی عیال پاس پہر جب دیکہا
اونکی محتاجی کو چلا گیا جنگل مین پہر کہڑی ہوئی اوسکی عورت طرف چکی کے اور رکہی
اوسکو رو برو اپنے اور کہڑی ہوئی طرف تنور کے پہر سلگایا اوسے پہر کہنے لگی
ای پروردگار روزی دے ہمکو پہر دیکہتی ہی کہ یکایک برتن پر ہو گیا اور تنور
پر ہو گیا روٹی سے پہر آیا شوہر کہا کیا پایا تمنے بعد میرے کچہہ کہی عورت ہان
رب سے ہمارے پائی پہر کہڑا ہوا چکی کے پاس پہر ذکر کیا اوسکا نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے تب فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سنئے یہہ
مقرر حال یہہ ہی کہ اگر اوٹہائی ہوتی چکی تو ہمیشہ گہومتی قیامت کے دن تک اور فرمایا
کہ مقرر روزی تلاش کرتی ہی بندے کو جیسا کہ تلاش کرتی ہی اوسکو موت اونکی
ہدایت چہٹی فضائل مین دور کرنے ریا اور سمعہ کے فرمایا حق تعالی نے

فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا یعنی
جو کوئی کہ امید رکہتا ہی اپنے پروردگار کے دیدار کی کہو اوسکو کہ نیک عمل کرے
اور اپنے پروردگار کی بندگی مین کسیکو شریک نہ بناوے اور فرمایا فَوَيْلٌ

لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ یعنی عذاب ہی
اون لوگونپر جو نماز کر نمین سہو کرتے اور واسطے دکہلانے کے عبادت کرتے ہین
اور جاننا چاہیئے کہ اگر کوئی تمام عمر خدا کی عبادت کرے اور تمام مال خدا کی راہ

خرچ کرے جب کہ کسیکو دکہلانے کی خواہش رکہتا ہو یا نیکنامی اپنی سنوانے کی خواہش رکہتا ہو تو وہ عبادت اور خیرات خدا کے نزدیک بالکل حساب مین نہین ہی بلکہ الٹی عذاب اور ملامت اور ذلت کے ہی اور اس کام کو ریا اور وہ کام کرنیوالیکا نام مرائی اور منافق ہی اور اس باب مین بہت آیات اور احادیث شریف ہین بعضی اُن مین سے لکہی جاتی ہین جیسا کہ پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ نجات رستگاری کس چیز مین ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خدا کی بندگی بجا لا اور واسطے دکہلانے کسی آدمی کے بندگی مت کر اور فرمایا کہ قیامت مین ایک کو لاوینگے اور پوچھینگے کہ کیا بندگی کیا تو وہ کہیگا اپنی جان خدا کی راہ مین فدا کیا مین کہ جہاد مین مارا گیا حق تعالی فرماویگا کہ جہوٹ کہا واسطے اس بات کے جہاد کیا کہ لوگ کہین کہ فلانا شجاع مرد ہی اُس کو دوزخ مین لیجاؤ دوسرے کو لا دینگے اور عمل اور بندگی پوچھینگے کہیگا تمام مال صدقہ دیا ہون حقتعالی فرماویگا جہوٹ کہا واسطے اس بات کے کیا کہ لوگ کہین کہ فلانا سخی ہی اسکو دوزخ مین لیجاؤ تیسرے کو لاوینگے اور بندگی پوچھینگے وہ کہیگا علم اور قرآن کو سیکہا اور سکہلایا حق تعالی فرماویگا جہوٹ کہا واسطے اس بات کے سیکہا کہ لوگ کہین کہ فلانا عالم ہی اسکو دوزخ مین لیجاؤ اور فرمایا کہ قیامت مین حقتعالی فرماویگا کہ ای دکہلانیوالے بندگی کے تم اُنکے پاس جاؤ کہ عبادت جنکے دکہلانیکے واسطے کیئے ہو اور عبادت کا اجر اونسے طلب کرو جنکو دکہلا کر عبادت کرتے ہو اور فرمایا کہ جب الحزن سے پناہ اللہ کی مانگو پوچھا

جُبّ الحزن کیا ہی فرمایا ایک غار ہی دوزخ مین کہ جو لوگون کو دکہلانیکو قرآن پڑہتے ہین سو اون کو اوسمین ڈالتے ہین اور فرمایا جو شخص کہ عبادت خالص واسطے اللہ کے کرتا ہی غنی کرتا ہی اللہ اوسکے دل کو تمام مخلوقات سے اور تمام حاجتون سے اور خاطر جمع کرتا ہی اوسکو تمام اندیشون سے اور آتی ہی دنیا اوسکے پاس بغیر طلب کے ذلیل ہوکر اور جو شخص کہ عبادت کرتا ہی واسطے دکہلانے خلق کے اور طلب دنیا کے تو محتاج کرتا ہی اللہ اوسکو اور پریشان کرتا ہی کام اوس کے اور نہین ملتی اوسکو دنیا مگر جو کچہہ کہ تقدیر کیا اللہ تعالی نے واسطے اوسکے نہایت

ساتوین فضایل مین منفعت خوف رکہنے کے حقتعالی سے فرمایا حقتعالی نے

یَآ اَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ یعنی ای لوگو ڈرو عذاب سے پروردگار اپنے کے تحقیق زلزلہ قیامت کا بڑی چیز ہی۔ اور فرمایا کہ قسم خدا کی اگر تم جانو جیسا کہ مین جانتا ہون تو البتہ ہنسو تم تہوڑا اور رویا کرو بہت اور نہ لذت اوٹہاو عورتون سے بچہونون پر اور نکل جاو میدانون کی طرف فریاد کرتے ہوے اللہ کی درگاہ مین اور روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہا لوگونکو گویا کہ ہنس رہے تہے تو فرمایا سنتے رہو کہ تم اگر بہت کرو یاد لذتون کی دہانیوالی کو جو موت ہی البتہ باز رکہے تمکو اس حال سے کہ دیکہتا ہون مین تم مین سو بہت کرو موت کو یاد کیونکہ نہین آتا قبر پر کوئی دن مگر بات کرتی ہی یہہ کہتی ہی مین ہون گہر غربت کا اور گہر تنہائی کا اور گہر مٹی کا ہون اور گہر کیڑون کا اور جب

قبر مین رکھا جاتا ہی بندہ مومن تو کہتی ہی قبر کیا خوب اچھا آیا تو اپنی جگہہ مین ستارہ
تھا تو زیادہ پیارا میرا سب چلنے والون سے میری پیٹھ پر جب تو میرے اختیار مین آیا
آج کے دن اور رجوع کیا میری طرف سو اب دیکھیگا تو سلوک میرا تیرے ساتھ
فرمایا پھر کشادہ کیجاتی ہی اوس کے واسطے اوس کی نگاہ کی درازی تک اور
کھولا جاتا ہی اوس کے لئے ایک دروازہ جنت کا اور جب قبر مین رکھا جاتا ہی
بندہ بدکار یا کافر تو کہتی ہی اوسکو قبر نہ اچھی طرح آیا تو اپنی جگہ مین ستارہ البتہ تھا
تو سب سے زیادہ دشمن میرا میری پیٹھ پر چلنے والون سے سو جب کہ آیا تو قابو مین
آج کے دن اور پھر آیا تو میری طرف تو اب دیکھیگا تو بدی کو میری تیرے ساتھہ
پھر ملجاتی ہی اوس پر یہانتک کہ ادھر کی ادھر ہو جاتی ہین پسلیان اوسکی کہا ابو سعید نے
اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونگلیون سے اپنی پھر داخل
کیا بعض کو اونکے اندر بعض کے فرمایا متعین کئے جاتے ہین ستر اژدہے کہ اگر
کوئی اژدہا اونمین سے پھنکار مارے زمین مین تو نہ اوگا دے زمین سبزہ
جب تک کہ قایم رہے دنیا پس کاٹتے ہین اوسکو اور ڈستے ہین اوس کو
قیامت تک کہا ابو سعید نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
بس قبر ایک مرغزار ہی مرغزارون سے بہشت کے یا ایک گڑھا گڑھون سے دوزخ کے
اور فرمایا کہ حکم کیا مجھے میرے رب نے ساتھ خصلت کا ڈرنا اللہ سے پوشیدہ اور
ظاہر مین اور بات انصاف کی کہنا غصے اور خوشی کی حالت مین اور میانہ روی

محتاجی اور تونگری مین اور یہہ کہ ملون مین اوس سے جو الگ ہوجاوے مجھہ سے اور دون ایسے کو جو نہ دیوے مجھے اور در گذر کرون اوس سے جو ظلم کرے مجھہ پر اور ہو خاموشی میری فکر اور ہو بات کہنا میرا ذکر اور ہو نظر میری عبرت اور حکم کیا کہ بتلاؤن بھلی بات اور منع کرون بُری باتون سے اور فرمایا کہ نہین ہے کوئی بندہ ایمان دار کہ نکلے اوسکی دونون آنکھون سے آنسو اگرچہ برابر سر مکھی کے ہو اللہ کے ڈر سے پہر پہنچے تھوڑا سا چہرے مین اوسکے مگر حرام کرتا ہی خدا اوس پر آگ

باب گیارہوان

بیان مین علامات آخری زمانے کے اور بیان مین احوال قیامت کے اور حوض کوثر کے اور شفاعت کے اور جنت کے اور دیدار آلہی کے اور بیان مین دوزخ کے

اور بیچ اسکے چہہ فصلین ہین

فصل پہلی بیان مین علامات آخری زمانے کے۔ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ قتل کرو تم اپنے امام کو اور چلاؤ آپس مین تلوار اپنی اور وارث ہو تمہاری دنیا کا بدکار تم مین سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ قایم ہوگی قیامت جب تک کہ نہ دیکھو تم دس نشانیان نکلے گا دجال اور ظاہر ہوگا دہوان اور پہٹے گا پہاڑ صفا کا اور نکلیگا اوس مین سے ایک جانور تو وہ باتین کریگا لوگون سے اور کہیگا قیامت نزدیک ہی اور نکلیگا سورج مغرب کی طرف سے اور اترینگے حضرت عیسی

ابن مریم اور نکلینگے یاجوج اور ماجوج اور دہس جاوینگے زمین طرف مغرب مین
اور مشرق مین اور ٹاپو عرب مین اور نکلے گی آگ جانب یمن سے ہانکے گی
لوگونکو محشر کی طرف اور فرمایا کہ نکلے گی ہوا جو ڈال دیگی لوگون کو دریا مین اور
فرمایا کہ جاتا رہیگا علم اور بہت ہوگا جہل اور بہت ہووے حرام کاری اور
شراب خواری اور بہت ہونگی عورتین اور تہوڑے مرد کہ پچاس عورتون کی خبر
ایک مرد لیویگا اور فرمایا بہت ہونگے جہوٹے سو بچو انسے اور جاتی رہے گی
امانت داری اور حاکم ہوگا نالایق اور کوئی نہ کہے گا اللہ اللہ اور کہولدیگی دریا
فرات کی پہاڑ سونے کا سو مرینگے اوسپر ہر ایک سو آدمی سے ایک کم سو آدمی
اور اوگلے گی زمین ستون سونے اور چاندی کے سو کہین گے لوگ افسوس
ہم قتل کرے ناحق اور قطع رحم کرے اور چوری کرے اسکی محبت مین اب کیا
لیوین اسکو اور فرمایا کہ بات کرینگے آدمی سے درندے جانور اور قمچی اسکی
چابک کی اور تسمہ جوتی کا اور بات کریگی آدمی کی ران آدمی سے جو نیا کام کیے
گہر والے اسکے بعد جانے اسکے اور فرمایا کہ جو کوئی سنے خبر دجال کی تو چاہیے
کہ کنارہ پکڑے اوس سے سو قسم خدا کی جو مرد آویگا اوس پاس ہرچند کہ گمان
کریگا کہ آپ مومن ہی پہر بہی تابع ہوگا اوس کا کہ اوسکے ساتھ شبہہ کی چیزین
بہت ہونگی اور فرمایا آخری زمانے مین پہلے قیامت سے نکلیگی آگ حجاز کی
زمین سے روشن کریگی بصرے تک اور فرمایا کہ جلد کریو نیکی پہنچتر دیکھنے سے

علامات آخری زمانیکے اور فرمایا کہ دجال نکلے گا اور ساتھ اوس کے پانی اور
اگ ہوگی سو جو پانی دیکھے گا سو وہ اگ ہوگی جلانیوالی اور جو اگ دکھینگی سو وہ پانی
ہوگا ٹھہرا میٹھا سو جو شخص کہ دیکھے اگ سو چاہیے کہ گر پڑے اوسمین کہ وہ پانی
ہی اور فرمایا پہلے نکلنے سے دجال کے ایک برس تہائی بارش اور غلہ کم ہوگا
دوسرے سال دو تہائی تیسرے سال بالکل بارش و غلہ نہوگا سب جانور ہلاک
ہوسنگے تب ظاہر ہوگا دجال اور آویگا پاس گنوار لوگون کے اور کہیگا کہ بھلا
اگر تمہارے مرے ہوے اٹھاؤنکو اور باپ اور بھائیون کو اور اقربا کو جلاؤن
توکیا نہین جانوگے کہ مین ہون رب تمہارا تب وہ کہین گے کہ البتہ جانین گے
تب تصویر بناکر دکہاویگا شیطان مانند اون کے اونٹون کے اور باپون کے
اور بھائیون کے اور اقربا کے جیسے کہ صورت اونکی تھی ویسے ہی اور فرمایا کہ
نہ آویگی قیامت مگر برے لوگون پر اور فرمایا نہ آخر ہوگی دنیا یہانتک کہ مالک ہو
عرب کا ایک مرد میرے گھر والون سے برابر ہوگا نام اوسکا میرے نام سے
اور فرمایا کہ مہدی میری اولاد سے ہی کشادہ پیشانی اونچی ناک والا بھر دیگا
زمین کو انصاف سے اور عدل سے جیسا کہ بھر گئی تھی ظلم اور ستم سے مالک
ہوگا سات برس کہ راضی رہین گے مہدی سے رہنے والے زمین کے اور
آسمان کے اور پانی بہت برسے گا زمین بہت سبز اور آباد ہوگی رہیگا زمین پر
سات برس اور حدیثون مین مذکور ہی کہ جب کہ نشانیات آخری زمانے کی

ظاہر ہونگی اور دجّال تمام دنیامین فتنہ اوٹھاویگا اور حق تعالی کے حکم سے حضرت
امام مہدی اور حضرت عیسی ابن مریم دنیامین آوینگے اور حضرت عیسی دجّال کو قتل کرینگے
پہر سد سکندر توٹ جاویگی تب یاجوج ماجوج آوین گے اور تمام مزرعات اور
جانور اور آدمیونکو کہاوینگے اور ہلاک کرینگے اور طبرستان کے دریا کا پانی پیجاوینگے
اور کہین گے کہ قتل کرچکے ہم زمین والون کو اب قتل کرینگے ہم آسمان والونکو
پہر تیر چلاوین گے آسمان کی طرف اور پلٹ کرآوین گے تیر اوسکے آسمان سے
خون آلودہ ہوکر تب خوش ہووینگے اور گہیر لیوینگے حضرت عیسی کو اور تنگ کرینگے
آپ کو پہر دعا کرین گے حضرت عیسی علیہ السلام تب پیدا ہوگا اون کی گردنونمین
ایک کیڑا اور مرجاوینگے سب یکبار ایک رات مین تب برسیگا آسمان سے پانی
اور آباد ہوگی دنیا اور بہت ہوگا غلہ اور میوے اور جانور اور دودہ وغیرہ اور آرام
سے رہیگی خلایق پہر بہجیگا خدا ایک پاک ہوا خوش بو کو کہ اوسکی خوش بو سے
تمام مومن مسلمانون کی روح قبض ہوجاسیگی پہر نہ رہیگا کوئی مومن مسلمان اور باقی
رہجاوینگے برے لوگ ظالم مانند گدہون کے نہ لیویگا کوئی نام اللہ کا پہر شیطان
آویگا اور لگاویگا اون کو بت پرستی پر اور ظلم پر اوسوقت پہونکا جاویگا صور اور
ہلاک ہوگی تمام خلایق اور فنا ہوجاویگی تمام دنیا اور نہ رہے گا کوئی باقی مگر جسکو
حق تعالی باقی رکہے

فصل دوسری بیان مین احوال قیامت کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ بعد فنا ہونے تمام دنیا کے اور ہلاک ہونے تمام خلایق کے باقی نہ رہیگا
کوئی مخلوقات سے پھر اوتاریگا اللہ تعالی ایک مینہہ مانند شبنم کے پھر زندہ
کریگا اوس مینہہ سے جسد لوگون کا پھر پہونکا جاوے گا دوسری مرتبہ صور قیامت
کا پھر اوس وقت کہڑے ہونگے سب لوگ دیکھتے ہوے تب کہا جاویگا اونکو
کہ ای لوگو چلے آو اپنے رب پاس اور حکم ہوگا کہ کہڑا رکہو انکو کہ ان سے پوچھنا
ہی پہر حکم ہوگا کہ نکالو دوزخ کی جماعت کو تب پوچہین گے کتنے اور کس قدر
حکم ہوگا کہ ہزار سے نوسو ننانوے کو سو وہ روز ہی کہ بوڈہا کرے لڑکون کو اور
فرمایا کہ نہین ہی تم سے کوئی مگر کلام کریگا اوس سے خدا اس طرح پر کہ نہوگا
درمیان اوس کے اور حق تعالی کے کوئی دوبہاسے اور نہ پردہ کہ روکے
اوسکو خدا سے پہر نظر کریگا بندہ اپنی داہنی طرف تو نہ دیکہے گا مگر جو آگے
کرچکا اپنا عمل اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکہے گا مگر جو آگے کرچکا اور نظر
کریگا اپنے آگے تو نہ دیکہے گا مگر دوزخ سامنے منہہ کے۔ سو بچتے رہو ای لوگو
دوزخ سے اگرچہ آدہی کہجور دیکر ہو اور روایت ہی کہ آیا ایک عالم یہودیونکا
اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرر خدا روکے گا آسمانونکو قیامت کے دن
ایک اونگلی پر اور روکیگا زمینون کو دوسری اونگلی پر اور پہاڑون کو اور درختون کو
ایک اونگلی پر اور پانی کو اور نرم مٹی کو ایک اونگلی پر اور باقی مخلوقات کو ایک
اونگلی پر پہر ہلاویگا اونکو اور فرماویگا مین ہون بادشاہ مین ہون اللہ پھر ہنسے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تصدیق فرمایا اوس کی بات کو اور فرمایا کیونکر
خوشی کرون کہ صور والا منہہ مین صور لئے ہوے سر جہکاے ہوے کان اوپر پیشانی
کو منتظر حکم صور پہونکنے کا ہی تب عرض کیا صحابہ نے کہ ہمکو کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا
کہ تم بولو بس ہی ہمکو اللہ اور کیا خوب کارساز ہی اور فرمایا کہ کہولیگا رب ہمارا پنڈلی
اپنی سو سجدہ کریگا اوس کو ہر مرد ایمان دار اور عورت ایمان والی اور باقی رہجاویگا
جو سجدہ کرتا تہا دنیا مین دکہلانے اور سنانے کو سو چاہے گا کہ سجدہ کرے سو
ہو جاویگی پیٹھہ اوسکی ایک ہی طبق یعنی سجدہ نکرسکے گا اور فرمایا جو شخص کہ مرتا ہی
سو پشیمان ہوتا ہی کہ اگر تہا وہ نیک کار تو نادم ہوتا ہی کہ زیادہ کیون نہ کیا اور
اگر تہا وہ بدکار تو نادم ہوتا ہی کہ کیون نہ روکا نفس کو بدی سے اور روایت ہی
ابو ذر رض سے کہ پوچہا مین نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کیا
دُہرا کر بناویگا خدا خلق کو اور کیا نشانی ہی اوسکے بنانے کی فرمایا کہ کیا نہین
گذرا تو میدان مین اپنی قوم کی خشک سالی مین ف یعنی جس وقت کہ کچہہ نشان
سبزی کا نہوا اور زمین خشک خالی رہی ہو پہر گذرے تو اوسمین ف یعنی بعد
پانی برسنے کے پہر ملتی ہی سبزی کہا مین نے ہان یا رسول اللہ فرمایا سو یہی
ہی نشانی ہی اللہ کی زندہ کرنیمین زمین کے اور اسی طرح سے جلاویگا اللہ مردونکو
اور فرمایا کہ دن قیامت کے فرماویگا اللہ اے آدم نکال حصہ دوزخ کا کہیگا کس قدر
تو فرماویگا ہر ایک ہزار سے نو سو ننانوے ف یعنی ہر ہزار آدمی سے ایک کم

ہزار آدمی دوزخی اور ایک بہشتی سو اوسوقت بوڑہا ہوجاویگا لڑکا اور ڈالدیگی
پیٹ والی اپنا پیٹ اور دیکھیگا تو لوگوں پر نشا اور اون پر نشا نہین ہی پر آفت
اللہ کی سخت ہی تب عرض کیا صحابہ نے ہم مین سے ایسا بہشتی کون ایک ہوگا فرمایا
تم خوش ہو کہ تم مین سے ایک مرد اور یاجوج ماجوج سے ہزار مرد یعنی دوزخ
کے بہرنیکے واسطے یاجوج ماجوج کم نہین ہی ۔ پہر فرمایا قسم اوسکی جسکے
قابو مین میری جان ہی امید رکہتا ہون کہ ہو تم چوتہائی بہشتیون کے تب اللہ اکبر
کہا صحابہ نے پہر فرمایا کہ امید رکہتا ہون کہ ہو تم تہائی بہشتیون کے پہر اللہ اکبر کہا
صحابہ نے پہر فرمایا کہ امید رکہتا ہون کہ ہو تم آدہے اہل بہشت کے پہر اللہ اکبر
کہا صحابہ نے پہر فرمایا کہ نہین ہو تم لوگون مین مگر جیسے بال سیاہ کہال مین سفید
بیل کے یا جیسے بال سفید کہال مین سیاہ بیل کے یعنی بہ نسبت اگلی امتونکے
تم بہت کم ہو اور روایت ہی کہ عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بہلا دیکہین گے ہم قیامت کے دن رب کو اپنے فرمایا کیا تمکو شک پڑتا ہی
آفتاب اور ماہتاب کے دیکہنے مین دوپہر کو اور چودہوین رات کو کہا صحابہ نے
نہین فرمایا قسم خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی کہ نہوگا تمکو دیدار مین اپنے
رب کے کوئی شبہہ جیسے دیکہنے مین آفتاب اور ماہ کے نہین ہوتا شبہہ پہر خطاب
کریگا بندے سے سو کہیگا ای فلانے کیا نہین کیا مین نے تجہکو افضل مخلوقات سے
اور نہ بنایا تجہکو سردار اور نہ دیا جوڑا اور رباغ اور تابع نہ کیا تیرے گہوڑے اونٹ

اونٹونکو اور نہ کیا تجھکو قوم کا سردار اور چوتھائی لینے والا تب کہیگا سچ ہی تب فرماویگا
بہلا تجھکو معلوم تہا کہ تو مجہہ سے ملیگا تو کہیگا کہ نہین سو فرماویگا مقرر اب ہم بہی تجھکو
بہولتے ہین جیسا بہولا تو ہمکو پہر خطاب کریگا دوسرے کو ایسا ہی پہر خطاب کریگا
تیسرے کو تو کہیگا بندہ ای رب تجہہ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر اور پیغمبرون پر
اور مین نے نماز پڑہی اور روزہ رکہا اور زکوۃ دی اور نسبت کریگا نیک عملونکو
اپنی طرف تب فرماویگا اللہ یہین اب تیرا جہوٹ ظاہر ہوتا ہی اب ہم گواہ تجہپر
کہڑا کرتے ہین تب سوچیگا بندہ کہ کون گواہی دیگا مجہہ پر پہر مہر کیجاویگی منہہ پر
اوسکے اور حکم ہوگا اوسکی ران سے کہ تو بول اور بولیگی ران اوسکی اور گوشت
اوسکا اور ہڈیان اوسکی اور یہہ گواہی اسواسطے کہ عذر اوسکا باقی نہ رہے
اوسکی ذات کی گواہی سے اور یہہ شخص منافق ہوگا اور یہہ شخص بندہ ہی کہ غضب
کریگا خدا اوسپر اور فرمایا کہ وعدہ کیا میرے رب نے کہ داخل کرے بہشت
مین میری امت سے ستر ہزار کہ نہین ہی حساب اونپر اور نہ عذاب اور ساتہہ
ہر ایک ہزار کے ستر ہزار ہین اور روایت ہی کہ آیا ایک شخص روبرو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا کہ پاس میرے غلام ہین سب جہوٹ بولا
کرتے ہین اور خیانت اور نافرمانی کرتے ہین سو مین اونکو گالی دیا کرتا ہون اور
مارتا ہون سو کیا حال ہوگا میرا اونکے سبب سے تب فرمایا رسول اللہ صلعم نے
جب ہوگا دن قیامت کا حساب کیا جاویگا جو کچہہ خیانت اور نافرمانی تیری

کرے ہین اور جہوٹ بولے ہین اور عذاب کرنا تیرا اونپر پہر اگر ہوگا عذاب کرنا
تیرا اندازے پر اونکے گناہ کے تو اوسمین تجہکو کچہہ فائدہ اور نقصان نہوگا او
اگر ہوگی کمی تیری عذاب مین اونکے گناہ سے تو وہ زیادتی بہلائی ہی تیرے لئے
اور اگر ہوگا سزا دینا تیرا اون کو زیادہ اون کے گناہ سے تو بدلا لیا جاویگا
اون کے لئے تجہہ سے زیادتی کا تب کنارے ہوگیا وہ مرد اور لگا فریاد کرنے
اور رونے تب فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین پڑہتا ہی

تو قول کو اللہ تعالیٰ کے وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ
نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا
حَاسِبِيْنَ ۔ یعنی اور رکہین گے ہم ترازو وین انصاف کی قیامت کے دن
پہر ظلم نہوگا کسی جی پر ایک ذرہ بہی اور اگر عمل ہوگا برابر رائی کے دانے کے
وہ ہم لیکے آوین گے اور ہم بس ہین حساب کرنے کو۔ تب کہا اوس مرد نے
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین پاتا ہون مین اپنے لئے اور اون کے لئے
کوئی چیز بہتر جدائی سے اونکی گواہ رہین آپ کہ بیشک سب کے سب دیئے آزاد ہین

فصل تیسری

بیان مین حوض کوثر کے اور شفاعت کے۔ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس وقت مین کہ مین سیر کرتا تہا جنت کی یکایک
جا پڑا مین ایک نہر کے پاس کہ دونوں کناروں پر اوسکے خیمے ہین موتیون کے کہا
مین نے یہہ کیا ہے اے جبرئیل کہا یہہ حوض کوثر ہی کہ دیا تجہکو تیرے رب نے اور

یکایک دیکھتا ہون مین کہ کیچڑ اوس کا مشک خالص ہی اور فرمایا کہ حوض میرا مہینے
کی راہ کا ہی اور کنارے اوسکے برابر ہین اور پانی اوس کا زیادہ سفید ہی دودہ سے
اور بو اوسکی مشک سے زیادہ خوش بودار ہی اور کٹورے اوسکے جیسے آسمان
کے تارے ہین جو شخص پانی پیئے اوس سے پہر پیاسا نہوگا کبہی اور فرمایا کہ
پانی میرے حوض کا زیادہ میٹہا ہی شہد سے اور زیادہ سفید ہی دودہ سے اور برتن
اوسکے زیادہ ہین تارون کی گنتی سے اور مین روکونگا لوگون کو اوس سے
جیسے کوئی روکتا ہی غیر کے اونٹون کو اپنے حوض سے عرض کیا یا رسول اللہ
کیا پہچانینگے آپ ہمکو فرمایا ہان تمہاری ایک علامت ہوگی کہ نہوگی کسی ایک
کی امتون سے۔ آوگے میرے پاس سفید ہاتہہ پانون ہوکر اثر سے وضو کے
اور فرمایا بہیجیگا حق تعالی امانت کو اور قرابت کو پہر کہڑی ہونگی دونو کنارون
صراط کے داہنے اور بائین ف یعنی جو کوئی امانت داری کیا اور اقربا سے احسان
کیا سو اوس کو امانت اور قرابت بچاوینگی کہ دوزخ مین نہ گرے۔ اور روایت
ہی کہ کہا لوگون نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا دیکھینگے ہم اپنے
رب کو قیامت کے دن فرمایا ہان البتہ دیکہوگے کیا تم کو شک پڑتا ہی سورج
کے دیکھنے مین دوپہر کو کہلا ہوا نہو ساتہہ اوس کے بدلی اور کیا تم کو شک
پڑتا ہی چاند کے دیکھنے مین چودہوین رات کے کہلا ہوا نہو اوس مین بدلی
کہا صحابہ نے نہین یا رسول اللہ فرمایا نہ تردد ہوگا تم کو دیکھنے مین خدا کے مگر جیسا کہ

نزدد کرتے ہو دیکہنے مین ان دونون کے جب کہ ہوگا دن قیامت کا آواز دیگا
آواز دینے والا چاہیے کہ ساتہہ ہووین ہرایک گروہ اپنے معبود کے ف یعنی
ہرگروہ اپنے معبود کے ساتہہ دوزخ مین جاوین سو نہ باقی رہیگا کوئی ایک
کہ پوجتا تہا غیر کو خدا کے بتون سے اور تہانون سے گرین گے دوزخ مین یہانتک کہ جب
باقی نہ رہیگا کوئی مگر جس نے عبادت کی تہی اللہ کو نیک کار اور بدکار سے
تب ظاہر ہوگا اونپر رب سارے جہان کا فرمادیگا کس چیز کی انتظاری کرتے ہو
ساتہہ دیتا ہی ہرگروہ اپنے معبود کا ف یعنی تم اپنے بتون کے ساتہہ کیون نہین
جاتے ہو۔ تب کہین گے اے رب ہمارے چہوڑا ہمنے اون لوگون کو دنیا مین
جب کہ تہے ہم محتاج اون کی صحبت نہ کی ہم نے اون سے ف یعنی ہم بتون کو
نہین پوجتے تب فرمادیگا کیا ہی کوئی نشانی جس سے پہچانوگے تم اوسے تب
کہین گے ہان البتہ تب کہولی جاویگی پنڈلی تب باقی نہ رہیگا جو کوئی کہ سجدہ
کیا تہا خدا کو مگر حکم دیگا خدا اوس کو سجدے کا اور نہ باقی رہے گا کوئی جو سجدہ
کیا تہا واسطے دکہانے کے مگر کر دیگا خدا اوس کی پیٹہ کو ایک ہی طبقہ جب کہ
چاہے گا سجدہ کرنا تو گر پڑیگا اپنے پیچہے کی طرف پہر رکہا جاویگا پل صراط
دوزخ پر اور واقع ہوگی شفاعت ف یعنی ایک دوسرے کے واسطے شفاعت
کرین گے اور کہین گے کہ الٰہی پناہ دے سو گذر جاوینگے ایمان دار جیسے
پلک مارنا آنکہہ کا اور جیسے بجلی اور جیسے چڑیا اور جیسے تیز رو گہوڑا اور اونٹ

سو نجات پانیوالا سلامتی کے ساتھہ ہی اور مجروح ہی خلاص پایا ہوا اور ہانکا ہوا
آگ مین دوزخ کی یہانتک کہ جب خلاص پاوین ایمان والے آگ سے قسم ہی
خدا کی شفاعت کرینگے واسطے اپنے بہائیون کے جو دوزخ مین ہین اور کہین گے ای
رب ہمارے وہ تہے نماز پڑہتے ساتھہ ہمارے اور روزہ رکہتے اور حج
کرتے تب کہا جاویگا اونکو نکالو تم جسکو پہچانتے ہو تب نکالین گے خلقت
بہتیری کو پہر کہین گے ای رب باقی نہ رہا کوئی انہین سے کہ حکم کیا تونے انکو
جنکے لئے پہر فرماویگا کہ جاوا ور نکالو جسکے دلمین پاؤ تم برابر ایک دینار کے
نیکی پہر نکالین گے خلقت بہتیری کو پہر فرماویگا جاؤ تم اور نکالو جسکے دل مین
برابر آدہے دینار کے نیکی ہو سو نکالین گے خلقت بہتیری پہر فرماویگا کہ جاؤ
تم اور نکالو جسکے دل مین برابر ایک ذرے کے نیکی ہو سو نکالین گے خلقت بہت پہر
تب کہین گے ایمان دار ای رب ہمارے نچہوڑے ہم اسمین کسی نیکی والے کو
تب فرماویگا حق تعالی کہ شفاعت کی فرشتون نے اور نبیون نے اور ایماندارون
نے اور نہ باقی رہا مگر رحم والا رحم والون سے پہر لیگا اللہ تعالی ایک مٹہی
آگ سے سو نکالیگا اوس سے ایک قوم کو جنہ کی کوئی نیکی کبہی ہو گئے ہین
جیسے کوئلے پہر ڈالیگا اونکو نہر مین آب حیات کی سو نکلین گے جیسے
موتی تب کہین گے بہشتی یہہ لوگ آزاد کئے ہوے رحمان کے ہین کہ داخل کیا
اون کو بہشت مین بغیر نیک عمل کے تب کہا جاویگا ان کو تمہارے لئے ہی

جو دیکھا تمنے اور اتنا ہی اسکے ساتھہ اور روایت ہی کہ پوچھے پیغمبر صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو کہ حق تعالی نے جو آپ کو مقام محمود پر کہڑا کرنیکا وعدہ فرمایا ہی
سو وہ مقام کیا ہی تب فرمایا کہ مقام محمود اوس دن ہوگا جسدن اوتریگا حقتعالی
اپنی کرسی پر اور آواز کریگی کرسی اور چوڑائی اوسکی جیسے چوڑائی آسمان و زمین کے
درمیان ہی اور لاتے جاوگے تم لوگ پاؤن ننگے تن برہنہ بن ختنے کے
سو پہلے کپڑا پہنائے جاوینگے ابراہیم فرماوے گا حق تعالی کپڑے پہنا دیوے میرے
دوست کو سو لائی جاوینگی دو چادر کتان کی جنت سے سفید چادرین بعد
ابراہیم کے پہنایا جاونگا مین پہر کہڑا رہونگا مین داہنی طرف اللہ کے ایک
مقام مین کہ رشک کرینگے اگلے اور پچھلے

فصل چوتہی بیان مین خوبیان جنت کے۔ فرمایا حقتعالی نے فَلَا تَعْلَمُ
نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یعنی مین ایسی نعمتین
رکہا ہون نیکون کے لئے کہ کوئی نہین جانتا ہی یعنی کسیکے وہم و خیال مین بہی
نہین گذری ہین انکی نیکیون کے بدلے کی نعمتین اور فرمایا حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جنت مین ایک کوڑا رکہنے کی جاے بہتر ہی تمام
دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا مین ہی اور فرمایا کہ جنت مین ہر ایک مسلمان کے لئے
ایک خیمہ ہی ایک ہی موتی کا کہ طول اوس کی ساٹہ میل کی ہی اوسکے ہر ایک
کونے مین لوگ ہین جو دوسرے کونے والون کو نہین دیکہتے اور دو باغ ہین

کہ انکے باسن اور اسباب روپے کے ہین اور دو باغ ہین کہ انکے باسن اور اسباب
سونے کے ہین اور درمیان لوگون کے اور پروردگار کے دیکھنے کو کچھ پردہ
نہ رہیگا مگر چادر بزرگی کی جو اوسکی ذات پر ہی جنت عدن مین آور فرمایا کہ جنت
مین سو درجے ہین کہ مسافت درمیان ہر دو درجون کی مانند مسافت درمیان
آسمان و زمین کے ہی اور فردوس ان سے بلند زیادہ ہی درجے مین اس سے
نہرین نکلی ہین اوسکے اوپر عرش ہی پہر تم جب مانگو اللہ سے تو فردوس کو مانگو
اور فرمایا کہ ایک بازار مین جنت کے ہر جمعہ کو بہشتی آتے ہین تو اونکے رخسار
اور کپڑے پر ہوا سے مشک جمتا ہی اور حسن و جمال انکا بہت زیادہ ہوجاتا ہی
پہلے سے اور فرمایا کہ پہلی جماعت اہل جنت کی مانند چاند چودھوین رات کے ہوگی
اور بعضے مانند بڑے چمکتے ہوے ستارون کے ہونگے نہ خلاف ہوگا درمیان
اون کے اور ہر ایک مرد کو دو حورین ہونگی کہ دیکھ پڑیگا مغز اون کی پنڈلیونکا
لطافت اور نازکی کے سبب سے تسبیح کرینگی اللہ کی نہ اونکو بیماری ہوگی
نہ پیشاب نہ پاخانہ نہ تہوکنا نہ ناک چہڑکنا ہوگا باسن سونے روپے کے
بخور اونکا اگر ہوگا پسینہ انکا مشک سا اور سب مرد کا قد ساٹھ گز کا طول
ہوگا جیسا حضرت آدمؑ کا قد مبارک ہی اور پکاریگا پکارنیوالا ای بہشتیو تمکو تندرستی
اور حیات اور جوانی اور راحت ہمیشہ رہیگی کبھی بیماری اور موت اور بوڑھاپا اور
محنت نہ دیکھوگے اور فرمایا کہ اہل جنت دیکھین گے بالاخانون کو بلند مرتبے

مرتبے والون کے جنت مین جیسے چمکتے ہوے تارے پوچھا کسی نے آنحضرتؐ سے کہ
کیا وہ مقام انبیا کے ہین فرمایا ہان اور پہونچین گے وہان جو دل کی سچّی
پہچان سے ایمان لاے اللہ پر اور سچّا جانا رسولون کو اور فرمایا ہونگے
جنّت مین جنکے دل پرندون کے سے ہین یعنی خوف خدا اور توکل کے ساتھ
ہین اور فرمایا کمتر بہشتی وہ ہی جو کہیگا حق تعالی اوسکو جو کچھ چاہتا ہی سو چاہ تب
وہ تمام آرزوان اپنی چاہے گا پھر فرماویگا کیا چاہ چکا تو پھر عرض کریگا کہ ہان
چاہ چکا تب فرماویگا حق تعالی کہ ملا تجھکو جتنا چاہا تو نے اور اتنا اور بھی ساتھ
اسکے اور فرمایا کہ حق تعالی فرماویگا ای بہشتیو کیا تم راضی ہوے مجھہ سے تب
کہین گے بہشتی کہ یا رب کیا ہوا ہمکو کہ راضی نہون دین تو نے ایسی نعمتین ہمکو
کہ نہین دین کسی کو تب فرماویگا حق تعالی کیا نہ دیوین تمکو اس سے بہتر نعمت کو
عرض کرین گے وہ کیا ہی فرماویگا اتاری مین نے تمپر اپنی رضامندی سو
غصے نہونگا بعد اسکے تمپر کبھی ۔ اور فرمایا کہ دیوین گے مسلمان کو جنت مین قوت
جماع کی برابر سو مرد کے اور فرمایا کہ اگر ظاہر ہو جنت کی چیزون سے اتنی چیز
جو اوٹھا تا ہی ناخون تو زینت پاوے جو کچھ کہ کنارون مین آسمان و زمین کے
ہی اگر کسی مرد کے ہاتھہ کے کنگن ظاہر ہوئین تو روشنی اوس کی بے نور کردیوے
آفتاب کی روشنی کو جیسا کہ آفتاب ستارون کو بے نور کردیتا ہی اور فرمایا کہ
داخل ہونگے جنت مین نوجوان بے ریش و بروت سرمے دار آنکھون والے

انیس برس کی عمر یا تینتیس برس کے ہو کر آور فرمایا کہ جنت مین ایک بازار ہی کہ
اوس مین خرید و فروخت نہین ہی لیکن خوبصورت عورتون کی اور مردون کی
تصویرین ہونگی پہر جب پسند کرے جنتی کسی صورت کو تو پیٹھ جاویگا اوسمین یعنی
اوسی وقت اوسکو ملے گی اور فرمایا کہ ادنی جنت والے کو اسی ہزار خادم ہین
اور بہتر عورتین اور ڈیرے موتی کے اور یاقوت کے اور زمرد کے بہت
بڑے بڑے کوسون تک کے اور عمر تیس برس کی اور سرونپر تاج کہ کمتر موتی
مشرق و مغرب کو روشن کرے اور فرمایا کہ جنت مین ستر تکیون سے تکیہ لگاویگا
جنتی اور ایک حور آوے گی کہ اوسکے رخسارونمین اپنا چہرہ دیکھہ لیگا ایسا صاف
چہرہ اوس حور کا ہوگا اور کمتر موتی اوس حور کا روشن کریگا مابین مشرق اور
مغرب کو پہر سلام کریگی پوچہیگا تو کون ہی کہی گی کہ مین مزید سے ہون اور اسپر
ستر کپڑے ہونگے تو گذر جاویگی نگاہ اونمین سے یہان تک دیکھہ لیگا مغز اوسکی
پنڈلیونکا اوسکی نازکی اور لطافت بدن کے سبب سے اور اوسپر تاج ہین کہ کمتر
موتی اونمین کا روشن کریگا درمیان مشرق اور مغرب کے اور فرمایا کہ جنت مین
ایک دریا دودہ کی اور ایک شہد کی اور ایک شراب کی اور ایک پانی کی ہی اور
پوچہا لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ کوثر کیا ہی فرمایا نہر ہی
کہ پانی اوس کا دودہ سے سفید زیادہ اور شہد سے شیرین زیادہ ہی آور پوچہا
ایک گنوار نے کہ کیا جنت مین گہوڑے بہی ہین فرمایا کہ اگر داخل ہوگا تو جنت

ہین تو دیا جاویگا گہوڑا یا قوت کا کہ اوس کو دو پر ہونگے سو سوار ہوگا تو اوسپر
پہر اوڑیگا تجہکو لیکر جہان کہ چاہے تو۔ اور فرمایا کہ جنت والے موافق اپنے
اعمالون کے درجے پاوینگے اور ہر جمعے کے دن مقدار زیارت کرینگے
اپنے رب کی اور ظاہر ہوگا ونہوںپر پروردگار اونکا اور ہونگے اون کے واسطے
ممبر نور کے اور ممبر موتی کے اور ممبر یاقوت کے اور زمرد کے اور سونیکے
اور روپے کے بیٹہینگے اوسپر اور بیٹہینگے اونہین کم درجے والے
مشک اور کافور کے ٹیلے پر اور کوئی کسی کو کم مرتبہ نجانیگا کہا راوی نے
کہ عرض کیا مین نے یا رسول اللہ کیا ہم دیکہینگے اپنے رب کو فرمایا ہان کیا
تم آفتاب اور چودہوین رات کے چاند دیکہنے مین شک رکہتے ہو عرض کیا
مین نے نہین فرمایا ایسا ہی شک نہ رکہو اپنے رب کے دیکہنے مین فرمایا
اور نہ باقی رہیگا اس مجلس مین کوئی مرد مگر کلام کریگا اوس سے حق تعالے
بیواسطہ پہر ڈہانک لیگا اون کو ایک ابر اور برساویگا اونپر خوشبو جو نہ پاوینگے
مانند اوس کے کبہو اور فرمائیگا حق تعالی لو جو مین تیار کیا ہون تمہارے واسطے
جو چاہو سو پہر آوینگے ایک بازار مین کہ ایسی چیزین ہین جو نہین دیکہین کسی
آنکہہ نے اور نہین سنا کوئی کان او نہین گذری کسی کے دل پر پہر دیا جاویگا
جو کچہہ کہ چاہینگے پہر ملینگے آپس مین اور استقبال کریگا بڑے مرتبے
والا کم مرتبے والے سے اگرچہ کوئی انمین کمینہ نہین ہی پہر ناپسند آویگا اوسکو

لباس اوسکا پھر جیسے دیکھیگا لباس اوسکا پھرا اپنے لباس سے پھر آوین گے
مکان کو اپنے تو کہین گی بی بیان اونکی خوش حال تمہارا کہ زیادہ ہوا ہی حسن
تمہارا پہلے سے تب کہین سگے کہ ہان سزاوار ہی زیادہ ہونا حسن ہما کہ تھے
آج کے دن ہمنشین اپنے رب سے ۔ یہہ تھوڑی احادیث مشکوٰۃ شریف کے
ترجمے سے لکھی گئین لاکن وصف درخت طوبی کا اور راگ اوسکے کا اور
طعام لذیذ کا اور کباب پرندون کے گوشت کا اور میوون کا بہت طول ہی
کتابون مین حدیث کی اور تفسیر کی موجود ہی

فصل پانچوین بیان مین دیدار الٰہی کے ۔ روایت ہی جریر ابن عبد اللہ سے
کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم دیکھوگے اپنے رب
کو آشکارا جیسے کہ دیکھتے ہو اس چاند کو نہ ضرر کئے جاوگے دیکھنے مین اوسکے
پھر اگر ہو سکے تو مغلوب نہوا وس نماز پر جو آفتاب نکلنے کے پہلے اور جو آفتاب
غروب ہونیکے پہلے ہی تو کرو پھر پڑہی آپ نے یہہ آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ
رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا یعنی پاکی سے ساتھہ اور سراہنے کے
ساتھہ یاد کر اپنے رب کو پہلے نکلنے آفتاب سے اور غروب ہونے اوسکے
اور روایت صہیب رض سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب
داخل ہو جنتی جنت مین تو فرماویگا اللہ تعالیٰ کیا چاہتے ہو کسی نعمت کو زیادہ
کرون مین تمکو کہین سگے کیا پر نور نہ کئے تو نے چہرے ہمارے کیا داخل نہ کیا

ہمکو بہشت مین کیا نجات نہ دیا ہمکو دوزخ سے فرمایا حضرت نے پھر اوٹھایا جاویگا پردہ تو دیکھین گے ذات خدا کی طرف سو نہین ملی اون کو کوئی چیز جو پیاری ہو اون پاس دیکھنے سے رب اپنے کو پھر تلاوت فرمائی آنحضرت نے لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ ف یعنی واسطے نیکی کرنیوالون کے نیک بدلا ہی اور زیادہ ہی۔ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ تم مین کم مرتبے والا جنتی وہ ہی جو دیکھیگا اپنے باغون کو اور عورتون کو اور مال ومتاع اور خادمون اور تختون کو مسافت سے ہزار برس کی راہ کی اور بڑے مرتبے والا وہ ہی کہ دیکھیگا اپنے خدا کی طرف صبح اور شام پھر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ آیت وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ یعنی چہرے اوسدن تروتازہ ہونگے دیکھین گے اپنے رب کی طرف اور روایت ہی ابوذر سے کہا کہ پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا دیکھا آپ نے اپنے پروردگار کو فرمایا ایک نور ہی ف یعنی حجاب اوس کا نور ہی کس طرح دیکھون مین اوسکو اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہا کہ دیکھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالی کو اپنے دل کی آنکھ سے دو بار روایت کیا مسلم نے اور روایت کیا ترمذی نے کہ کہا ابن عباس رض نے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا اپنے رب کو کہا عکرمہ نے کہ مین نے کہا ابن عباس رض سے کہ کیا اللہ نے نہین فرمایا ہی کہ لَا تُدْرِکُہٗ

اَلْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ یعنی نہین پاتین اوسکو انکھین اور وہ پاتا ہی
انکھون کو کہا ابن عباس رض نے خرابی تیری وہ پانا ابصار کا اوسوقت ہی کہ
ظاہر ہووے خدا ساتھہ نور اپنے کے جو نور خاص اوس کی ذات کا ہی تب
اوسوقت مین کوئی اوسکو دیکہہ نہین سکیگا اور دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اپنے رب کو دوبار ایکبار سدرۃ المنتہی کے پاس دوسری بار عرش
کے اوپر اور روایت ہی مسروق سے کہا کہ گیا مین خدمت مین حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہ کے اور کہا مین نے کیا دیکھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنے رب کو تب فرمایا اونہون نے کہ تو ایسی بات کہا کہ میرے بدن پر
بال کھڑے ہوئے تب پڑہی مین نے یہہ آیت وَلَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ
رَبِّهِ الْكُبْرٰی یعنی تحقیق دیکھی حضرت نے بڑی نشانیون سے
اپنے رب کی۔ پس فرمایا عائشہ رض نے نہین وہ مگر جبرئیل ہی اور جس نے خبر
دیا تجھکو کہ دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو یا چھپایا نے کسی بات
کو پہونچانیکی باتون سے یا جانتے ہین وہ پانچ چیز کو جو سوائے اللہ کے
کسی کو معلوم نہین ہی سو بیشک اوسنے بڑا بہتان کیا ولیکن حضرت نے دیکھا
جبرئیل کو اوس کی صورت اصلی مین دو بار ایکبار سدرۃ المنتہی کے پاس دوسری بار
اجیاد مین۔ کہا مسروق نے کہ کہا مین نے فرمایا اللہ تعالی نے ثُمَّ دَنٰی
فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی یعنی پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا

پھر رہگیا فرق دو کمان کے برابر یا اوس سے بھی نزدیک۔ پھر فرمایا عائیشہ رضی اللہ عنہا نے وہ جبرئیل ہین کہ آتے تھے ہمیشہ آدمی کی صورت پر اور آے اوس بار اپنی اصلی صورت پر

فصل چھٹی بیان مین عذاب دوزخ کے۔ فرمایا حق تعالی نے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًا ؕ کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ؕ یعنی جو لوگ ہماری آیتون پر ایمان نہین لاے ڈالین گے ہم اون کو آگ مین جبکہ جل جاویگا اونکا پوست تو بدلے مین اوس کے پوست تازہ بناوین گے کہ عذاب چکھین اور بعضے بزرگون نے کہا ہی کہ ہر ایک ساعت مین سو بار پوست جلیگا اور نیا پوست سینے گا اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تمہاری آگ ایک حصہ ہی دوزخ کی آگ کے ستر حصّون سے اور فرمایا کہ دوزخ والون مین بہت ہلکا عذاب والا وہ ہی جس کے پیرون مین آگ کی جوتیان ہین جن سے اوس کا دماغ اوبلتا ہی جیسے دیگچی اوبلتی ہی اور وہ جانتا ہی کہ اپنے سے زیادہ کسی پر عذاب نہین ہی حالانکہ یہہ بہت ہلکا عذاب ہی اور فرمایا کہ حق تعالی پوچھیگا بعضے ہلکے عذاب والے دوزخیون سے کہ اگر دنیا کی پیاری چیز بدلے مین اس عذاب کے تم سے مانگتے تو تم کیا دیتے یا نہین تب کہین گے وہ لوگ کہ البتہ ہم دیتے تب فرماویگا حق تعالی کہ مین نے تو تمسے

اتنی ذرسیی بات چاہی تہی کہ تم میرے ساتہہ کسیکو شریک مت بناؤ سو تم نے نمانا اور
شریک بنایا اور فرمایا کہ ڈالی جاویگی دوزخیونپر بہوک پہر برابر ہوگا بہوک کا عذاب
دوزخ کے عذاب سے تو مانگین گے کہانا تو دیوین گے کہانا حلق مین پہنسنے والا
تو مانگین گے پانی تو دیوین گے نہایت گرم پانی لوہے کے آکوڑون مین کہ جلاویگا
مونہون کو اور پیٹ مین جا کر ٹکڑے کر دیگا جو کچہہ کہ پیٹ مین ہی پہر کہین گے
خزانچی کو دوزخ کے کہ پکارو خدا کو ہمارے لئے تو کہیگا کہ کیا نہین آئے تہے
تمہارے لئے پیغمبر تمہارے معجزون کے ساتہہ کہین گے کہ آئے تہے کہین گے
خزانے والے پس پکار لو اور نہین فائدہ پکارنے مین کافرون کے پہر کہین گے
مالک کو واسطے خلاصی کے کہیگا مالک کہ بیشک تم ہمیشہ رہنے والے ہو پہر بیچ
سوال جواب مین ہزار برس کا عرصہ گذریگا پہر کہین گے اے رب ہمارے غلبہ کیا
ہم پہر بدبختی ہماری نے نکال ہمکو اس سے اگر پہر کرین ہم تو بیشک بے انصاف
ہین پہر جواب آوے گا اونکو پڑے رہو اسمین اور بات مت کرو تب ناامید
ہو جاوین گے اور چلاوین گے اور آہ کرینگے اور افسوس کرینگے اور فرمایا دوزخ
مین ایک جنگل ہی جسکو ہبہب کہتے ہین رہین گے وہان سب غرور والے اور فرمایا
دوزخ مین سانپ ہین مانند موٹے اونٹون کے کہ کاٹیگا ایک اونمین کا ایسا کہ
ایذا پاویگا اوس کی چالیس برس اور بچہو ہین مانند پالان والے خچرون کے کاٹیگا ایک
اونمین کا ایسا کہ پاویگا سختی اوسکی چالیس برس اور فرمایا کہ جو رونی کہ ہمیشہ دنیا مین

بہت عیش مین تہا جب کہ ایک غوطہ دوزخ مین کہاویگا تو پوچہین گے کہ تو دنیا مین کچہہ
عیش بھی دیکہا تہا کہیگا قسم خدا کی کبھی کچہہ آرام نہین دیکہا تہا اور جو بہشتی کہ ہمیشہ
دنیا مین محنت مین تہا جب کہ ایکبار بہشت مین جاویگا تو پوچہین گے اوسکو کہ
کیا دنیا مین کچہہ محنت بہی اوٹہایا تہا تو کہیگا قسم خدا کی کبہی محنت نہین دیکہا اور فرمایا
بعضے دوزخی کو پکڑیگی آگ اوسکے ٹخنون تک اور بعضے کو پکڑیگی گھٹنون تک
بعضے کو کمر تک اور بعضے کو ہنسلی تک اور فرمایا کہ کافر کہینچیگا جیب اپنی زمین پر
ایک فرسنگ دو فرسنگ تک کہ کہندلین گے لوگ اوسکی زبان کو اور فرمایا کہ
صعود ایک پہاڑ ہے آگ کا کہ چڑہایا جاویگا کافر اوسپر ستر برس اور اوتارا جاویگا
اوسپر سے اوتنے ہی برس یعنی ہمیشہ دوزخ مین ہی رہیگا اور فرمایا کہ اگر ایک
ڈول دوزخیون کی پیپ سے ڈالا جاوے دنیا مین تو البتہ گندیدہ ہوجاوینگے
سب دنیا والے اور فرمایا کہ ای لوگو رویا کرو اگر نہو سکے تو بھی رولاؤ اپنے کو
کیونکہ دوزخی لوگ رودینگے دوزخ مین ایسا کہ بہین گے آنسو اونکے گویا
کہ چہوٹی ندیان ہین جب کہ موقوف ہوجادینگے آنسو او بہنے لگین گے لہو
پہر زخمی ہوجاوینگی آنکہین سو اگر کشتیان چلاوین اوسمین تو البتہ چلین گی اور
روایت ہی کہ فرماتے تہے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ڈراتا ہون
مین تمکو دوزخ سے ڈراتا ہون مین تمکو دوزخ سے پہر بار بار فرماتے تہے اسکو
یہانتک کہ گر پڑی چادر آپ کی جو آپ پر تہی حضرت کے پاؤن پاس روایت

ہوتی ہین یہہ چند احادیث کتاب سے مشکوۃ شریف کے بطریق اختصار کے

باب بارہوان

بیان مین فضایل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بیان مین اخبار اور علامات اور کرامات اور معجزات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ اسکی سات فصل ہین

فصل اول بیان مین فضایل کے - جاننا چاہیئے کہ فضایل اور اخبار نبوت اور علامات اور کرامات اور احوال اور معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حد سے شمار کی باہر ہین باوجودی کہ عالمون نے ہزارون کتابین مجلد اسکے بیان مین لکھی ہین لاکن کوئی انحصار نکرسکا چنانچہ ایک کتاب مین چار ہزار معجزے لکھے ہین لاکن لکھنے والا تمام معجزات کو بہی انحصار نکرسکا کیونکہ معجزات بہی بے نہایت ہین اور فضایل آپ کے تمام مخلوقات سے زیادہ ہین کہ جو جو فضایل تمام انبیا اور ملایک کو ہین سو سب آپ کو ہین اور سوائے ان فضایل کے جو عالی مراتب حق تعالی آپ کو عطا فرمایا ہے سو وہ کسیکو میسر نہین ہین جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْخَلْقَ ف یعنی اگر تمکو پیدا نہ کرتا تو خلق کو پیدا نہ کرتا

اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنی اللہ اور ملایک اوس کے صلوۃ بہیجتے ہین اوپر نبی کے ای ایماندار وصلوۃ بہیجو اوپر اون کے اور سلام - اس آیت شریف سے آپ کے فضایل اور عالی مراتب ظاہر ہین جب کہ حق تعالی آپ پر صلوۃ بہیجتا ہے

اور ملائکون پر اور تمام مومنون پر صلوٰۃ اور سلام کا حکم کیا ہی سو یہہ مرتبہ آپ ہی کو
ختم ہی اور فرمایا وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ف یعنی مین تکو دونو جہان
کے لئے رحمت بہیجا ہون اور تمام پیغمبرون کو اور سب خلایق کو گناہ کرنیسے
ڈرایا اور وعید عذاب سے فرمایا ہی سو قرآن مین ظاہر ہی لیکن قران مجید مین حقتعالے
آپ کے اگلے اور پچہلے گناہ معاف فرمایا ہی اور نعمت آپ پر تمام کیا ہی اور صراط مستقیم
اور فتح اور نصرت آپ کو عطا فرمایا ہی جیسا کہ سورہ انا فتحنا مین یہہ جو بیان ہوا سو
مذکور ہی اور فرمایا وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ف یعنی جس نے تابعداری
کی رسول کی سو تحقیق وہ شخص نے تابعداری اللہ کی کی اور فرمایا عَسٰی اَنْ
یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ف یعنی امیدوار رہو کہ جا بے دیوے تجہکو اللہ
اوپر مقام محمود کے۔ مقام محمود ایک مقام بلند ہی عرش مجید کے سیدہی جانب کو
وہان کسی مخلوق کو رسائی نہین ہی جب کہ اس مقام پر آپکو تمام انبیا اور ملایک دیکہینگے تو حسرت
کرینگے اوسوقت آپکا بلند مرتبہ معلوم ہوگا اور حق تعالی قرآن مجید مین فرمایا
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے لوگون مین سے کسی کے باپ نہین ہین ولیکن
وہ رسول اللہ کے ہین اور ختم کئے گئے تمام پیغمبرون کے ہین اور جانتا ہی اللہ
تمام چیزون کو یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو باپ کا نام مت لگاؤ رسول اللہ
بولا کرو۔ اور فرمایا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ
الی آخرہ یعنی تم بولو یا رسول اللہ کہ اگر تم اللہ کو دوست رکہتے ہو تو میری اطاعت کرو

دوست رکہے گا تمکو اللہ تعالی اور معاف کریگا تمکو تمہارے گناہ - اور سواے اسکے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل جو قرآن شریف مین اور توریت اور انجیل اور
زبور وغیرہ مین ہین اونکا شمار کرنا دشوار ہی اور یہہ بات ظاہر ہی کہ حق تعالی آپ کو
تمام پیغمبرون کا خاتم بنایا ہی اور حوض کوثر اور لواء حمد اور شفاعت کبری عطا فرمایا
اور نعمت اپنی آپ پر تمام کیا ہی چنانچہ آپ کی امت کے اولیاؤن کے کرامات ابتک
جاری ہین اور قیامت تک جاری رہین گے اور آپ نے فرمایا کہ مین نور سے
اللہ کے ہون اور تمام چیزین میرے نور سے ہین اور احادیث مین ہی کہ جب کہ
کوئی مخلوق نہ تہا تب حق تعالی اپنے نور مبارک سے آپکا نور بنایا اور مدت مدید
تک اپنی نظر رحمت مین رکہا بعد آپ کے نور سے تمام انبیا اور اولیا اور فرشتے
اور عرش اور کرسی اور لوح وقلم اور بہشت اور آسمان وغیرہ تمام مخلوقات کو
درجہ بدرجہ بنایا سو آپ کی ذات مبارک اصل تمام دونو جہان کی ہی اور باقی
سب فرع ہین اور فرمایا آپ نے کہ حق تعالی نے آدمؑ کے پیدا ہونے سے
پہلے مجھکو پیغمبری عطا فرمایا ہی اور مین محبوب خدا کا ہون اور قیامت کے دن
لواے حمد میرے ہاتہہ مین رہیگا اور تمام انبیا اور مخلوقات میرے لواے کے نیچے
رہین گے اور اول شفاعت کرنیوالا اور مقبول شفاعت مین ہون اور اول کہولنے
والا دروازہ بہشت کا اور کہلوانیوالا بہشت کا مین ہون اور اول داخل ہونیوالا
بہشت کا مین ہون اور بزرگ تمام بنی آدم کا مین ہون اور مجھکو کچہہ فخر نہین ہی

غرض جو بزرگی حق تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی تمام مخلوقات پر
عطا فرمائی ہی سو اسی چند آیات و احادیث سے ظاہر ہی

فصل دوم بیان مین اخبار نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخبار آپکی
نبوت کے بہت ہین بعضے انمین سے یہہ ہین کہ حق تعالی قرآن مجید مین فرمایا ہی کہ
مین نے روز میثاق مین پیغمبرون سے اقرار لیا ہی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
ایمان لانا اور اون کی مدد کرنا۔ یعنی اپنی امتون کو آپ کے نام مبارک و شمایل
منور سے اور تشریف لانے سے اور ختم رسالت کا مرتبہ پانے سے آگاہ کرنا
اور واسطے ایمان لانیکے تاکید کرنا چنانچہ آپکے پیدا ہونیکے آگے ہر ایک پیغمبر نے
اپنے اپنے زمانے مین اپنی امتون کو آپ کے نام اور شمایل اور خاتم رسالت
ہونیسے خبر دی ہی اور آپ پر ایمان لانیکے واسطے تاکید کی ہی چنانچہ توریت اور
انجیل اور زبور وغیرہ جو حق تعالی نے حضرت موسی اور عیسی اور داؤد پیغمبر وغیرہ
علیہم السلام پر نازل فرمایا ہی سو سب مین آنحضرت علیہ السلام کے فضائل اور شمایل
موجود ہین اگرچہ یہودی اور نصاری حسد سے وہ باتین چھپاتے لاکن اونمین نے
اہل انصاف انہین کتابون مین سے آپکی نشانیین دریافت کرکے ایمان لائے
چنانچہ اوسی زمانے مین یہود کے بڑے عالمون مین سے مانند حضرت عبد اللہ
ابن سلام اور اونکے متعلقین وغیرہ سے بہت خلایق ایمان لائے اور نصاری سے
مانند نجاشی بادشاہ حبش کے اور اکابر حبش کے اور سوائے انکے بہت خلایق

لائی اور اتنک سبب سے معجزات اور اخبار نبوت آپکے یہود اور نصاری او یہود
ان کے تمام ملتون کی خلایق ایمان لاتی ہین سوظاہر ہے اور علما قوم یہود کے
اور نصاری کے بیشتر آپکے پیدا ہونیکے توریت اور انجیل سے آپ کے فضایل
اور آپ کے آنے کی خبر دریافت کرکے لوگون کو خوش خبری دیا کرتے تھے
چنانچہ سابق مین مدینہ طیبہ ویران جنگل تہا یہود کے علما نے اپنی کتابون مین
دیکہا کہ پیغمبر آخر زمانے کے جن کے وصف توریت مین ہین وہ بعد پیغمبر ہونیکے
اپنا وطن چہوڑکر اس جنگل مین وطن بنا دینگے پس وہ علما اپنے بادشاہ سے
یہہ حال ظاہر کرکے التماس کرکے اوس زمین کو شہر بنا کر مدینہ نام رکہا اور
اپنا وطن کیا اور اون کے بڑے عالم نے ایک عالی عمارت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے واسطے بنا کر آنحضرت کے نام سے ایک عرضی لکہی اور اپنی
اولاد کو وصیت کی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہان تشریف لاوینگے
تو ان علامات سے پہچان کر یہہ عرضی اور یہہ مکان آنحضرتؐ کی خدمت مین دینا
چنانچہ بعد سیکڑون برس کے جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان تشریف
لاے تو ابو ایوب انصاری اوس عالم کی اولادون سے تہے سو آپکو انہین
علامات سے پہچان کر وہ مکان اور وہ عرضی آپکی خدمت مین گذران کر اپنے
تمام متعلقین کے ساتہہ مسلمان ہوکر تمام عمر خدمت مین حاضر رہے سو ظاہر ہے
اور سیکڑون برس آپکے پیدا ہونیکے پہلے اہل کہانت جو پیشین گوئی کرتے تھے

آپ کے آنے کی خبر دیا کرتے تھے اور سطیح کاہن جو سب کاہنون کا مقتدا تھا
اور آپ کے زمانے کی ابتدا تک زندہ تھا اوس وقت مین بادشاہ فارس نے
ایک خواب عجیب دیکھہ کر پریشان ہو کر اس سے تعبیر طلب کیا تب اوس نے
اوسکی تعبیر بیان کر کے مفصل کہدیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم انبیا
ہین آپکا دین تمام روے زمین مین سب دینون پر غالب ہوگا اور قیامت تک
قایم رہیگا اور ملک فارس وغیرہ اکثر ملک جہان کے مسلمانون کے حکم
مین رہین گے ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین پیشتر
پیغمبر ہونے آپکے دین یہودی اور نصاری کے بہت سے عالم آپ کو
دیکھکر حق تعالی کی کتابین توریت اور انجیل کے اخبار اور علامات سے
پہچان کر آپ کو پیغمبر ہونے کی بشارت دیتے رہتے تھے چنانچہ آپ بارہ
برس کی عمر مین ہمراہ قافلہ کے جانب ملک شام کے رونق افزا تھے بحیرا
راہب جو راہ مین مقام رکھتا تھا آپ کو قبل پیغمبر ہونے کے اپنی کتاب کے
اخبار اور علامات سے پہچان کر آپ کی خاطر سے تمام قافلہ کی مہمانی کیا
اور آپ کو پیغمبر ہونے کی بشارت دیا اور کہا کہ یہود آپ کو پہچانینگے اور حسد
سے ایذا پہنچا دینگے آپ کو ملک شام مین جانا مناسب نہین ہے پھر آپ کو
وطن مین روانہ کیا اور آپ کی پچیس برس کی عمر مین نسطورا راہب ملاقات
کیا اور قبل پیغمبر ہونے کے پیغمبر ہونیکے بشارت دیا اور بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا

جو دین عیسوی سے بڑی عالمہ تہی آنحضرت سے اخبار حق تعالی کی اگلی
کتابون مین دیکہکر جستجو رکہتی تہی اور راستے پر ایک بالا خانہ بنا کر اوس مین
دیکہتی رہتی جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے چچا صاحب ابوطالب کے ہمراہ
واسطے معاملہ تجارت کے اوس بی بی کے گہر تشریف فرما ہوے وہ بی بی
کو نظر آیا کہ دو فرشتے آپ کے سر مبارک پر سایہ کئے ہین اور تمام خلق کو
یہہ نظر آتا تہا کہ ابر آپ کے سر مبارک پر سایہ کئے ہوے آپ کے ہمراہ
چلا آتا ہی حضرت بی بی خدیجہ نے یہہ حال اور دوسری علامات نبوت کی
آپ مین دیکہکر ایک معتبر غلام کو آپ کے تعین کیا کہ آپ کی تمام علامات
اور احوال تحقیقات مین لا کر اطلاع دیوے جب کہ وہ غلام ایک مدت ہمراہ
رہا اور تمام کرامات اور علامات اور عجائبات دیکہے اور ظاہر کیا اور
حضرت نوفل جو اوس بی بی کے چچیرے بہائی اور دین عیسوی کے بڑے
عالم تہے اونہون نے بہی آپ کے اخبار اور علامات دریافت کر کے
آپ کے پیغمبر ہونے کی بشارت دی تب اوس بی بی نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے شادی اپنی کی القصہ اخبار اور علامات آپ کی پیغمبری
کے بہت ہین کہ شمار مین لانا تمام اخبار اور علامات کا بہت دشوار ہی
باوجودی کہ ہزارون کتابین لکہی ہین لاکن کسی سے انحصار نہو سکا اور نہو سکیگا

فصل تیسری بیان مین بعض علامات نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے

جاننا چاہیئے کہ علامات آنحضرت کی نبوت کے بیشمار ہین از انجملہ ہر ایک اخلاق
مین سے اور شمایل مین سے اور معجزات مین سے آپ کے علامات نبوت کے
ہین کہ بغیر آپ کے کسی کو میسر ہونا محال ہی جیسا کہ آگے اس کے فصلون
مین انکا بیان ہوگا یہان بعضے علامات بیان ہوتے ہین اخبار سے ظاہر
ہی کہ جب حق سبحانہ تعالی حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو نور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اونکی پیشانی مین چمکا یا پھر آدم علیہ السلام سے
وہ نور حضرت شیس پیغمبر کی پیشانی مین آیا جو حضرت آدم کے بڑے بیٹے
اور جانشین تھے پھر وہ نور جو بہتر حضرت آدم کی اولادون سے ہوتے
تھے اون کی پیشانی مین آتا تھا یہانتک کہ نسل بہ نسل حضرت عبد اللہ آنحضرت
کے والد ماجد کی پیشانی مین آیا اور جب کہ آپ حمل مین تھے اوسوقت
آپ کی والدہ ماجدہ کی پیشانی مین وہ نور ظاہر ہوا اور آپ کی والدہ
ماجدہ کو ایک شخص خواب مین یہہ خوشخبری اور حکم پہونچا یا کہ تمہارے
حمل مین ایسا شخص ہی جو سردار عالم کا ہی جب کہ وہ پیدا ہوگا تو اوس کا
نام محمد رکھیو - اور بوقت تولد ہونے آپ کے ایسا نور ظاہر ہوا کہ جس سے
آپ کی والدہ کو مکانات شام کے ملک کے نظر مین آئے اور بارھوین
تاریخ شہر ربیع الاول کو عام الفیل کے سال مین بوقت صبح صادق آپ
پیدا ہونے تو مہر نبوت کے ساتھہ پیدا ہوے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

اور تمام عالم آپ کے نور مبارک سے روشن ہوا اور بہت سے عجائب اور
کرامات اوس رات مین ظاہر ہوے از انجملہ ستارے آسمان سے اوترکر حرم
کی زمین سے قریب ہو گئے تہے گویا کہ زمین پر گر پڑینگے اور تمام بت
روے زمین کے اوس وقت سرنگون ہو گئے تہے اور یہہ بات گبرون کی
تاریخ مین بہی لکہی ہوئی ہی کہ وہ آگ فارس کی کہ گبر کی قوم اوس کو ہزار برس
سے روشن رکہتی تہی اور بہت محافظت کرتی تہی سو خاموش ہو گئی اور اوسی
رات کو ایوان نوشیروان بادشاہ فارس کا زلزلے مین آیا اور اوس کے
چودہ کنگورے گر پڑے نکتہ ستارون کے اترنے سے یہہ اشارہ تہا
کہ انوار زمین کے طرف متوجہ ہوے اور بتون کے سرنگون ہونے سے
یہہ اشارہ کہ بت پرستی موقوف ہو جاے گی اور آگ خاموش ہونے سے
یہہ کہ آتش پرستی گبرون کی باطل ہو جائیگی اور چودہ کنگورے نوشیروان
کے محل کے گرنے سے یہہ اشارہ کہ چودہ بادشاہ انکے خاندان مین اور
ہو کر جلد تلف ہو جاوینگے اور وہ سلطنت اسلام مین آویگی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور
جب کہ آپ کی دو برس کی سن شریف ہوئی آپ اپنے کوکا کے ہمراہ جنگل مین
تشریف رکہتے تہے کہ دو فرشتے آے اور آپ کو لٹایا اور سینہ مبارک کو تا بناف
چاک کیا اور دل مبارک کو نکالکر دہویا اور سکینہ سے کہ ایک چیز عالم قدس کی
مانند لپسی ہوئی ووا کے ہی بہر دیا اور پہر اوس کی جگہہ پر رکہہ کر سینے کو سی دیا

اور آپ کو کچھہ تکلیف نہین ہوئی پھر جب کہ عمر شریف دس برس کی ہوئی دوسری مرتبہ فرشتون نے سینۂ مبارک کو چاک کیا اور ویسا ہی عمل کیا تیسری مرتبہ قریب اترنے وحی کے یہی معاملہ ہوا چوتھی مرتبہ شب معراج مین اسیطرح عمل کیا

فصل چوتھی بیان مین حال معراج کے بطریق اختصار کے یہہ ہے کہ آپ جو نبوت سے مشرف ہو کر گیارہوان سال تھا اور آپ مکہ معظمہ مین امّہانی کے گھر مین رونق افروز تھے کہ بوقت شب سقف مکان شق ہوا حضرت جبرئیل تشریف لائے اور آپکو مسجد حرام مین لیگئے اور سینہ اور شکم مبارک چاک کیا اور دھویا اور دل مبارک کو ایمان اور حکمت سے بھرا اور براق پر سوار کیا اور اول مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین آپ کو پہونچایا وہان تمام انبیاؑ ونکی ارواحین حاضر تھین آپ نے سب کی امامت کرکے دو رکعت نماز پڑھی بعدہ ہر ایک نبی نے خطبہ پڑھا اور اپنی نعمتین بیان کین پھر آنحضرت صلعم نے بہت فصاحت سے خطبہ پڑھ کر اپنے فضایل اور ختم رسالت کا بیان فرمایا تب حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہم السلام نے انبیاؤن سے فرمایا کہ محمد صلعم کو ان فضایل سے تمپر بزرگی ہے پھر جبرئیل نے آپ کو براق پر سوار کیا وہ براق جتنی دور کہ آدمی کی نظر پہونچتی ہے اُتنی دور ایک ایک قدم مین طی کرتا تھا یہانتک کہ پہلے آسمان پر پہونچا یا حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوایا دربان آسمان کا جو فرشتہ ہے پوچھا کہ کون ہین کہا مین جبرئیل ہون کہا تمہارے ساتھہ کون ہین

کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہا کیا وہ بلاسے گئے ہین کہا ہان تب
فرشتہ نے دروازہ کہولا اور آپ کی تعریف اور توصیف کیا اور دعا دیا آپ
آسمان اول پر داخل ہوے وہان حضرت آدم علی نبینا وعلیہم السلام سے
ملاقات فرمائی اور سلام کیا اونہون نے جواب سلام کا دیا اور تعریف کی
اور دعا دی وہان بہت عجائبات دیکہے ازان جملہ حضرت آدم کی سیدہی جانب
گوری خوبصورت شکلین تہین کہ حضرت آدم جب اون کو دیکہتے خوش
ہوتے اور بائین جانب کالی اور بدشکلین تہین جب کہ اونکو دیکہتے غمگین
ہوتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی حقیقت جبرئیل سے پوچہی
اونہون نے کہا کہ سیدہی جانب نیک عمل بہشت والون کی صورتین ہین
کہ آپ اونکو دیکہکر خوش ہوتے ہین اور بائین جانب بداعمال دوزخیونکی
شکلین ہین کہ اونکو دیکہکر غمگین ہوتے ہین غرض وہان بہت عجائبات
اور بہت سے اسرار دیکہے بعد اوسکے دوسرے آسمان پر تشریف لیگئے
وہان حضرت عیسیٰ اور حضرت یحیی پیغمبر سے ملاقات فرمائی پہلے آسمان
جو جو معاملے دربان سے اور حضرت آدم سے عمل مین آئے تہے وہ تمام معاملے
عمل مین آئے اور ویسے ہی وہان کے بہت عجائبات اور اسرار نظر مین
آئے پہر تیسرے آسمان پر تشریف لیگئے وہان حضرت یوسف علی نبینا و
علیہم السلام سے ملاقات فرمائی پہلے آسمان کے تمام معاملے وہان بہی

عمل مین آئے وہان سے چوتھے آسمان پر تشریف لیگئے وہان حضرت ادریس
علی نبینا وعلیہم السلام سے ملاقات فرمائی اور وہی معاملے عمل مین آئے پہر پانچوین
آسمان پر تشریف لیگئے وہان حضرت ہارون علی نبینا وعلیہم السلام سے ملاقات
فرمائی پہر چھٹے آسمان پر رونق افروز ہوئے وہان حضرت موسی علی نبینا وعلیہما
السلام سے ملاقات ہوئی بعدہ ساتوین آسمان پر زینت افزا ہوئے وہان
حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہما السلام سے ملاقات فرمائی اور بموجب معمول
ہر ایک آسمان کے تمام معاملے عمل مین آئے حضرت ابراہیم کو سلام کیا اونہون
نے جواب سلام کا دیا اور تعریف کی اور دعا دی حضرت ابراہیم بیت المعمور کی
پیٹھ لگائے ہوئے بیٹھے تھے بیت المعمور ایک مسجد ہی کہ ہر روز ستر ہزار
فرشتے اوسکا طواف کرکے جاتے ہین جو ایک بار طواف کئے وہ دوسری
بار نہین آتے ہین دوسرے روز دوسرے ستر ہزار فرشتے آتے ہین
ہر روز یہی معمول ہی غرض ہر ایک آسمان پر بہت عجائبات اور بہت اسرار نظر مین
آئے بعدہ آپ سدرۃ المنتہی کے پاس تشریف لیگئے وہ ایک درخت عظیم ہی
بیری کا جسکے پتے ہاتی کے کان سے بڑے اور جسکے پہل مٹکون سے
بڑے ہین اوسپر بیشمار فرشتے مانند سونیکے پتنگون کے ہین وہان حضرت
جبرئیل ٹھیر گئے اور فرمایا کہ اگر مین یہان سے آگے جاؤنگا تو نور سے
تجلی کے میرے پر جلجاوینگے وہان حق تعالی نے آپ کی سواری کے واسطے

رفرف عطا فرمایا وہ مانند تخت جواہر نگار سے کے تہا کہ روشنی اوسکی آفتاب کی
روشنی پر غالب تہی اوسپر مسند سبز زرنگار نورانی تہی وہ رفرف تمام حجابات نورانی
سے کہ ہر ایک حجاب دوسرے حجاب سے نہایت دور تہا گذار دیا وہانکے
بے نہایت اسرار اور عجائبات معائنہ فرمائے بعد اوسکے کرسی پر پہونچے
وہانکے اسرار ملاخطہ فرماتے وہانسے عرش مجید تک تشریف فرما ہوے
وہانکے اسرار اور عجائبات جو کسیکو معلوم نہین سو آپ کو ظاہر ہوئے وہان
آپ کو حق سبحانہ تعالی سے ایسا قرب حاصل ہوا جو کسی ملک مقرب اور نبی
مرسل کو حاصل نہ ہوا اور نہ ہوگا حق سبحانہ تعالی نے آپ سے کلام بلا واسطہ
فرمایا اور دیدار مبارک سے مشرف فرمایا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
الہام سے حق سبحانہ تعالی کے کہا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبَاتُ
یعنی سب عبادتین زبانی اور بدنی اور مالی اللہ ہی کیواسطے ہین۔ پہر اللہ تعالے
جل جلالہ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ یعنی
سلام تمپر اے نبی اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی پہر آپ نے کہا اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ یعنی سلام ہمپر اور خدا کے نیک
بندونپر تب فرشتون نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی لائق عبادت کے
نہین سواے اللہ کے اور گواہی دیتے ہین ہم کہ محمد بندے اوسکے ہین

اور رسول ادسکے ہین تحتہ آپ کا التحیات کہنا مانند آداب بجالانیوالے لیکے ہو
اور حق تعالی کا سلام کہنا مانند سلام بھیجنے کے ہوا اور دوسری مرتبہ آپکا السلام
علینا آخر تک کہنا مانند سپارش کرنا مقرب درگاہ کا حق مین غریبون کے ہوا
اور ملایکون کا شہادت کہنا مانند تعریف کرنے بادشاہ کے اور اوس کے
مقرب کے ہوا جب کہ نماز مومنون کی معراج ہے اس لئے حکم ہوا کہ قعود مین
یہہ سب عبارت پڑہی جاوے پہر حق تعالی نے تمام بڑی نعمتون سے اور
بڑے اسرارون سے آپ کو مشرف فرمایا لاکن سواے حق تعالی کے اور
آپ کے وہ کسیکو معلوم نہین ہین لاکن جو احکام کہ ظاہر ہوے انمین سے
پچاس نمازین رات دن کی اور چہہ مہینے کے روزے آپ کی امت پر
فرض فرمایا غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد مشرف ہونے تمام مراتب
اور مقاصد سے جب کہ مراجعت فرمائی تو آسمان ششم پر حضرت موسی علیہ
السلام سے ملاقات فرما کر احوال فرض ہونے نمازونکا بیان فرمایا تو حضرت
موسیٰ نے فرمایا کہ تمہاری امت سے یہہ عبادت نہو سکے گی تم پہر جاو اور حق
تعالی سے تخفیف عبادت چاہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر تشریف لیگئے
اور حق تعالی سے تخفیف عبادت کا التماس کیا حق تعالی نے دس نمازین
تخفیف فرمائین آپ پہر آے اور حضرت موسی سے بیان فرمایا پہر حضرت موسیٰ
نے آپکو واسطے تخفیف کے بہیجا پہر دس نمازین تخفیف ہوئین اسیطرح

آنحضرت نے چند مرتبہ واسطے تخفیف کے التماس کیا یہانتک کہ پانچ نمازین اور ایک مہینے کے روزے باقی رہے اور چالیس پانچ نمازین اور پانچ مہینے کے روزے معاف ہوئے پہر آپ کے روبرو تین پیالے لائے ایک مین دودہ اور ایک مین شہد اور ایک مین شراب تہی آپ نے دودہ کو پسند فرمایا حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ آپ نے فطرت اسلام کو اختیار فرمایا آپ کی امت کو یہہ بہت مبارک ہی پہر آپ نے بہشت اور دوزخ کی سیر فرمائی اور بہت عجائبات ملاحظہ فرمائے جن کے ذکر سے کتابین بہری ہوئی ہین پہر جب کہ مکان مین تشریف فرما ہوئے تو بستر مبارک گرم تہا حضرات صوفیہ کا قول ہی کہ معراج مین جانا آپکا عالم آخرت کی قسم سے ہی اور عالم آخرت مین بہت بڑی گنجایش ہی ایک لمحہ مین سیکڑون برس کے کام ہو سکتے ہین غرض صبح کو اپنے وہ حال بیان فرمایا کفار ٹہٹہ کرنے لگے اور بعضے ضعیف الایمان مرتد ہو گئے اور بعضون نے ابابکر صدیق کو کہا کہ تم اب بہی محمد کو سچا کہوگے کہ وہ تو ایسا اور ایسا کہتے ہین ابابکر صدیق نے کہا کہ اگر وہ یہہ بات کہتے ہین تو بیشک سچے ہین اور آپکے حضور مین جاکر احوال معراج کا سنکر بخوبی تصدیق کیا اس سبب سے انکا لقب صدیق ہوا اور کافرون نے کہا کہ آسمان کا حال ہمکو معلوم نہین مگر بیت المقدس کو ہم نے دیکہا ہی اگر تم وہان گئے ہو تو نقشہ بیت المقدس کا اور شرح اوسکے مکانات کی تو بیان کرو آپ نے بنظر غور نہین

دیکھی تہی یا ذتہما حق تعالی سے نے بیت المقدس کو آپکے سامنے کر دیا آپنے دیکھکر سبھوں بیان فرمادیا تب وہ کافر لاجواب ہوے - جاننا چاہیئے کہ معراج کے احوال ایسے بہت ہین کہ بڑی کتابون مین اون تمام احوال کی گنجایش نہین ہی یہان واسطے تبرک کے چند کلمہ لکہے گئے

فصل پنجم بیان مین معجزات شریف کے - جاننا چاہیئے کہ معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے نہایت ہین کہ حق تعالی آپ کو تمام پیغمبرونکے معجزے عطا فرمایا اور زیادہ ادن سب معجزون سے آپ کو ہر وقت ایک نیا معجزہ عطا فرمایا جن کا شمار مشکل ہی اور سواے اسکے آپ کی امت کے اولیاؤن کی کرامات بہی مانند لگلے پیغمبرون کے معجزونکے ہین جو آپ کے زمانہ سے آج تک جاری ہین وہ بہی آپ کے معجزون مین داخل ہین کہ آپ کی آل سے اور آپ کے دین سے فیض پاے ہین سو وہ کرامات بہی بیشمار ہین جیسا کہ ظاہر ہی از انجملہ ایک معجزہ آپکا قرآن شریف ہی باوجودی کہ آنحضرت اُمّی تہے یعنی کچہہ پڑہے اور لکہے نہین تہے اس حال پر حق تعالی نے ایسا قرآن آپ پر نازل فرمایا کہ اس ایک کتاب کے معجزات کو شمار کرنا بہت دشوار ہی اور ان تمام معجزات مین سے ایک معجزہ مشہور و معروف یہہ ہی کہ حق تعالی نے اسی قرآن مین فرمایا ہی کہ اگر تمکو شک ہی کہ یہہ قرآن میرا کلام نہوگا تو تم بہی موافق ایک سورہ کے بناو لیکن تم نہین بنا سکوگے اور فرمایا کہ اگر جنات

اور انسان جمع ہوویں کہ مانند اس قرآن کے بناویں تو بھی نہیں بنا سکینگے
اگرچہ ایک دوسری کی مدد کریں۔ سو کفاروں نے خدا کی بات باطل
کرنیکے واسطے ہزاروں عالمونکو اور شاعرونکو اور ہنروالونکو جمع کیا اور بہت
دولت خرچ کی لاکن ابتک ایک سورہ یا ایک آیہ بھی نہیں بنا سکے اور آج تک
یہہ شرط موجود ہی اور یہی آزمایش جاری ہی جو کوئی چاہے سو آزمایش کریو
اور قرآن شریف مین چھی ہزار چھہ سو چھیاسٹھہ آیتیں ہیں اور ممکن نہیں کہ
تمام خلایق ملکر ایک آیت بنا سکیں تو ہر ایک آیت ایک بڑا معجزہ ہوا اس حساب
سے چھہ ہزار چھہ سو چھیاسٹھہ معجزے قرآن شریف مین موجود ہیں اور دوسرا
معجزہ قرآن شریف کا یہہ کہ قرآن مجید ایک مختصر کتاب کے مانند ہی اور اگلے
پیغمبرونکو حق تعالی نے بہت بڑی کتابیں عطا فرمائی تہیں مانند توریت اور
زبور وغیرہ کے لاکن اس مختصر میں سابق کی کتابوں کے احکام اور نصایح
وغیرہ اس طرح نازل فرماے گویا اون بڑی کتابوں کی یہہ مختصر کتاب تفسیر ہی
اور سواے اس کے ہر ایک زمانے کے پیغمبرونکے احوال اور معجزے
اور اونکی امتوں کے فساد اور اونپر عذاب نازل ہوا اور وہ ہلاک ہوے
سو مفصل بیان فرمایا ہی تیسرا معجزہ قرآن کا یہہ ہی کہ اسمیں غیب کے اخبار
بہت ہیں مانند پیدایش آسمان اور زمین کے اور پیدایش حضرت آدم علیہ
السلام کے اور ابلیس کی عداوت کے اور بہشت سے نکالنا اونکا اور

زمین پر اور خبر اصحاب کہف کی اور سکندر ذوالقرنین کی اور یاجوج ماجوج کی اور
سواے انکے بہت سے اخبار جو کسیکو معلوم نہین تہے سو بے نہایت ہین تفسیر
قرآن شریف کی دیکہنے سے معلوم ہوتے ہین اور سواے انکے اخبار آئندہ کے
در پیش آنیوالے بہت ہین جیسا کہ فتح ہونا ملک روم کا اور فتح ہونا مکہ معظمہ کا اور
فتح ہونا جنگ بدر کا اور قلعہ خیبر کا اور غالب ہونا دین اسلام کا تمام دنیا مین اور
خراب ہونا یہودیونکا اور اخبار آخری زمانے کے اور دجال کے اور سواے انکے
قیامت تک کے خبرین ہوجود ہین اور ہر ایک بات بموجب خبر دینے قرآن شریف
کے اپنے وقت پر ظاہر ہوئی اور ظاہر ہوتی چلی آتی ہے انکا احوال احادیث
اور تواریخ کی کتابون مین مفصل مرقوم ہے انشاء اللہ قیامت تک ہر ایک خبر اپنے
وقت پر ظہور مین آوے گی - اور سواے اسکے حضرت آدم علیہ السلام سے رحلت
کے وقت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے وقت تک جتنے
مذاہب کفر کے پیدا ہوے تہے سو وہ تمام مذہبون کا بیان اور ہر ایک مذہب انکے
باطل ہونیکی حجت قرآن مجید مین ایسی ہے کہ اگر تمام خلایق جمع ہووین تو وہ
حجت کو باطل نہین کر سکتے بلکہ وہ حجت مین کچہہ شبہہ ڈال نہین سکتے اور سواے
اسکے جو جو عمدہ علم اور ہنر ہین اصل وہ علمون کی قرآن مین ہین صاحبان کمال
جس علم اور ہنر مین کتاب بناتے تو ابتدا مین ایک دو آیتین قرآن مین سے لیے اس
علم کی لکہہ کر اوسکی تفسیر مین وہ علم کی کتاب لکہتے ہین چوتہا معجزہ قرآن شریف کا

یہہ کہ ہر ایک سورتے کے بلند مرتبون سے اور نہایت فائدون سے ہزارن مجلد کتابین بھری ہوی ہین ازانجملہ ایک سورہ الحمد کا تمام مرضون کی صحت کو اور مشکلون کی آسانی کو اور مرادون کے حاصل ہونے کو کافی ہی اور ہر ایک آیت مین بہت فائدے ہین کہ بعضی آیتون کی پڑہنے سے سحر و جادو کو حقتعالی دفع فرماتا ہی اور جنات اور شیاطین کی ایذا سے چہوڑاتا ہی اور بعضی آیات پڑہنے سے حقتعالی قید سے اور عذاب سے اور قتل ہونیسے اور قرض سے اور بیماریونسے نجات دیتا ہی اور مال اور اولاد عطا فرماتا ہی اور ہر ایک طرح کے مقصد کو عطا فرماتا ہی اور آخرت کے عذابون سے اور دوزخ سے نجات اور قبر مین راحت اور حشر مین عزت اور جنت اور دنیا مین اپنی محبت اور کرامت عطا فرماتا ہی اور پانچوان معجزہ یہہ ہی کہ قرآن مجید مین سیکڑون احکام ہین سو تمام خلق کو فواید دین و دنیا کے پہونچاتے ہین ابتک کسی ایک حکم مین نقصان خلق اور تبدیل اور تغیر ظاہر نہین ہوئی یہہ بہت بڑا معجزہ ظاہر ہی اسواسطے کہ صاحبان انگریز اور ہر ایک قوم نصاری اور یہود وغیرہ ہر ایک مدت مین تمام علما اور حکما کو جمع کرکے واسطے آرام خلایق اور انتظام ریاست کے ایک قاعدہ بناتے اور لاکہون روپیے خرچ کرکے اوسکو جاری کرتے پہر تہوڑی مدت مین اوسی قاعدہ سے نقصان ظاہر ہوتا ہی تب موقوف کرتے ہین اور دوسرا قاعدہ بناتے ہین اور کوئی ایک قانون کو برقرار نہین رکہہ سکتے ہین سو ظاہر ہے اور باوجودی کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم ظاہر کا نہ تہا اور کوئی رفیق آپکا نہ تہا سو آپ کی کتاب
کے احکامون مین سے کوئی ایک حکم مین نقصان اور خلل و رتبدل و تغیر ظاہر
نہوا اور انشاء اللہ تعالی قیامت تک ظاہر نہ ہوگا اگر کوئی شخص اس بات مین
انصاف کے ساتہہ غور کریگا تو حقتعالی سے امید ہی کہ اسکو ایمان کی ہدایت عطا فرمایگا
غرض قرآن شریف مین تمام نعمتین دین اور دنیا کی موجود ہین اوسکے معجزون کا
شمار نہین ہی اور سوائے اسکے قرآن شریف کے چار بطن ہین اور تمام علماء پہلے
بطن کے فضایل کے دریا مین سیر کرتے ہین نہایت اسکے فضایل کی کسیکو معلوم
نہین ہی اور باقی تین بطن مخفی ہین اونمین سے حقتعالی بعض اسرار کو جسکو کہ چاہتا ہی
اولیا اور انبیا سے اطلاع فرماتا ہی اور یہہ معجزہ ہمیشہ موجود ہی اور قیامت تک
باقی رہیگا انشاء اللہ تعالی اور دوسرا معجزہ آپکا جو دنیا مین موجود ہی اور قیامت
تک باقی رہے گا سو آپ کی آل اطہر ہین جنکے طفیل سے کروڑون اولیاء اللہ
ہوئے اور ہین اور رہینگے اور حضرت امام مہدی آپ کی آل سے ہین کہ آخری
زمانے مین جب کہ تمام دنیا کفر اور ظلم سے بہر جاوے گی تب اونکی ہدایت اور
عدل سے تمام دنیا اسلام اور عدل اور احسان سے معمور ہو رہیگی اور جب کہ
وہ اسلام اور عدل جاتا رہیگا تب دنیا فنا ہوگی اور قیامت ہوگی یہہ ایک معجزہ
تمام عالم کو قیامت تک گہیرا ہی اور کروڑون کرامات اسمین موجود ہین اور دوسرے
معجزات بیشمار ہین ازانجملہ ایک شب کفار نے کہا کہ اگر آپ برحق پیغمبر ہین تو چاند کو

انگلی

آسمان پر دو ٹکڑے کر دیجئے پھر آپ نے دعا کر کے اشارہ فرماتے ہی چاند
آسمان پر دو ٹکڑے ہو گیا جب کہ تمام خلق دیکھکر قایل ہوئے تب پھر آپ کی
دعا اور اشارہ کرنے سے چاند کے ٹکڑے مل گئے پہلے کے موافق غروب
ہو گیا اور یہہ حال اکثر ملکون مین نظر آیا اور کتابون مین لکھا گیا اور آپ کی دعا سے
آفتاب بعد غروب ہونے کے آسمان پر آیا اور شام تھی سو دن ہو گیا کہ ایک روز
عصر کے وقت سے مغرب تک آپ پر وحی اترتی رہی آپ کا سر مبارک حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کے زانو پر تھا حضرت علی ادب سے بیٹھے رہے یہانتک
کہ عصر کی نماز قضا ہو گئی جب کہ آپ وحی سے فارغ ہو کر حضرت علیؓ کی نماز کے
قضا ہونیسے مطلع ہوے دعا فرماتے ہی آفتاب مغرب سے پلٹ کر آسمان پر
ٹھہرا ہوا جب کہ حضرت علیؓ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تب غروب ہوا یہہ چاند
اور سورج کے دو معجزے جو بیان ہوے سو آسمان سے علاقہ رکھتے ہین تو
حکماؤن کا قول ہی کہ سوائے پیغمبر کے کسیکو آسمان پر تصرف ہرگز نہین ہوتا ہی
اور سوائے اسکے اخبار آگے آنیوالے قیامت تک کے جو آپ نے ارشاد
فرمائے سو ہر ایک خبر اپنے وقت پر ظاہر ہوئی اور ہوتی ہی جیسا کہ فرمائے کہ
حضرت عمار یاسر قتل ہونگے باغیون کے ہاتھہ سے پس ویسا ہی ہوا اور فرمائے
کہ حضرت علیؓ کو شقی ترین خلایق قتل کریگا اور حضرت امام حسینؓ شہید ہونگے اور
حضرت امام حسنؓ کی سبب سے دو جماعت مین مسلمانون کی صلح ہوگی اور خوارج

قوم ظاہر ہوگی اور ملک مصر کا فتح ہوگا اور ملک فارس فتح ہوگا اور خزانے مسلمانونکے
ہاتھہ مین آوینگے اور فرماے تھے کہ لڑائی بدر کی فتح ہوگی اور فلانے فلانے
شخص قتل ہوکے فلانی اور فلانی جاے پر اون کی میتان پڑی رہین گی اور
بعد میری رحلت کے مدینہ مین ایسے خونریزی ہوگی کہ احجار زیت پر یعنی بازار
کے کالے پتہرون پر خون بہیگا اور فرمایا کہ میری امت مین ستر پر تین فرقے
ہونگے اور سواے اسکے آپ نے بینہایت اخبار ارشاد فرماے سو تمام
اخبار ظاہر ہوے اور سواے اس کے جو قریب قیامت کے ظاہر ہونیکے
اخبار ہین سو وہ بہی اوسی وقت پر ظاہر ہونگے اور سواے اسکے حقتعالی
آپ کی زبان مبارک مین ایسی برکت عطا فرمایا تہا کہ جو دعا فرماتے تہے اور جو
بات زبان مبارک سے فرماتے تہے حق تعالی وہی بات ظہور مین لاتا تھا
جیسا کہ آپنے چچا حضرت عباس کی اولاد کے حق مین دنیا کی برکت کی دعا فرمائے
اونکی اولاد سے چہتیس پیڑیان روے زمین کی بادشاہت کئے اور خلیفہ کہلائے
اور آپ نے حضرت انس کے حق مین برکت مال اور عمر اور اولاد کی دعا
فرماے سو آپ کی دعا کی برکت سے حضرت انس کی عمر سیکڑون برس ہوئی
اور مال بے حساب اور اولاد سیکڑون ہوئی اور آپ نے ایک اندہے کو
دو رکعت نماز پڑہوا کے دعا فرمائی اوسی وقت بینا ہوا اور جب قحط ہوتا تہا
دعا کرتے اوسی وقت پانی برستا اور قحط دفع ہوتا اور آپ کی دعا کی برکت سے

حضرت عمر رض کہ آپ سے جنگ کرنے کو ہتیار لگا کے آے تہے اوسیوقت مسلمان ہوے اور آپ کی دعا سے حضرت علی رض کو گرمی اور سردی کا اثر کبہی نہ ہوا غرض آپ کی دعا سے بیمارون کو شفا ہوتی مشکلین آسان ہوتین مقصدین مرادین حاصل ہوتین وہ معجزات شمار مین لانا محال ہے اور یہہ ہر ایک معجزہ کتابون مین مفصل مرقوم ہے اور آپ کے دست مبارک کے اور لب مبارک کے معجزات بہی بے شمار مین چنانچہ چند عدد کہجور ایک تہیلی مین ڈال کے ابو ہریرہ رض کو عنایت فرماے تہے وہ رات دن اوسی کو کہا کے سیر رہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے سے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی خلافت تک اوسی تہیلی سے دو وقت رات دن مین کہاتے رہتے تہے حضرت عثمان رض کی شہادت کے روز بلوے مین وہ تہیلی چوری گئی اور جب کہ آنحضرت صلعم خندق تیار فرماتے تہے آپکا آواز مبارک فاقہ کشی کے سبب سے نہایت منصعف ہوا تہا حضرت جابر کی زوجہ نے چاہی کہ تنہا آپ کی ضیافت کری اسیواسطے ساڑہے تین سیر آٹا بہگائی اور ایک بکری کا بچہ ذبح کرکے اوس کا گوشت ہانڈی مین ڈال کے چولہے پر رکہی اور حضرت جابر کو کہی کہ آپ کو آہستہ دعوت کرو کہ کوئی ہمراہ نہ آوے جب آپنے دعوت سنی تب پندرہ سو آدمی خندق بنانیوالون کے ساتہہ تشریف لاے اور ہانڈی مین اور آٹے مین اپنا لب مبارک لگاے اور ہانڈی سالن کی چولہ پرہی رکہواتے اور روٹیان

بنا کر چادر کے نیچے رکھوائے اور ہر ایک کو دینا شروع کیے یہانتک کہ پندرہ سو
آدمی اور تمام گہر والے کہا کر شکم سیر ہوئے بعد ازان آپ تناول فرمائے
اور وہ روٹیان اور سالن جیسا کہ پہلے تہا ویسا ہی باقی رہا اور ایک وقت
تمام لشکر کا قوت سر گیا تہا آپ نے ہر ایک کے توشہ کے نیچے ہوئے چورے
منگوائے اور ایک چادر مین جمع کرکے اوسپر ہاتھ پہیر کر دعا برکت کی گئے
وہ چورونمین ایسی برکت ہوئی کہ تمام لشکر اپنے تمام برتن بہر کر لیگئے اور کہا کر
سیر ہوئے پہر حق تعالی علہ پہونچا کے شکر کیا اور ایک دن حضرت ابوطلحہ کی زوجہ
تہوڑی روٹیان بچے کے پہلو مین چہپا کے آپ کو بہیجی آپ مع اصحاب ابوطلحہ
کے گہر مین آئے اور وہ روٹیان چور کے گہی ملا کے دس دس
آدمی کو کہلانے لگے اسی آدمی بہر گئے اور تمام گہر والے ابوطلحہ کے اور
آپ شکم سیر ہوئے اور اولش بچا ہوا رہا اور جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بی بی زینب سے نکاح کرے حضرت انس رض کی والدہ ایک پیالہ مین تہوڑا سا
ملیدہ آپ کی خدمت مین روانہ کری تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اصحابون کو بلا کر کہلانا شروع کرے قریب ساڑہے تین سو آدمی وہ ملیدہ
کہا کے شکم سیر ہوئے اور ایک روز ام مالک نام ایک بی بی نے ایک
مشک روغن سے بہر کر آپ کی خدمت مین روانہ کری آپ نے وہ مشک سے
روغن لے لئے اور خالی مشک واپس بہیج دیئے حقتعالی نے آپ کی دعا کی برکت سے

وہ مشک کو روغن سے بہر دیا چنانچہ ام مالک چند سال تک ہر روز اوسی مشک سے
روغن نکالتے اور تمام گہر والون کو کہلاتے لاکن وہ مشک بھری ہوئی رہتی کبہی
خالی نہوتی تہی ایک روز گہر والون نے اوس مشک کو ایسا نچوڑے کہ ایک
قطرہ بہی روغن اوسمین باقی نرہا بعد اوسکے وہ مشک خالی رہی اور اوسمین روغن
نہین آیا تب ام مالک نے آنحضرت صلعم سے یہہ حال عرض کری آنحضرت نے
فرمائے کہ اگر اوسکو نہ نچوڑتے تو کبہی اوسکا روغن خالی نہوتا اور ایک روز ایک
صحابہ آپ سے کچہہ غلہ مانگا آپ نے عطا فرمائے وہ ایک باسن مین رکہا تہا
ہر روز تمام گہر والے وہ باسن سے غلہ نکالتے اور پکاکے کہایا کرتے اور وہ غلہ
ہمیشہ ویسا ہی رہتا تہا بعد بہت مدت کے ایک دن ایسا خالی کئے کہ اوس
باسن مین کچہہ نرہا اوس روز سے غلہ وہ باسن مین نہین بہرا آنحضرت سے عرض
کئے تب حضرت نے فرمائے کہ اگر تمام باسن خالی نکرتے تو ہمیشہ غلہ رہتا کبہی
باسن خالی نہوتا فقط غرض اسطرح کے معجزے بحساب ہین اور بہت ہین اسی سبب
شمار مین آنا نہین ہوتا ہی اور آپ جس خشک کنوے مین لعاب دہن مبارک ڈالتے
اوسی وقت پانی سے بھرجاتا اور جس چاہ مین پانی بدمزہ اور کہارا ہوتا آپکے
لعاب دہن مبارک سے شیرین اور خوش ذائقہ ہوجاتا بعضے احوال لکہے جاتے
ہین روایت ہی حضرت جابرؓ سے کہ جس روز لشکر حدیبیہ پر آیا بالکل پانی نتہا
خلایق پیاس سے بیتاب ہوگئی آنحضرت کے پاس آئی اوسوقت آپ کے

وضو سے بچا ہوا تہوڑا پانی ایک چہاگل مین تہا آپ نے دست مبارک اوس
چہاگل مین رکہے وہ چہاگل مین پانی آپ کی انگشتان مبارک سے نکلنے لگا اور
ابلنے لگا کہ پندرہ سو آدمی وضو کئے اور پانی پیتے اور تمام جانورون کو
پلائے اور مشکین بہرے یہہ واقعہ حدیبیہ پر واقع ہوا اور سوائے اسکے
جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ پر تشریف لائے تو وہان کنوان
خشک ہوگیا تہا آپ نے لعاب دہن مبارک اوسمین ڈالے اور ایک ساعت
خاموش رہے پہر فرمائے کہ اب اس چاہ سے پانی لیوین وہ چاہ ایسا بہرگیا
تہا کہ تمام لشکر کو کفایت کیا اور آج کے دن تک اوسمین پانی ہی اور روایت ہی
عوف رضؓ سے کہ ایک سفر مین خلایق نہایت پیاس سے بیقرار ہوئی آپ نے
حضرت علیؑ اور ایک صحابہ رضؓ کو فرمائے کہ پانی تلاش کرین اونہون کو جنگل مین
ایک اونٹ ملا کہ اوسپر ایک پکہال پانی کی اور ایک عورت بیٹہی تہی آنحضرت
کی خدمت مین لائے حکم صادر ہوا کہ پکہال سے پانی لیوین چنانچہ چالیس آدمی
سیراب ہوئے اور جانور پیئے مشکان بہر لئے لاکن وہ پکہال ویسی ہی
بہری ہوی تہی اور روایت ہی انس رضؓ سے کہ آنحضرت ایک قریہ مین تہے جسے
زورا کہتے ہین نہ ملا آپ کو پانی سوائے ایک باسن اور رکہے آپ نے اسمین
دست مبارک کو تو آپ کی اونگلیون مین سے اسقدر پانی نکلا کہ تمام خلایق جو
تین سو آدمی کے قریب تہے وضو کئے اور رکہے عبد اللہ مسعود رضؓ نے کہ ایک سفر مین

پانی نہ ملا تہا سو فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ڈہونڈو بچا ہوا پانی سو لائے
ایک باسن اُسمین تہوڑا پانی تہا سو رہے کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتہہ اپنا
اوسمین سو دیکہا مین نے کہ نکلتا تہا اونگلیون سے آپ کی پانی اور روایت ہی
ابوقتادہ سے کہ فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم چلوگے
آج دن کو اور رات کو اور پاؤگے کل کے دن پانی سو چلے لوگ دن سے
آدہی رات تک پہر اوترے حضرت کنارے راہ کے سب کے ساتہ
اور فرمائے کہ صبح کی نماز کی خبرداری رکہو پہر سو رہے آپ اور سب لشکر والے
پہر اول سب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ اوٹہے جب کہ دہوپ آنحضرت صلعم کی
پیٹہہ پر چمکی پہر فرمائے کہ سوار ہو سو چلے یہانتک کہ جب بلند ہوا آفتاب پہر
اترے اور منگوائے باسن وضو کا کہ اوسمین کچہہ پانی تہا اور وضو کئے حضرت نے
تہوڑے پانی سے اور رہا باسن مین تہوڑا پانی پہر فرمائے کہ سنبہال کے رکہو
ہمارے لئے یہہ پانی کہ عنقریب کچہہ حال ہونے والا ہی پہر اذان کہی بلال نے
اور نماز پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعت نماز فرض صبح کی اور سوار
ہوئے حضرت اور سوار ہوئی تمام خلایق سو جب کہ چڑہا دن اور بہت ہوئی گرمی
سو آئے لوگ پاس حضرت کے اور فریاد کرتے تہے پیاس کی کہ یا رسول اللہ
ہلاک ہوئے ہم فرمائے نہین ہلاکت تم پر پہر منگوائے وضو کا باسن اور حضرت
اس وضو کے باسن سے پانی ڈالتے تہے اور ابوقتادہ پانی پلاتے تہے

سو ہجوم کیا لوگون سے اوس باسن پر تب فرمائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیک کرو خلق کو قریب ہی کہ تم سب سیراب ہوجاوگے سو سیراب ہوے سب نے پھر پیا ہمین سے بعد سب کے پھر پیے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ اور پانی مین برکت ہونے کے اور کہا نے مین برکت ہونیکے معجزے بہت ہین شمار مین لانا مشکل ہی غرض جسپر دست مبارک لگتا اوسمین ایسی برکت ہوتی کہ وہ معجزہ ہوجاتا تہا اور سوا اس کے دست مبارک مین ایسے برکات تہے کہ جس بیمار پر لگادین اوسی وقت حقتعالی شفا عنایت فرماتا تہا جیسا کہ خیبر کی لڑائی مین سلمہ بن اکوع کے پانون کو ایسا زخم کاری لگا تہا کہ اہل لشکر نے کہا کہ کام اسکا تمام ہوچکا جب کہ آنحضرت کی خدمت مین اون کو لیگئے اونہون نے کہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفا چاہتا ہون آنحضرت دست مبارک پانون پر پہیرتے ہی ایسا درست ہوگیا کہ گویا کبہی زخم نہین ہوا تہا اور قتادہ بن نعمان کی آنکہہ لڑائی مین باہر نکلکر لٹکی ہوی تہی عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری آنکہہ اچہی کردیجیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماے صبر کرو تمہین بہشت ملتا ہی اور اگر تم چاہو تو آنکہہ کو اچہی کردیتا ہون اونہون نے عرض کیا کہ میری عورت عیب کریگی آپ میری آنکہہ اچہی کیجیے اور بہشت کے لیے بہی دعا کیجیے تب آپ نے وہ انڈے کو آنکہہ کے حلقہ مین رکہہ کے ہاتہہ پہیرے اوسی وقت آنکہہ اچہی ہوگئی گویا کبہی زخم نہین لگا تہا اور ایک صحابہ کی ہتیلی مین

غدود تہا سو آپ نے اپنی ہتیلی اوسپر رکہہ کے دبا دی وہ ہتیلی ایسی ہوگئی کہ کبہی
غدود نہ تہا اور عبداللہ بن عتیک جب کہ ابورافع کافر کو قتل کر کے نکلا اوسکے
بنگلے پر سے اترتے وقت گر پڑا اور پنڈلی کی ہڈی دو ٹکڑے ہوگئی جب آپکی
خدمت مین آے تو آپ ہاتہہ پہیرتے ہی پانون ایسا ہوگیا کہ کبہی درد نہین
ہوا تہا معجزہ ایک شب کفار آنحضرت کے قتل کے لئے آپ کے دروازہ
نگاہبانی کرتے ہوے بیٹہے حق تعالی اونکے مکر سے آپ کو اطلاع فرمایا جب
آپ حضرت علی رضہ کو اپنا ردا اوڑہا کے اپنے بستر پر سولا کے دروازہ کہول کے
باہر تشریف لاے حق تعالی کفارون کو اندہے اور بیہوش کردیا یہان تک کہ
آپ اون سبہون کے سرونپر تہوڑی تہوڑی خاک ڈالتے ہوئے حضرت
ابوبکر صدیق رضہ کے مکان پر جاکے اون کے ہمراہ ایک غار مین جاکے بیٹہے جبکہ
کفار ہوش مین آے تو آپ کو نہ پاے تب آپ کے پانون کے نشان پر وہ
غار تک آئے حق تعالی کے حکم سے غار کے دروازہ پر کبوتری انڈے
دی اور مکڑی جالے باندہی تہی کفار یقین کئے کہ آپ غار مین نہین ہین اسلیے
غار مین نہ گئے جب کہ غار کے اوپر چڑہے تو آپ اور ابوبکر رضہ کے مقابل او
روبرو کہڑے ہوے حضرت ابوبکر رضہ کہے یارسول اللہ اب یہہ ہمکو دیکہہ لیتے
ہین حضرت فرماے خدا ہمارے ساتہہ ہی خوف مت کرو حق تعالی کفارونکی
نگاہ سے آپ کو ایسا بچایا کہ باوجود روبرو کہڑے ہونیکے اور ڈہونڈنیکے

آپ کو کسی نے ہرگز نہیں دیکہا یہانتک کہ مایوس ہوکے دلانسے چلے گئے اور آپ کے ڈہونڈنیکو اور قتل کرنے کو ہر ایک سمت مین سوار و پیادے دوڑائے جب کہ آپ وہان سے مدینہ کو روانہ ہوے ایک سوار جس کا نام سراقہ تہا آپ کو راہ مین پایا اور گرفت کرنے کو آپ کے قریب آیا آپ دعا کرتے ہی زمین مین گڑنے لگا قریب تہا کہ اوس کا گہوڑا اور وہ تمام زمین مین غرق ہو جاوے کہ وہ پکار کے کہا کہ آپ دعا کیجیے کہ نجات پاؤن تو پہر یہان نہ آؤن اور جو کوئی ادہر آوے تو اوسکو راہ سے پہراؤن پہر آپ دعا فرماتے ہی زمین سے باہر آیا اور ہر ایک ادہر آتے ہوے کو راہ سے پہرایا بعد چند مدت کے آپ بہی شرف اسلام پایا اور روایت ہی حضرت جابر رض سے کہ ایک سفر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضاے حاجت کے لئے میدان مین نکلے وہان دو جہاڑ کہجور کے تہے آنحضرت ایک جہاڑ کی شاخ پکڑ کے کہے کہا مان میرا اللہ کے حکم سے وہ جہاڑ آپ کے ہمراہ ہوا پہر دوسرے جہاڑ کے پاس جاکر ایسا ہی فرماے وہ بہی تابعدار ہوا پہر فرمائے کہ تم دونو آپس مین مل جاؤ پہر وہ مل گئے جب آپ قضاے حاجت سے فراغت ہوے تب پہر ایک درخت اپنے مقام پر جا لگے کہڑا ہوا معجزہ روایت ہی حضرت عباس سے کہ حنین کی لڑائی مین غلبہ کئے تہے کفار پہر آنحضرت نے ایک مٹہی بہر کنکر لئے اور پہینکے اونپر اور فرماے کہ شکست کہائی کافرون نے قسم ہی

محمدؐ کے رب کی۔ پہر اوسی وقت شکست کہاے کفار اور فتح دیا اللہ مسلمانونکو
اور روایت ہے انس رضؓ سے کہ ایک شخص لکہتا تہا انحضرتؐ کے پاس سو مرتد ہوا
اور مشرکون مین ملا سو فرماے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ زمین
اسکی میت کو قبول نہ کریگی سو جب کہ وہ مرگیا سو زمین اوسکی میت کو قبر سے باہر
پہینک دی تہی ہرچند لوگون نے کئی بار دفن کئے زمین باہر ڈالتی رہی
اور روایت ہے انس رضؓ سے کہ انحضرتؐ جمعہ کا خطبہ فرماتے تہے عرض کیا ایک
شخص کہ دعا کیجیے واسطے پانی برسنے کے کہ قحط سے ہم ہلاک ہوگئے سو
آپ دعا فرماتے ہی ابر اوٹہا اور دوسرے جمعہ تک رات دن پانی برستا
تہا پہر وہی شخص دوسرے جمعہ کے دن کہا یا رسول اللہ ڈوب گیا ہمارا
مال اور گر پڑے ہمارے مکان پہر آپ دعا کئے اور فرماے ابر سے
کہ ہمارے اطراف برسا اور ہم پر نہ برسا پہر دہوپ نکلی مدینہ مین اور برستا
رہا پانی ایک مہینے تک اور روایت ہے جابرؓ سے کہ انحضرتؐ خطبہ پڑہتے
وقت ایک ستون سے مسجد کے تکیہ کرتے تہے جب کہ ممبر پر بیٹھے تو چلایا
وہ ستون قریب تہا کہ پہٹ جاوے پہر گلے لگاے انحضرت نے وہ ستون کو
اور فرماے کہ میری دوری سے یہہ ستون رویا اور روایت ہے سلمہ بن الکوع
سے کہ ایک شخص انحضرتؐ کے پاس بائین ہاتہہ سے کہایا سو فرماے اوسکو
کہ کہا سیدہے ہاتہہ سے کہا اوسنے مین نہین کہا سکتا فرماتے حضرت نے

کہ نہ کہا سکیگا تکبر سے نہین کہا یا تو نے پہر تمام عمر اوسکا سید ہا ہاتہہ کہانے کے
کام مین نہین آسکا روایت ہی کہ گہوڑا ابو طلحہ کا بہت سست اور کند رفتار تہا ایک
شب آپنے سوار ہوئے اور فرمائے کہ یہہ گہوڑا دریا ہی پس ایسا جلد ہوا کہ کوئی
گہوڑا اوس کے ساتہہ نہین جا سکتا تہا اور کہے حضرت جابر کہ لڑائی ہین مین
ایسے اونٹ پر سوار تہا کہ چل نہین سکتا تہا پہر خبر پائے آنحضرت آئے اور ہانکے
اوس کو اور دعا کئے پہر ہمیشہ سب کے آگے چلتا رہا پہر خریدے آنحضرت
مجہہ سے ایک وقیہ روپے کو پہر دیئے قیمت اوس کی مجہہ کو اور وہ اونٹ
بہی مجہے بخشدیے اور روایت ہی حضرت علی رض سے کہے کہ نکلا مین مکہ مین ساتہہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی سمت مین پہر سامنے نہ آیا حضرت کے کوئی
پہاڑ اور کوئی جہاڑ مگر وہ کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ اور روایت ہی یعلی
بن مرہ سے کہا کہ تین چیزین عجائب دیکہا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے سفر مین چلتے تہے کہ ایک اونٹ نے آنحضرت کو دیکہہ کر آواز کیا اور گردن
ڈال دیا پہر آنحضرت کہڑے ہوے اور اوس کے مالک کو بلاے اور کہے
بیچ اس اونٹ کو مجہے کہا مالک کہ آپ کو نذر کرتا ہون یہہ اونٹ پر معیشت ہی
ایک گہر والون کی تب فرمائے یہہ اونٹ شکایت کیا بہت کام لینے کی اور
چارا کم دینے کی سو اب تم نیکی کرتے رہو اس سے پہر چلے اور اوترے ایک
جاے پر پہر آرام کئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور آیا ایک درخت پہاڑتا

پہاڑتا ہوا زمین کو اور ڈہانک لیا آنحضرت کو پہر پلیٹ کر چلا گیا اپنی جاے پر پہر بیدار ہوے آنحضرت اور سنے حال درخت کا فرماے کہ وہ واسطے سلام کرنیکے آیا تہا جہیر اذن لیکے اپنے رب سے پہر چلے اور گذرے ایک پانی کے کنارے پس لای ایک عورت ایک اپنا لڑکا جو مجنون تہا پہر پکڑے آنحضرت ناک اوسکی اور فرماے باہر نکل پس تحقیق مین محمد ہون رسول اللہ کا پہر آگے لگ گئے پہر جب کہ پلٹے تو پوچہے آنحضرتؐ عورت سے لڑکے کے حال کو کہی قسم اللہ کی جب سے آپ گئے سو اب تک کوئی حرکت مکروہ نہین دیکہی لڑکے سے اور کہا ابن عباسؓ نے کہ لائی ایک عورت اپنے لڑکے کو آنحضرت کے پاس اور کہی اسکو جنون ہی پکڑتا ہی جنون وقت کہانے شام کے اوصبح کے پہر پہیراے آنحضرت دست مبارک اُسکے سینے پر اور دعا کئے پس قی کیا وہ لڑکا اور نکلا اوسکے پیٹ سے مانند کالے کتے کے بچے کے دوڑتا ہوا اور روایت ہی حضرت انسؓ سے کہ ایک روز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم غمگین بیٹھے تہے کافرون کے معجزے طلب کرنیسے اور رنجک لاے تہے سوائے جبرئیل اور کہے یا رسول اللہ کیا چاہتے ہین آپ کہ دکھلاؤن تمکو ایک معجزہ فرماے ہان پس دیکہے جبرئیل ایک درخت کو پہر کہے کہ بلاؤ تم اوس کو پس بلاے حضرت اوسکو اور کہڑا ہا روبرو حضرت کے پس کہا جبرئیل نے حکم کرو اسکو تا کہ پہر جاوے پس حکم کئے حضرت نے اوسکو پہر چلا گیا پس فرماے حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفایت ہی مجھکو کفایت ہی مجھکو اور روایت ہی ابن
عمر سے کہ تھے ہم ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی سفر مین پہر وہ
آیا آپ کے ایک جنگلی سو فرماے اوسکو آنحضرت نے کیا گواہی دیتا ہی کہ نہین
کوئی معبود سواے اللہ کے کہ وہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور محمد بندہ
اوسکا اور رسول اوسکا ہی عرض کیا اور کون گواہی دیتا ہی اس بات پر فرماے یہ
درخت کیکر کا پس بلاے اوس درخت کو آنحضرت پس آیا وہ درخت پہاڑتا ہوا
زمین کو اور کہڑا ہوا روبرو آپ کے پس گواہی طلب کئے آنحضرت نے اس
درخت سے تین بار پہر گواہی دیا وہ درخت تین بار کہا واقع مین ایسا ہی ہی
جیسا کہ آپ نے فرماے پہر چلا گیا اپنی جاے پر اور روایت ہی ابن عباس رض سے
کہ آیا ایک جنگلی پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا کس دلیل سے
جانون مین کہ تم رسول اللہ کے ہین فرماے کہ اگر بلاؤن مین اس خوشہ کو
اس کہجور کے درخت مین سے گواہی دیتا ہوا اس بات کی کہ مین رسول اللہ کا
ہون پہر بلاے اوسکو رسول خدا نے پہر لگا وہ خوشہ اُترنے کہجور کے جہاڑ
سے یہانتک کہ گر پڑا طرف نبی ؑ کے پہر فرماے آنحضرت نے کہ پلٹ کر جا
پس چلا گیا تب اسلام لایا وہ جنگلی اور روایت ہی ابی العلے اور شمرہ بن جندب رض
سے کہا کہ تھے ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نوبت بہ نوبت کہاتے
ایک بڑے پیالے لیکن صبح سے رات تک کہا کر اوٹہتے دس آدمی اور کہاتے بیٹہتے

دس آدمی سب کہے ابو العلاء نے ثمرہ بن جندب سے کہا خیرت پیالہ کو مدد کرتے
جاتے تھے یعنی بھرتے جاتے تھے کہ خالی نہیں ہوتا تھا کہا ثمرہ نے کس چیز سے
تعجب کرتا ہی تو کسی چیز سے مدد نہیں کیا جاتا تھا مگر آسمان سے یعنی غیب سے
بھرپور ہوتا جاتا تھا اور روایت ہی کہ آنحضرت وقت ہجرت کرنے مکے سے مدینہ کو گذر کیے
ام معبد کے خیمہ پر ہر چند گوشت و خرما خریدنا چاہے موجود نپاے ایک بکری
بہت دبلی اور بہت ضعیف بدحال جو مدت سے دودہ نہیں دیتی اور ضعف سے
بندی کے ہمراہ نہیں چل سکتی خیمہ مین تھی آپ نے فرماے اسکو دودہ ہی
ام معبد کہی وہ دودہ سے بہت دور ہی آپ نے فرماے کہ اذن دیتی ہی تو کیا
اسکا دودہ نچوڑون ام معبد کہی آپ نچوڑیں پس آپ نے بڑا باسن منگواے اور
اوسکے تہنون پر ہاتھ پھیر کے بسم اللہ کہکے دودہ نچوڑے اتنا بہت دودہ کہ
کہ ام معبد سیراب ہوگئی اور آنحضرت کے تمام ہمراہی اور آنحضرت دودہ پی کر سیراب
ہوگئے پھر دوسری بار بعد پہلی بار کے دودہ نچوڑے کہ دوبارہ باسن بھر گیا
ام معبد کے لئے چھوڑے اور ام معبد سے بیعت لیکے مدینہ کو تشریف
لیگئے اور روایت ہی کہ ایک جنگلی ایک نیول ہمراہ لیکے آیا اور کہا کہ اگر یہہ نیول
آپ کی نبوت پر گواہی دیوے تو مین دیتا ہون جب کہ آپ اوس نیول کی طرف
اشارہ کیے تو زبان فصیح سے کلمہ شہادت ادا کیا۔ اور بہت سے معجزات ہین
اور رسول نے آپ کے صحابہ کبار اور حیدر کرار اور ائمہ اطہار کے کرامات

سے نہایت اور تمام اولیاؤن سے کے کرامات جو آج تک ظہور مین آئے سو یہہ تمام
آپکے ہی معجزات ہین اور قیامت تک یہہ کرامات باقی رہین گے سو آپ کے ہی
معجزات ہین خصوصًا قرآن شریف کا معجزہ بھی یک باقی ہی اور قیامت تک باقی رہیگا
فصل چھٹی بیان اخلاق کریمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا حق تعالی نے
اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنی بیشک تمہارا خلق بہت بڑا عمدہ ہی جبکہ خدا تعالے
نے آپ کے خلق کو سراپا اور عظیم اور عمدہ فرمایا ہی تو قیاس کیا چاہیئے کہ کیسے عمدہ
اخلاق آپ کے تھے روایت ہی کہ ایک شخص نے ام المومنین سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اخلاق کی کیفیت پوچھا اونہون نے فرمائے کہ آپکا خلق قرآن تھا
یعنی جو اخلاق حمیدہ قرآن مجید مین حق تعالی فرمایا ہی آپ مین وہ تمام اخلاق موجود تھے
اور وضع آپ کی باوقار تھی جو شخص کہ پہلی مرتبہ آپ کو دیکھتا تھا تو ہیبت کہا تا پھر
جب آپ کی صحبت سے شرف حاصل کرتا اور بات چیت کرتا تو آپ کی محبت اسکے
دل مین آجاتی اور آپ ہر کسی سے جب کہ ملاقات کرتے تو پہلے آپ سلام کرتے
اور منتظر اس بات کے نہ رہتے تھے کہ وہ شخص سلام کرے اور آپ ہر ایک سے
کشادہ پیشانی کے ساتھہ اور مسکراتے ہوئے ملاقات کرتے اور کبھی آپ کی
زبان مبارک پر فحش یا کلام درشت جاری نہوتا اور جو کوئی آپ کو پکارتا لبیک یعنی
حاضر ہون اصحاب مین آپ کبھی پانون نہ پھیلاتے جس مجلس مین تشریف لیجاتے تو
کنارہ مجلس پر بیٹھہ جاتے قصد بالا نشینی اور صدر محفل کا نہ فرماتے اگر کوئی شخص آجاتا

ہاتھہ پکڑ لیتا جب تک وہ نچھوڑتا آپ نچھوڑاتے کبھی اور ایک راہ مین ایک جنگلی نے
آپ کی چادر پکڑکے ایسا زور سے کھینچا کہ آپ اوسکے سینہ پر پلٹ گئے اور آپکی
گردن مین چادر کا نشان پڑ گیا تب کہا ای محمد حکم کرکہ دیوین مجھکو خدا کے مال سے
جو تیرے پاس ہی تب مسکرائے حضرت نے اور حکم فرمایا اوسکو دینے کا
اور کسی شخص کو آپ اپنے ہاتھہ سے نہین مارے مگر جہاد مین اور اپنی ذات کے
لئے کبھی آپنے بدلا نہین لئے اور کسی پر غضب نہین کرتے تھے مگر جب کہ حدود
الٰہی سے تجاوز ہوا وسوقت مین خدا تعالی کے واسطے ایسا آپ کو غضب ہوتا
کہ کوئی تاب نہین لاسکتا تہا اور بڈہی عورتین جو آپ کو اپنے کام کے لئے
ساتھہ لے لیتین آپ ساتھہ ہو لیتے اور کام کر دیتے اور ایک یہودیکا آپ پر کچھہ
دین تہا بوعدہ معینہ ہنوز وعدہ منقضی نہین ہوا تہا کہ اوسنے آکے تقاضاے شدید
کیا جون جون وہ درشتی کرتا تہا آپ نرمی فرماتے تھے اوسنے کہا کہ تمہارے
خاندان مین ایسی ہی نادہندی چلی آتی ہی اس بات کو سنکے حضرت عمرؓ
بیتاب ہوگئے اوس یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ تو اگر اس مجلس شریف مین نہوتا
تو مین تیری گردن مارتا آپ حضرت عمر سے فرمائے کہ تمہین چاہیئے تہا کہ مجہہ
اوسکے لئے کہتے اور اوس سے تقاضاے نرمی کے لئے کہتے اوس کو
زجر نہین چاہیئے تہا جاو اوسکا قرض ادا کردو اور بیس صاع اوس سے جہگڑنے
کے زیادہ دو اوس یہودی نے یہانتک حال دیکہا اوسی وقت ایمان

لایا اور کہا کہ مین نے کتب سابقہ مین پیغمبر آخر الزمان کی صفت مین دیکہا ہی کہ جون
جون کوئی اونسے درشتی کرے وہ نرمی کرین مجہے اوس صفت کا امتحان
منظور تہا سو ویسا ہی پایا آپ بے شک پیغمبر آخر الزمان ہین آپ کی نرم خوئی
یہان تک تہی کہ اوسکی تعریف مین حق تعالی نے فرمایا فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ
لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ یعنی اللہ کی بڑی
مہربانی ہی کہ تم نرم خو ہوے مسلمانونکے لیئے اور اگر تم درشت خو سخت دل ہوتے تو بیشک لوگ
پریشان ہو جاتے تمہارے گرد سے اور برکت کے لیئے مدینہ کے لونڈی غلام
خادم برتن پانی کے لا کے درخواست کرتے کہ آپ دست مبارک اوسمین ڈالدین
آپ اونکی خاطر سے اگرچہ جاڑے کے دن ہوتے تہے اون کے برتنومین ڈالدیتے
باآنکہ بسبب سردی کے تکلیف ہوتی تہی مجلس مین اصحاب سے بے تکلف رہتے
اور اصحاب ہر جنس کی باتین جو خلاف شرع نہ ہوتین اگرچہ ظرافت کی ہوتین آپ کی
مجلس مین کرتے ایک صحابی نے آپ کی مجلس مین ذکر کیا کہ یا رسول اللہ مجہے تو
میرے بت نے خوب نفع کیا لوگ متحیر ہوے اونہون نے کہا کہ مین سفر کو جاتا تہا
مین نے پرستش کے لیئے ستو کا ایک بت بنایا راہ مین توشہ ختم ہو گیا مین نے
اوس بت کو توڑ کے کہایا سو مجہے تو بت نے یہہ نفع دیا ایسی باتین ہنسی کی مجلس
شریف مین مذکور ہوتی تہین آپ بہی کبہی مزاح یعنی ہنسی کی بات اصحاب سے فرماتے تہے
مگر سواے سچ کے نہین فرماتے تہے ایک شخص نے آپ سے سواری مانگا

آپ نے فرمایے کہ مین تیری سواری کو اونٹنی کا بچہ دونگا اوس نے عرض کیا کہ
مین اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کرونگا آپ نے فرمایے کہ اونٹ اونٹنی کے بچے نہین
ہوتے تو کس کے بچے ہوتے ہین سو یہہ بات سچی تھی براہ ظرافت آپ نے
اسطرح فرمایے ایک شخص تہا زاہر نام گانون مین رہتا تہا گانون کی چیزین بطور
ہدیہ کے حضور اقدس مین لایا کرتا تہا اور آپ اوسے شہر کی چیزین خرید کر دیا
کرتے تھے اور آپ نے فرمائے کہ زاہر گانون کا آدمی ہمارا ہی اور ہم شہر کے
رہنے والے اوسکے ہین ایک دن زاہر بازار مین کچھہ چیز اپنی بیچ رہا تہا آپنے
جاکے اوسکو پیٹھہ کے پیچھے سے اوٹھا لیے وہ غافل انجان تہا کہنے لگا کون
ہی چھوڑ دے جب اوس کو معلوم ہوا کہ آپ ہین تب پشت اپنی بدن مبارک سے
خوب ملادیا پھر آپ فرمایے کون مول لیتا ہی اس غلام کو زاہر نے کہا کہ قیمت
میری تو بہت کم ملے گی ۔ اونہون نے یہہ بات اسواسطے کہی کہ وہ سیاہ فام
تھے اور صورت اچھی نہ تھی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایے لیکن
خداتعالی کے پاس تم کم قیمت نہین یعنی تم بیش قیمت اور مقبول خدا ہو غرض
ایسی باتین ظرافت کی آپ واسطے خوش کرنے مسلمانون کے فرماتے تھے
اور آپ اپنے کام اپنے ہاتھہ سے کر لیا کرتے تھے جیسے اپنی بکری کا دودھ
دوہ لینا اور کام گھر کا کر لینا اور حضرت انس بن مالک آپ کے خادم تھے
وہ کہتے ہین کہ مین نے دس برس آپ کی خدمت کیا قسم ہی خدا کی کہ مین

اور حضر مین جسقدر کہ مین آپ کا کام کرتا تہا آپ میرا کام اوس سے زیادہ
کر دیتے تھے اور دس برس کے عرصہ مین آپ نے مجھکو کبھی جھڑکا بھی
نہین اور کبھی اُف نہین کہے اور کبھی یہہ نہ کہے کہ فلانا کام کیون نہین کیا
اور آپ واسطے تواضع کرنیکے سوار ہوا کرتے تہے کبھی خچر پر اور کبھی
دراز گوش پر اور بعضے وقت گہوڑے پر اور اونٹ پر اور آپ اصحاب کے
ساتہہ کام مین شریک ہو جاتے تھے ایک سفر مین اصحاب نے ایک
بکری ذبح کری اور آپسمین تمام کام تقسیم کر لئے ایک نے کہا کہ کہال کو مین
صاف کرونگا ایک کہا گوشت مین بناؤنگا ایک کہا مین پکاؤنگا آپ فرمائے
کہ مین لکڑیان جنگل سے لاؤنگا ہرچند اصحاب مانع ہوے آپ فرمائے
کہ خدا تعالی ناپسند کرتا ہی کہ آدمی اپنے رفیقون مین ممتاز ہو کر بیٹھے پھر
آپ جنگل سے لکڑیان اوٹہا کر لائے اور جب آپ مسجد کو جاتے تو اصحاب
بیٹھے رہتے اور کھڑے نہ ہوتے اسواسطے کہ آپ اونکو اجازت دیکے
تھے کہ کھڑے نہ ہوا کرین آپ شفقت کے سبب روادار نہ تھے کہ ہربار
کھڑے ہووین اور اونکو تکلیف پہونچے اور آپ مسکینوں سے بہت محبت
رکھتے تہے اور ہرایک غریب اور امیر اور غلام اور آزاد کی دعوت قبول کرتے
اور عزت والون کی توقیر فرماتے اور ہرایک سے اوسکے مرتبے کے موافق
معاملہ کرتے اور اپنے اصحاب کو بہت دوست رکھتے تہے جو بیمار ہوتا اوسکے

اوسکے دیکھنے کو جاتے اور غم زدونکے گھر واسطے ماتم پرسی کے تشریف لیجاتے
تھے اگر کوئی ہدیہ لاتا تو قبول فرماتے اور اکثر اوسکا بدلا بلکہ اوس سے زیادہ
بدلا کر دیتے اور نشست آپکی اکثر قبلہ رو ہوتی اور ہر ایک مجلس مین سو سو بار استغفار
کرتے اور نماز لمبی پڑھتے اور خطبہ چھوٹا پڑھتے اور بہت نمازان پڑھتے اور
تہجد مین ایسا قیام کرتے کہ قدم مبارک ورم کر جاتے لوگ عرض کرتے کہ
آپ اتنی محنت کسواسطے کرتے ہین خدا تعالی نے آپکے اگلے پچھلے گناہ
معاف کیا ہی آپ فرماتے کہ جب اللہ تعالی مجھپر ایسی عنایت کیا ہی تو کیا مین بندہ
شکر گزار نہون اور شکر ادا نہ کرون اور آپ جب ہنستے تو مسکراتے کبھی آواز سے
نہین ہنستے تھے اور بات ایسی فرماتے تھے کہ سننے والا اچھی طرح
سے سمجھ لیوے اکثر بات کو تین تین بار مکرر فرماتے کہ سننے والا خوب
سمجھے اور ہر ایک سے اوسکی سمجھ کے موافق بات فرماتے اور اللہ تعالی آپ کو
ایسا کلام عنایت فرمایا تہا کہ اوسکی عبارت تھوڑی اور معنی بہت ہون جیسا کہ آپنے
فرمایے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی سب عمل موافق نیت کے ہین
یعنی جیسی نیت ہوگی ویسا ہی عمل کا پہل ملیگا اس حدیث سے سیکڑون مسئلے
دین کے اور دنیا کے نکلتے ہین اور عالمون نے ایک دفتر اسکی شرح مین
لکھے ہین اور فرمایے مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ
یعنی آدمی کے اسلام کی خوبی اس بات مین ہی کہ جس بات مین کچھ فائدہ نہو

نہ کرے فقط یہہ حدیث ہی سیکڑون امور دینی اور دنیوی مین کام آتی ہے اسیطرح
بہت سی حدیثین ہین اور شجاعت اور سخاوت مین آپ سب سے غالب تھے
شجاعت کا یہہ حال تہاکہ جنگ حنین مین جس وقت کہ ابتدا مین لشکر کو ہزیمت
ہوئی تھی آپ نے دلدل کو آگے بڑہاے اور رجز پڑہنے لگے آنَا النَّبِيُّ
لَا كَذِبْ آنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ یعنی مین نبی ہون جہوٹ نہین مین بیٹا عبد المطلب
کا ہون اور جو جگہ زیادہ خوف کی لڑائی مین ہوتی آپ وہین کہڑے ہوتے اور
صحابہ لوگ آپ کی پناہ لیتے اور سخاوت کا یہہ حال تہاکہ کسی وقت کسی سوال کرنیوالے
کو نہین کا لفظ نہین فرماتے تھے بلکہ حتی المقدور اوسکا مطلب پورا کرتے تھے اور
جو نہو سکتا تو نرمی اور خوش اخلاقی سے جواب دیتے تھے اور ایسا خرچ کرتے
کہ فقر اور ناداری سے ہرگز خوف نہین کرتے یہانتک کہ بعض کفار جیسے صفوان
بن امیہ بسبب آپ کی سخاوت کے مسلمان ہوگئے اونکے حق مین آپ کی سخاوت
ہی معجزہ ہوگئی صفوان نے کہاکہ غیر نبی سے ایسی سخاوت ممکن نہین ہے اور سب
عادتون مین تواضع اور فروتنی کیا کرتے کہانے پینے مین نشست غریبونکی
طرح سے کبہی تکیہ لگا کے نہ کہاتے اور فرماتے کہ مین بندہ ہون بندون کی طرح
کہاتا ہون اور کہانے کو کبہی برا نکہتے پسند ہوتا تو کہا لیتے نہین تو اوٹہا دیتے
اور دودہ اور شیرینی اور گوشت پسند فرماتے بکری کے دست کا گوشت آپکو
بہت پسند تہا مرغی کا گوشت بہی آپ نے کہاے ہین اور بسم اللہ کہکر کہاتے

اور ہر کام کو بسم اللہ سے شروع کرتے اور سیدہے ہات سے کہانا کہاتے
اور بائین ہات سے استنجا اور ناک جہاڑنا وغیرہ کیا کرتے تہے جس چیز مین بو
بد آوے جیسا کچا لہسن یا کچی پیاز وغیرہ اوسکو نہ کہاتے اور ناپسند فرماتے
اور مسواک کو بہت دوست رکہتے اسواسطے کہ باعث ہی صفائی اور لطافت
کا اور سواری مین آپ کو گہوڑا بہت پسند تہا دست مبارک گہوڑے کی پیشانی
پر پہیرتے اور فرماتے کہ گہوڑے کی پیشانی سے برکت بندہی ہی اور
نہ سنا کسی نے آپ سے کوئی بیہودہ بات اور نہ لعنت اور نہ گالی لاکن
غصہ کرنیکے وقت فرماتے کیا ہوا ہی اسکو خاک آلودہ پیشانی اسکی فقط
ایک دن کسی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بد دعا کیجیے مشرکون
کے حق مین تب فرماے کہ مقرر مین نہین بہیجا گیا ہون لعنت کرنے والا ولیکن
بہیجا گیا ہون واسطے رحمت عالم کے۔ اور تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بہت حیا والے جب دیکہتے کوئی ناپسند کام کو تو پہچانی جاتی شرم چہرہ
مبارک سے آپ کے مذکور ہوئین یہہ احادیث کتاب مشکوۃ شریف
کے اور اخلاق کریم آپ کے ایسے ہی نہایت ہین کہ سیکڑون کتابین اسکے
بیان سے بہری ہوئی ہین لاکن شمار کرنا تمام اخلاق کریم آپکا دشوار ہو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ بِاَفْضَلِ الصَّلَوَاتِ اَتَمِّهَا وَاَكْمَلِهَا

فصل ہفتم بیان مین شمائل مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے

مشکوۃ شریف وغیرہ معتبر کتابون سے کہ قد مبارک آنحضرت صلعم کا میانہ تہا نہ بہت لانبا
تہا اور نہ بہت کوتاہ تہا لاکن فی الجملہ لمبائی سے قریب تہا اور جس مجمع مین آپ
کہڑے ہوتے تہے سب سے بلند معلوم ہوتے تہے یہہ آپکا معجزہ تہا
اور رنگ مبارک سرخ وسفید تہا اور ساتہہ نمکینی اور ملاحت کے تہا بعضی روایات
مین آیا ہی کہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے پوچہین کہ آپ زیادہ
خوبصورت ہین یا حضرت یوسف علی نبینا وعلیہم السلام آپ نے فرمایا کہ آنا
آملح و اخی یوسف اصبح یعنی مین گورا نمکین ہون اور بہائی یوسف خوب
گورے تہے - اہل نکات کہتے ہین کہ نمک کہانے کو بامزہ کرتا ہی اور دوسری
چیزون کو اپنا مزہ دیتا ہی جب کہ حق تعالی کو منظور تہا کہ آپ کے فیض سے ایک
عالم کو صاحب معرفت کرے اس لیے آپ کے رنگ مبارک مین ملاحت
عنایت فرمایا کہ ظاہر نشان باطن کا ہوتا ہی اور سر مبارک بڑا تہا اور موے مبارک
خوب سیاہ تہے اور نرم تہے تہوڑے بہرے ہوے تہے نہ بہت گہونگروالے
نہ سیدہے کہڑے ہوے کبہی دوش مبارک تک ہوتے اور کبہی نرمہ گوش تک
ہوتے اور بالون کو آپ دونو طرف سے صاف کرتے جیسا مانگ سر مبارک
مین ظاہر ہوتی اور گوش مبارک نہ بہت بڑے تہے کہ بدنما ہون اور نہ چہوٹے
تہے متوسط خوشنما تہے اور پیشانی مبارک کشادہ کہلی ہوئی روشن تہی ابروے
مبارک باریک تہی کمان کی صورت پر ملی ہوئی معلوم ہوتی تہی اگر ملی ہوئی نہ تہی

دیکہہ فرق تہا دونون ابرو کے درمیان مین ایک رگ تہی کہ غصے کے وقت
پہولجاتی تہی اور چشمان مبارک بڑی تہین اور سفیدی مین سرخی ملی ہوئی تہی اور
پتلیان خوب سیاہ تہین اور بغیر سرمہ لگائے کے ایسا معلوم ہوتا تہا کہ سرمہ
لگا ہوا ہے اور مژگان شریف بڑی تہین اور خوب صورت تہین اور رخسار مبارک نرم تہے
پر گوشت تہے لیکن نہ پہولے ہوے اور نہ دبے ہوے بینی مبارک بلند اور
نورانی تہی دہن مبارک بڑا تہا لیکن نہ بہت فراخ تہا کہ بدنما معلوم ہووے لبہاے
مبارک بہت خوبصورت تہے دندان مبارک سفید و روشن تہے بوقت کلام
نور آپ کے دانتون سے نکلتا معلوم ہوتا تہا اور بوقت تبسم کے چمک مانند بجلی
کے معلوم ہوتی تہی اور دندان مبارک مین کشادگی تہی آگے کے دانتون مین
کہڑکی تہی باتان کرتے وقت اوسمین سے نور نکلتا ہوا ظاہر ہوتا تہا اور چہرہ
مبارک نہ لانبا تہا نہ ایسا گول کہ بدنما ہو لاکن مانند چودہوین رات کے چاندکے
درخشان بلکہ چودہوین رات کے چاند کی خوبی آپ کے چہرہ مبارک کی خوبی
کو نہین پہونچتی تہی چنانچہ حضرت جابرؓ نے کہا کہ مین نے چاندنی رات مین حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک کو دیکہتا تہا اور چاند کی طرف
دیکہتا تہا سو قسم ہے اللہ کی کہ چہرہ مبارک چاند سے اچہا تہا اور ریش مبارک بہری
ہوئی تہی گہنے بال سینے کو پر کرتے تہے اور گردن مبارک بہت خوبصورت
تہی جیسے مورت کی گردن سانچے مین ڈہلی ہوتی ہے خوب صاف و شفاف تہی

اور دوش مبارک پُر گوشت خوبصورت تہی اور دونون کندہونمین فرق تہا اور دست
مبارک لمبے تہے اور جوڑ ہاتون کے اور کندہون کے بڑے قوی اور مضبوط
تہے بلکہ سارے بدن مبارک کے جوڑ ایسے ہی تہے اور کفِ دستِ مبارک
پر گوشت اور بہت کشادہ اور بہت نرم تہی کہ کسی مخمل اور اطلس کی نرمی اوسکی نرمی
کو نہین پہونچتی تہی اور نعلین آپ کی سفید تہین خوشبوئن سے آتی تہی اور بال اوسمین
نہین تہے اور سینہ مبارک چوڑا تہا اور پشت مبارک گویا چاندی کی ڈہلی ہوئی
تہی اور اونگلیان دستِ مبارک کی لمبی اور خوش نما تہی اور درمیان دونون
کندہون کے مہر نبوت تہی اور وہ گوشت پارہ تہا اور ابہرا ہوا مانند بیضہ کبوتر کے
گرد اوسکے تلان تہین اور آپکے ہاتون پر اور کندہون پر اور سینے پر اور پنڈلیون پر
بال چہوٹے چہوٹے خوشنما تہے اور ایک خط باریک بالون کا سینے سے تا
بناف بہت خوش نما تہا اور سوائے اسکے بدن مبارک پر بال نہین تہے اور شکم
مبارک ایسا صاف اور شفاف اور نرم تہا کہ گویا کاغذ شفاف کے تختے تہہ کئے
ہین اور سینہ اور شکم مبارک برابر تہا نہ اونچا تہا اور نہ دبا ہوا کہ بدنما معلوم ہووے
اور ساق مبارک ہموار اور صاف اور گول تہی فی الجملہ باریکی اونمین تہی اور قدم
مبارک کی کف پا پر گوشت تہی اور پیچ سے خالی تہی اور اونگلیان پائے مبارک
کی قوی اور خوشنما تہین اور انگوٹہے کے پاس کی اونگلی انگوٹہے سے بڑی تہی
غرض تمام خوبیان اور لطافتان جیسے کہ چاہیے بدن مبارک مین اور ہر ایک

عضو میں آپ کے تھیں کہ تمام خوبصورتوں پر ترجیح رکھتے تھے گویا کہ سب کا حسن
آپ میں جمع تھا **بیت** خوبی و شکل و شمایل حرکات و سکنات ؏ آنچہ خوبان ہمہ
دارند تو تنہا داری ؏ پس پشت سے بھی آپ کو ویسا ہی نظر آتا تھا جیسا کہ سامنے
سے نظر آتا تھا اور بھید اس کا یہہ ہے کہ آپ کا بدن مبارک نور تھا مانند شمع کے
کہ رو و پشت اوس کا ایک ہوتا ہے اور جو چیز کہ اوسکے مقابل ہو کسی طرف ہو
اور ظاہر ہو جاتی ہے اور آپ کو سایہ نہیں تھا اس لئے کہ جسم کثیف ظلمانی کو سایہ
ہوتا ہے آپ کو جسم لطیف نورانی تھا مولانا جامی نے اس بات میں خوب کہا
لکھا ہے **قطعہ** پیغمبر ما نداشت سایہ ؏ تا شک بدل یقین نیفتد ؏ یعنی ہر کس کہ پیرو اوست
پیدا است کہ بر زمین نیفتد ؏ اور آپ کے جسم مبارک سے خوش بو آتی تھی جو شخص
کہ آپ سے مصافحہ کرتا تمام روز اوسکے ہاتہہ میں خوشبو آتی اور عرق آپکا ایسا
خوش بو تھا کہ بعضی بی بیان شیشے میں جمع کر کے رکھتی تہیں دلہنوں کو سوای
عطر کے لگاتی تہیں وہ خوشبو تمام خوشبوؤں سے بہتر رہتی تہی چنانچہ ایک عورت
کو کچھہ میسر نہ تھا اپنی بیٹی کو دولہن بنا کے وہی عرق مبارک لگائی تہی سو وہ خوشبو
پشتوں تک اوس کی اولاد میں خوشبو رہی اوس کے محلہ کا نام محلہ عطاران
سو یہہ بات مشہور ہے اور جس کوچہ میں سے آپ تشریف لیجاتے تھے وہاں خوشبو
آتی تہی جو شخص وہاں جاتا پہچان لیتا کہ آپ یہاں سے تشریف لیگئے ہیں اور
جہاں قضای حاجت کو بیٹہتی وہاں سے خوشبو آتی تہی اور زمین آپ کے

چھپا لیتی تھی اور پیشاب مین آپ کے بدبو اور نجاست نہین تھی چنانچہ ایک شب
آپنے ایک برتن مین پیشاب کیے تھے ام ایمن نام ایک زن نے ہرگز نہ جانی
کہ پیشاب ہی اوسکو پی لی آپ نے سنکے فرمایے کہ تیرا پیٹ کبھی نہ دکھے گا چنانچہ
اوسکے پیٹ مین جو ہمیشہ سے درد رہا کرتا تہا بالکل دفع ہوگیا اور علما نے لکھے ہین
کہ بول و براز آپکا نجس نہین تہا امام اعظم کا مذہب یہی ہی دنیا کی تمام چیزون مین آپ کو
خوشبو پسند تہی اس لئے کہ آپ کے ہم جنس تہی اور عورتان اور اچہا کہانا بھی پسند
تھا اللہ تعالی آپ کو چالیس مرد کی قوت دیا تہا آپ نے خوشبو اور اپنی بی بیون سے
تو رغبت کئے لاکن طعام سے حظ نہ اٹہاے بلکہ آپ نے قصداً بھوکے رہتے
تھے یہان تک کہ شکم مبارک پہ پتھر باندہتے تھے باوجود ایسے بھوکے رہنے
کے مباشرت نسا پر ایسے قادر تھے کہ ایک رات مین تمام ازواج مطہرات کے
پاس ہوکر آتے تھے یہہ از قسم معجزہ ہی کہ بدن مبارک کو روحانی طاقت تھی طاقت
کے واسطے محتاج کھانے کے نہ تھے اسواسطے آپکو طی کا روزہ رکھنا جائز
تھا اور امت کو جائز نہین ہی آپ نے فرمایے کہ تم مین کون مجھ سا ہی مین خدا کے
پاس رات کو رہتا ہون خدا تعالی مجھے کہلا پلا دیتا ہی یعنی غذایے روحانی کے
سبب سے دنیا کے کہانے کی حاجت نہین ہوتی تہی اور مکھی بدن مبارک پر
نہین بیٹھتی تھی جس جانور پر آپ سوار ہوتے جب تک آپ سوار رہتے وہ
جانور بول و براز نکرتا اور جامۂ مبارک مین جون وغیرہ نہ پڑتی تہی آپ وہن مبارک

آپ دہن مبارک سے کہاری پانی کے کنوے شیرین ہو جاتے اور جس شیر خوار
طفل کے منہہ مین پڑتا بہتر از شیر مادر قوت دیتا تمام دن اوسکو دودہ پینے کی حاجت
نہوتی اور سوتے وقت اگرچہ آنکہین آپ کی بند ہوتین دل آپکا بیدار رہتا تہا
جو شخص آپ کے پاس باتان کرتا سب سنتے اور سونے سے آپکا وضو نہین
جاتا تہا اور آپ کو پاکیزگی اور صفائی بہت پسند تھی غرض تمام اقسام کی خوبیان
اور کمالات ظاہر کے اور باطن کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین موجود تھے
جن کی تفصیل مین بہت مجلد معتبر کتابان بھری ہوئی ہین اونکا شمار کرنا بہت
دشوار ہے لاکن واسطے تبرک کے چند اوصاف اور شمائل مبارک بطریق نمونہ
کے بیان مین آئے۔

خاتمہ بیان مین فضائل اور ثواب اس امت کے فرمایا حق تعالی نے
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
یعنی کہو ای رسول اللہ کے کہ اگر تم دوست رکھتے ہو اللہ کو تو اطاعت کرو میری
تب دوست رکھے گا تمکو اللہ اور بخش دیگا تمکو تمہارے گناہون کو اور اللہ
بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے اور فرمایا كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ یعنی کہ تم بہتر ہو
سب اگلی امتون سے ظاہر کئے گئے ہو تمکو واسطے نصیحت کرنے لوگون کے
حکم کرتے ہو تم اچھے کامون کا اور منع کرتے ہو تم برے کامون سے اور

ایمان لاتے ہو تم ساتھہ اللہ کے یعنی تمہارے بہتر ہونیکے کا ماں یہی ہیں جنکا
بیان ہوا اور فرمایا وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى
النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا یعنی ہمنے جیساکہ تمہارے قبلہ کو
پسند فرمائے اور افضل سے کئے ویسا ہی تمکو بھی تمام خلایق سے پسند کئے اور
بہتر کئے کہ قیامت میں تم اگلی انبیا کی امتوں پر گواہی دیوین اور ہوویں رسول اللہ
تمہارے واسطے گواہی دینے والے ۔ غرض قرآن مجید میں اس امت کی
یعنی مسلمانوں کے فضایل بہت ہیں واسطے اختصار کے ایک دو آیت لکھی گئی
اور فرماتے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ عمر تمہاری نسبت میں
اگلی امتوں کے تھوڑی ہی جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک اور مزدوری
تمہاری بندگی کی نسبت میں مزدوری عبادت کرنے یہود اور نصاریٰ کے
دوہری ہی جیساکہ ایک مرد صبح سے دوپہر تک کام لینے کیواسطے ایک قیراط
ٹھیرایا سو کام کرے یہودیوں نے پھر دوپہر سے عصر تک ایک قیراط ٹھیرایا
سو کام کیے نصاریٰ نے پھر عصر سے مغرب تک دو قیراط ٹھیرایا سو کام کیے
مسلمانوں نے سو غصہ ہوی پہلے کے فرقے تب کہا کیا تمہاری مزدوری میں
نقصان کیا ہوں کہ نہیں کہا کہ زیادہ دینا میرے کرم سے ہے اور فرماے کہ زیادہ
محبت رکھنے والے مجھ سے میری امت میں سے وہ لوگ ہیں کہ پیدا ہوونگے
بعد میرے آرزو کریگا ایک ان میں سے کہ دیکھے مجھکو خدا کرے اپنے اہل

اور مال کو اور فرماے کہ مثل میری امت کی مانند حال مینہہ کے ہی کہ نہین جانا جاتا
کہ اول اوسکا بہتر ہی یا آخر اوسکا اور فرماے کیونکر ہلاک ہووے وہ امت کہ
ہین اول اوسکے ہون اور مہدی بیچ ہین اوسکے اور ہوونگے عیسی آخر ہین
اوسکے ولیکن درمیان ہین اوسکے ایک جماعت ہوگی ٹیڑہی چلنے والی جو نہین
ہین وہ مجہہ سے اور نہین اون سے ہون اور فرماے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے صحابہ سے کہ کون لوگ بہتر ہین ایمان کی راہ سے تب کہی بعضے
صحابہ نے کہ فرشتے ہین فرماے کہ کیا ہوا فرشتون کو کہ ایمان نہ لاوین حال آنکہ
وہ نزدیک اپنے رب کے ہین کہا بعضون نے کہ پیغمبران ہونگے فرماے
کیا ہوا اونکو جو ایمان نہ لاوین حال آنکہ وحی اترتی ہی اوپر کہا بعضون نے
ہم ہین فرماے کیا ہوا تمکو کہ ایمان نہ لاوین حال آنکہ ہین درمیان ہین تمہارے
ہون پہر فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہت پیارے مجہہ پا
ایمان کی راہ سے ایک قوم ہین کہ پیدا ہونگے بعد میرے پاوینگے صحیفہ کہ اوپر
کتاب ہی ایمان لاوینگے ساتہہ اوس چیز کے جو اوسمین ہی اور فرماے قریب ہی کہ
ہوگی ایک قوم آخر ہین اس امت کے کہ اجر ہی اونکے لئے مانند اجر اول امت کے
لئے کرینگے بہلی بات اور منع کرینگے بری بات سے اور لڑینگے فتنہ
والون سے اور فرماے کہ خوش حال ہو اوسکا جو دیکہا مجہہ کو اور خوش حال ہو
سات بار اوسکے جسنے نہین دیکہا مجہہ کو اور ایمان لایا مجہہ پر اور فرماے

صحابہ رضی سے کہ ایک قوم ہوگی بعد تمہارے ایمان لاوے گی مجھ پر حال آنکہ نہیں دیکھے اونہوں نے مجھکو اور فرمائے کہ بیشک اللہ تعالی نے معاف کیا میری اُمت سے خطا اور نسیان کو اور اوس چیز کو کہ زبردستی سے کئے گئے ہیں وہ اوس پر ف یعنی اگر کوئی زبردستی سے گناہ اون سے کراوے ۔ اور فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ عُلما میری اُمت کے مانند پیغمبران بنی اسرائیل کے ہین فقط الٰہی ہم سب بندون کو ساتھ عافیت کے اپنے دین کی ہدایت اور استقامت عطا فرما اور خاتمہ بخیر کر آمین یا رب العالمین

رباعی الٰہی بحق بنی فاطمہ ٭ کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ ٭ اگر دعوتم رد کنی ور قبول ٭ من و دست و دامان آلِ رسول ٭ وصلی اللہ تعالی علٰے خیرِ خلقِہٖ محمدٍ وّ اٰلِہٖ وَاَصحابِہٖ اَجمعِین وَالحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلمِین اور التماس خدمت مین بزرگون کی یہ ہے کہ اس کتاب کے فضایل مسلمانون کو سنایا کرین کہ جو لوگ عمل کرین اوس کا ثواب سنانے والون کو بھی ملے گا یا الٰہی توفیق عطا کر آمین یا رب العالمین فقط

صحیح نامہ کتاب میراث جنت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٣	٩	نجات کے وسیلہ	نجات کے لیے وسیلہ	١٣	١٢	تولج	توالج
٤	٤	بدن مبارک	بدن مبارک پر	″	١٣	نعمت بہ	نعمت پر
″	١٢	آنکی خبر دی ہے	آنکی خبر دیتے رہے ہین	١٤	١٦	واسطی	وسطی
″	١٣	تاکید کی ہے	تاکید کیے ہین	١٥	″	چاہنا	چاہنا
٥	١١	بیشمار ہین	بیشمار ہین	٢١	٧	جسی	جسنے
٥	١٤	وصلوات	صلوات	٢٢	٢	بتر	بہتر
٧	١٦	سخت عذاب	سخت عذاب	٢٣	١٣	اگر	اکثر
١٩	٤	اپنی زوجہ مملوکہ کی	اپنی زوجہ اور مملوکہ کی	٢٤	٧	دانائی اور دانائی	دانائی اور نادانی
″	٦	رایت	برآیت	″	١١	ساٹھہ	ساتھہ
″	١١	بھی راہ ہے	یہی راہ ہے	٢٥	٧	سوے	سووے
١١	٤	ہتگی	رہینگی	٣٠	٨	ای واقت	ای رافت
١٢	١	غرابی	غزالی	″	٩	ای یافت سمجہ	ای رافت سمجھ
″	٣	فرماتے ہیں	فرمائے ہین	٣٢	٦	نیکی پاون	ننگے پاون
″	٤	پر خیر الورمی	بر خیر الوری	٣٣	″	فرغاک	فرغان
″	١٤	نحجا	نجا	٣٥	٢	پی میت	بے جہت
١٣	٣	لحو	لغو	″	٤	خداسے	خداسے
″	٥	ذرت	ذات	″	٥	اوسرائی	اور برائی
″	٩	حارسی	چارشی	″	٦	مقرجزنایا	مقرر فرمایا